فِيْ صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ ٥ مَرْفُوْعَةٍ مُطَهَّرَةٍ ٥ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ٥ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ٥ عبس
اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری
امیر المومنین سیدنا معاویہؓ کی نبی ﷺ سے روایت کردہ
تمام احادیث پر مشتمل اپنی نوعیت کی پہلی کتاب
مَقَامِ اَمِیر مُعَاوِیَہ رضی اللہ عنہ
و
مَرْوِیَاتِ اَمِیر مُعَاوِیَہ رضی اللہ عنہ
مؤلف
محمد عرفان الحق
ناشر دفاعِ اسلام پبلیکیشنز لاہور، کراچی، اسلام آباد

فی صحف مکرمة مرفوعة مطھرة بایدی سفرة کرام بررة

(عبس)

اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا

(بخاری)

مقام امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

و

مرویات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ

تمام احادیث پر مشتمل اپنی نوعیت کی پہلی کتاب

مؤلف

محمد عرفان الحق

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ...... مقام امیر معاویہؓ و مرویاتِ امیر معاویہؓ

مؤلف ...... محمد عرفان الحق

ضخامت ...... 183 صفحات

قیمت ...... 200 روپے

طبع اوّل ...... فروری 2012ء

ناشر ...... **دفاعِ اسلام پبلی کیشنز**

لاہور، کراچی، اسلام آباد

ملنے کے پتے:

☆ مکتبہ عشرہ مبشرہؓ، اُردو بازار لاہور۔ 0300 6175026

☆ مکتبہ الصحابہؓ، لاہور۔ 0300 4443817 ☆ مکتبہ سید احمد شہید، پسرور

☆ مکتبہ امیر معاویہؓ، بھارہ کہو، اسلام آباد ☆ اسلامی کتاب گھر، گوجرانوالہ

☆ مکتبہ شہید اسلام، اسلام آباد ☆ کراچی 0302 2572977

فہرست

عنوانات

درمدح سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

(بشکریہ ماہ نامہ خلافت راشدہ)

بے شک تھے اہل دین و دیانت معاویہ رضی اللہ عنہ
تھے فیض یاب بحر رسالت معاویہ رضی اللہ عنہ

شاہد ہیں ان کے حق میں احادیث بے شمار
کرتے رہے ہیں وحی کی کتابت معاویہ رضی اللہ عنہ

عہد شباب سارا گزارا جہاد میں
فوجوں کی کر رہے تھے قیادت معاویہ رضی اللہ عنہ

میدان کار زار شہادت میں پانچ وقت
کرتے مجاہدوں کی امامت معاویہ رضی اللہ عنہ

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے ہو گئے
سرمایہ دار نقد امارت معاویہ رضی اللہ عنہ

جا کر بلاد کفر میں حق و یقیں کے ساتھ
دیتے رہے ہیں داد شجاعت معاویہ رضی اللہ عنہ

برسوں محاذ جنگ سے امت کے واسطے
لاتے رہے ہیں مال غنیمت معاویہ رضی اللہ عنہ

(حدید مرزا)

عرض مؤلف

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ
وعلی الہ و اصحابہ خصوصا علی امیر معاویۃؓ

دین اسلام کی اساس حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں سے لڑی گئی جنگوں میں ناکامی کے بعد دشمنان اسلام نے سرد جنگ کے انداز میں منافقت کا لبادہ اوڑھ کر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان و کردار پر رکیک حملے کرنے شروع کیے تاکہ اساس اسلام کو تباہ کر دیا جائے مگر اللہ رب العزت نے ہر دور میں دشمنان صحابہ کے خلاف صاحبان عزیمت کو کھڑا کیا جنہوں نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذوات قدسیہ کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ دفاع صحابہ کا حق ادا کر دیا۔

امام تدبر و سیاست، فاتح عرب و عجم، راز دار نبوت، ہم زلف رسالت، برادر نسبتی پیغمبر، خال المؤمنین، خلیفۂ راشد، امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس لیے ممتاز ہیں کہ دشمنان اسلام نے سب سے زیادہ تنقید آپؓ ہی پر کی بلکہ بنیادی دینی تعلیم و تربیت کے فقدان اور مقام صحابہؓ سے خاطر خواہ واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے کئی مسلمان کہلانے والے لوگوں نے بھی امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اسی لیے مجھے یہ خیال آیا کہ اگر وہ تمام احادیث جمع کی جائیں، جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، تو شاید کوئی مسلمان کہلانے والا یہی دیکھ کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر کیے گئے بے بنیاد اعتراضات کو رد کر دے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کا ایک بڑا حصہ نقل کر کے امت تک پہنچانے والی شخصیت کے دامن پر لگائے گئے دھبے محض دشمن کی شرارت ہے، اور اپنے قلب و ذہن کو بغض معاویہؓ سے پاک کر لے۔ لہٰذا میں نے محض اللہ رب العزت کے خصوصی فضل و کرم اور توفیق سے عظمت امیر معاویہؓ کے فروغ کے لیے ان تمام روایات کو جمع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس

نے مجھ جیسے گناہ گار مسلمان کو اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمایا اور آج یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

امام النووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف ''تہذیب الاسماء واللغات'' میں تحریر کیا ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو تریسٹھ (۱۶۳) احادیث مبارکہ روایت فرمائی ہیں۔ زیر نظر کتاب سیرت معاویہؓ کے عنوان پر تصنیف کی گئی تمام کتب سے ممتاز ہے کہ اس میں سیرت معاویہؓ کے اہم پہلوؤں پر بحث کے ساتھ ساتھ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست روایت کی گئی تمام مرویات یکجا کر دی گئی ہیں۔ خیال رہے کہ احادیث مبارکہ پر فقہی بحث سے اعراض کرتے ہوئے صرف احادیث جمع کی گئی ہیں۔ حوالہ جات میں متعلقہ کتب کے ابواب، فصول اور عنوانات کو مدنظر رکھا گیا ہے کیونکہ مختلف اداروں کی شائع کردہ ایک ہی کتاب کے صفحات کی ترتیب مختلف ہوتی ہے۔

میں حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری درخواست پر اپنے قیمتی لمحات میں سے وقت نکال کر کتاب ہٰذا پر اپنے مخصوص عالمانہ و محققانہ انداز میں مقدمہ تحریر فرمایا، جو کہ میرے لیے انتہائی حوصلہ افزا ہے۔ کتاب ہٰذا کی تیاری میں علماء کرام اور میرے احباب سمیت جس نے بھی کسی بھی انداز میں میری معاونت کی، اللہ تعالیٰ اسے جزاء خیر عطا فرمائے۔ خصوصی طور پر میں اپنے والدین کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ ان کے علم و عمل اور صحت میں خیر و برکت عطا فرما دے کہ ان کی تربیت اور فراہم کیے گئے ماحول کا ثمرہ ہے کہ میں نے یہ کام سرانجام دیا۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت میری اس کوشش اور محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلائے، آمین!

محمد عرفان الحق (بی اے، ایل ایل بی)

(اسلام آباد)

۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

بمطابق 15 نومبر، 2011ء

رائے گرامی

شیخ الحدیث مولانا عبدالروف صاحب، اسلام آباد

فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و کفیٰ وسلام علی عبادہ اللہ الذین اصطفیٰ

وبعد!

عزیزم برادرم محمد عرفان الحق سلمہ اللہ الحق نے بڑی محنت اور جد و جہد سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرویات مشرفہ کو یکجا جمع کر کے یہ ثابت کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان خوش نصیب مقدس ہستیوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللهم رحم خلفائی قلنا یا رسول الله و من خلفائك قال الذين يأتون من بعدی يروون احاديثی و يعلمونها الناس ۔ اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا مصداق بنا اس پر تنقید کرنا اپنے آپ کو مستوجب تنقید قرار دینا ہے۔ اللہ اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

(مولانا) **عبدالروف** عفااللہ عنہ

۱۷ شوال المکرم ۱۴۳۲ھ

بمطابق 16 ستمبر، 2011ء

تقریظ

مفتی عبدالرشید صاحب

خطیب جامع مسجد حنفیہ، G-7/1، اسلام آباد

فاضل دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و کفیٰ وسلام علی عبادہ اللہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی خاتم الانبیاء و علی الہ و اصحابہ و من حذا حذوھم الی یوم الجزاء

اما بعد

حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت وہ مقدس جماعت ہے جو دربار نبوت کے براہ راست صحبت یافتہ اور نزول قرآن کے عینی شاہد ہیں، اور نہ صرف یہ بلکہ وہ قرآن وحدیث کے اولین مخاطب بھی ہیں۔ اسی واسطے امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد روئے زمین پر سب سے مقدس گروہ حضرات صحابہؓ کا ہے، نہ ان سے پہلے ان جیسا گروہ چشم فلک نے دیکھا اور نہ ان کے بعد۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"تمام انسانوں میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل و اکمل اور بزرگ ترین صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے جن کی تعریف سے قرآن وحدیث بھرا پڑا ہے۔ صحبت نبوی کی برکت سے اور نزول وحی اور ملائکہ کی آمد ورفت کی برکت سے ان کے دل ایسے روشن ہو گئے تھے کہ گویا انہوں نے آخرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور ان

کے اسی باطنی یقین اور معرفت کی بناء پر ان کا ایمان شہودی اور عیانی ہو گیا تھا، جو فضیلت صحابہؓ کو حاصل ہوئی وہ کسی کو حاصل نہیں ہوئی"

(عقائد الاسلام، حصہ دوم ص ۱۰۴)

اس اقتباس کے بعد حضرات صحابہؓ کی شخصیت، مقام اور مرتبہ پر مزید کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ دین اسلام پر ایمان اور پختہ اعتقاد، حضرات صحابہؓ پر ایمان اور ان کے مقام ومرتبہ کو والہانہ طور پر تسلیم کیے بغیر ناممکن اور خالص مکر وفریب ہے، لہٰذا یہ بات عقلاً اور نقلاً ثابت ہے کہ دین اسلام پر ایمان لانے کے لیے سب سے پہلے حضرات صحابہؓ کو تسلیم کرنا پڑے گا ورنہ دین اسلام پر ایمان اور حضرات صحابہؓ پر تنقید یہ کھلا ہوا تضاد ہے۔ اور حکماء کے نزدیک ایک عاقل، بالغ اور سلیم الفطرت انسان کے کلام میں تضاد نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ حضرات صحابہؓ پر تنقید اور ان کی تنقیص کے دو ہی اسباب ہو سکتے ہیں ایک جنون اور دوسرا خبث باطن۔

دین اسلام کو شروع ہی سے کفار ومشرکین اور منافقین کی مخالفت کا سامنا ہے تاہم رفتہ رفتہ جب اسلام کی جڑیں مضبوط ہو گئیں اور کھلم کھلا اسلام کی مخالفت نہ ہوسکی یا یہ مخالفت سود مند نہ رہی تو حضرات صحابہؓ کی شان اور ان کی حیثیت کو متنازع بنا کر ناقابل اعتبار بنانے کی مہم شروع کی گئی تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کے مصداق دین اسلام کی اس بنیاد پر ایک اور انداز سے حملہ کیا جائے۔ اس حوالے سے غالباً سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بنایا گیا جن کی شخصیت کی جلالت وعظمت کے لیے صرف یہ بات کافی ہے کہ وہ کاتبین وحی میں سے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ پر تنقید کا پس منظر اور محرک کیا ہے؟

اس خطرناک سازش کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے امت نے ہمیشہ اس کے

سامنے بند باندھے اور حضرات صحابہؓ کا دفاع ہر دور میں بھرپور ایمانی جذبے اور طاقت سے کیا ہے اور اس سلسلہ میں کسی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ نہ صرف عمومی انداز میں بلکہ جن حضرات صحابہؓ کو خاص طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ان پر مستقل تصانیف لکھ کر بھی یہ فریضہ سرانجام دیا گیا۔

اس سلسلہ کی ایک تازہ کاوش برادرم محمد عرفان الحق صاحب کی ہے جو کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کی انہوں نے ایک تیر سے دو شکار کیے ہیں، ایک طرف اگر انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات جمع کر کے ذات رسول ﷺ اور حدیث رسول ﷺ کے ساتھ انؓ کے شغف اور تعلق کو بے غبار کیا ہے تو دوسری طرف خود حدیث کی بھی خدمت کی ہے۔ کیونکہ امت نے حدیث کی مختلف انداز سے جو خدمت کی ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی ایک موضوع یا کسی ایک راوی کی مرویات ایک جگہ جمع کی جائیں۔ اس طرح وہ اس حدیث شریف کا بھی مصداق ٹھہرے جس میں آپ ﷺ نے امت تک چالیس احادیث پہنچانے والے کے لیے قیامت کے دن فقیہ اٹھائے جانے اور اپنی شفاعت وشہادت کی بشارت سنائی ہے۔

روایات کی جمع وترتیب کے دوران انہوں نے میرے علاوہ دیگر حضرات اکابر سے بھی مشاورت جاری رکھی، جو ہمارے لیے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ جس سے کتاب کی افادیت اور عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

(مفتی) عبدالرشید عفی عنہ

۱۶ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

بمطابق 13 نومبر، 2011ء

تقدیم

الحمد لاهله و الصلوٰة على اهلها

پوری امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم وتکریم اور ان سے اپنی محبت کا اظہار واجب ہے، اور جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برائی کرے اور ان کی ذوات میں کوئی عیب نکالے وہ بقول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ قابل تعزیر ہے۔ یہ حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن وحدیث کے اولین راوی ہیں۔ ان کی ذوات کو اگر مجروح کر دیا جائے تو قرآن وحدیث دونوں مخدوش ہو کر رہ جاتے ہیں۔

صحابیت کا مقام کسبی واختیاری نہیں ہے۔ اور نہ یہ ارتقاء یا محنت سے حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ مقام اللہ تعالیٰ کا منتخب شدہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایمان قبول کیا، مختلف اعمال کیے۔ یہ ان کی محنت کا حاصل ہے لیکن صحابیت کا جو مقام انؓ کو حاصل ہے یہ اللہ کی دین ہے۔ یہ مقام علم وعمل پر موقوف نہیں جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس خصوصیت کے باعث امت کا یہ فیصلہ ہے کہ دنیا کا بڑے سے بڑا ولی، غوث، قطب اور ابدال ایک چھوٹے سے چھوٹے صحابیؓ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا:

لا نعدل باصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدا

(الروضة الندية ص 45)

"ہم اصحاب رضی اللہ عنہم محمد ﷺ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے"

یہی سوال جب عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا:

"خدا کی قسم! وہ غبار اور مٹی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے نتھنوں میں جم گئی تھی، وہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ہزار درجہ افضل ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سمع اللہ لمن حمدہ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے "ربنا لک الحمد" اس شرف کے بعد اور بڑا شرف کیا ہو سکتا ہے؟"

(تطہیر الجنان: ص ۱۰-۱۱)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے سیدنا معاذ بن عمران رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام ہے؟ یہ سوال سن کر وہؒ سخت غصے میں آ گئے اور فرمایا:

لا یقاس باصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد،
معاویۃ صاحبہ و صہرہ و کاتبہ و امینہ علی وحی اللہ

(تطہیر الجنان، ص ۱۰)

"اصحاب رضی اللہ عنہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے کاتب اور امین ہیں"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابیؓ کا مرتبہ ارتقائی نہیں بلکہ عطائی ہے اور یہ مقام ایک بہت بڑا مقام ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا، خواہ وہ کتنی ہی محنت کیوں نہ کرے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "الاصابۃ" کے مقدمہ میں لکھا ہے:

علی انہم کانو یعتقدون ان شان الصحبۃ لا یعدلہ شیٔ

(الاصابۃ ج ۱ ص ۱۲)

"وہ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ صحبت کی شان کے برابر اور کوئی شے نہیں ہے"

معلوم ہوا کہ ایمان اور عمل کے علاوہ ایک تیسری شے بھی ہے اور وہ ہے صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ وہ صحبت ہے جسے لفظ صحابیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس صحابیت کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اس کے مقابلہ میں کسی اور عمل کا مرتبہ اتنا بلند نہیں۔ ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیا، ایمان لایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اب اس کی شان اتنی بلند ہو گئی کہ علم وعمل کی سرحدیں اس سے پیچھے رہ گئیں اور یہ شخص وہ مقام حاصل کر گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد وہ مقام اور کسی کو حاصل نہ ہو سکا اور قرآن کریم کو ان کے بارہ میں کہنا پڑا:

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (ال عمران: ۱۱۰)

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہو"

اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یوں کہے کہ اس صحابیؓ کا درجہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کم ہے تو ایسا کہنا جائز نہیں۔ کیوں کہ اس سے اس صحابیؓ کے مقام کی تنقیص ہوتی ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ کا درجہ فلاں صحابیؓ سے بڑا ہے۔ اسی طرح یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کم تھا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑا تھا۔ اس کو ایک مثال سے اس طرح سمجھایا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم

(مشکوۃ باب المناقب فصل الثالث)

''میرے صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتداء
کروگے نجات پا جاؤ گے''۔

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ستاروں سے تشبیہ دی کہ سب ستارے ایک جیسے چمکتے ہیں۔ کوئی ستارہ کم چمکے یا زیادہ، ملے گی اس سے روشنی ہی۔ کوئی ستارہ ایسا نہیں جو روشنی کی بجائے اندھیرا دے۔ ستارے روشنی ہی دیتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی سے روشنی کم ملے اور کسی سے زیادہ۔ اسی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے بعد اختلاف کے بارہ میں سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اور فرمایا:

''آپ کے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں،
جن سے بعض بعض سے قوی ہیں لیکن ہے سب میں نور۔ جو اختلاف
میں بھی ان سے اخذ کرے گا وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہوگا''

(مشکوٰۃ ج۷، ص۲۶۷)

اس سلسلہ میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں بڑی پتے کی بات لکھی ہے:

''کسی ایک صحابیؓ کی طرف قطعی طور پر خطاء کی نسبت کرنا جائز نہیں
ہے، جب کہ ان سب نے جو کچھ کیا ہے اپنے اجتہاد سے کیا ہے اور
انہوں نے اللہ کی رضا کا ارادہ کیا ہے اور وہ سب ہمارے پیشوا ہیں،
اور ہمیں اس بات کا حکم ہے کہ ان کے مابین جو جھگڑے اور تنازعات
ہوئے ان سے اپنی زبانیں روکیں اور ان کا ذکر خیر کے ساتھ کریں

کیوں کہ شرف صحابیت بڑی حرمت کی چیز ہے اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر رکھا ہے اور ان سے اپنے راضی ہونے کی
خبر دی ہے وان اللہ غفر لھم و اخبر بالرضاء عنھم''

(تفسیر قرطبی ج۱۶، ص۲۲۱)

بعض کتابوں میں بعض لوگوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ ان دونوں حضرات کا باہمی مقابلہ کرنا ہی غلط ہے کیوں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تابعی۔ اور صحابی اور تابعی کا باہم کیا مقابلہ؟؟ مقابلہ کے لیے دونوں چیزوں کی جنس ایک ہونی چاہیے۔ اسی لیے سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا:

تراب انف معاویةؓ خیر و افضل من عمر بن عبدالعزیز

(البدایة و النھایة ج۸، ص۱۳۹)

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناک کی مٹی بھی عمر بن عبدالعزیز سے
بہتر اور افضل ہے''

اور سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ صحبت نبوی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صحبت نبوی کے برابر کوئی شے نہیں۔ چنانچہ وہ مکتوبات میں فرماتے ہیں:

فلا جرم صار خطاء معاویة خیر من صوابھما ببرکة
الصحبة و سھو عمرو بن العاص افضل من صوابھما

(مکتوبات، ج۱، ص۱۲۰)

"بے شک سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطاء بھی صحبت نبوی کی برکت
سے اویس قرنی اور عمر بن عبدالعزیز رحمہما اللہ کے صواب سے بہتر
ہے اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا سہو بھی ان دونوں کے
صواب سے افضل ہے"

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں امور خلافت اسی طرح انجام دیے، جس طرح ان سے قبل خلفاء نے انجام دیا تھا۔ اپنے دور خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ نے عدل و انصاف اور رعایا کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی خبر گیری شریعت اسلامیہ کے اصولوں پر کی۔ رعایا کو ہر حال میں اور ہر لحاظ سے خوش حال رکھا۔ چنانچہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ہر قبیلہ کے لیے
ایک ایک آدمی مقرر کر رکھا تھا جو مختلف قبیلوں میں جا کر یہ معلوم کیا
کرتا کہ اس قبیلہ میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے یا نہیں؟ کیا اس رات کوئی نیا
واقعہ پیش آیا ہے یا نہیں؟ کیا کوئی مہمان قبیلہ فروکش ہوا ہے یا نہیں؟
وہ یہ اور اس قسم کی دوسری معلومات اکٹھی کر کے اپنے دفتر میں پہنچتا
اور ان کے نام رجسٹر میں درج کرتا تا کہ حکومت کی طرف سے ان کا
انتظام کیا جا سکے"

(منہاج السنۃ ج۲،ص۱۸۵، البدایۃ والنہایۃ ج۸،ص۱۳۴)

مختصر یہ کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں لوگ خوش حالی کی زندگی گزار رہے تھے۔ یہی ایک اسلامی فلاحی مملکت سے لوگوں کا مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے:

الجهاد في بلاد عدو قائم، و كلمة الله عالية، و الغنائم
ترد اليه من اطراف الارض و المسلمون معه فی راحة و
عدل و صفح و عفو (البداية و النهاية، ج۸،ص۱۱۹)

"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، دشمن کے ممالک میں جہاد کا سلسلہ جاری و ساری تھا، اور اللہ کا کلمہ بلند تھا، اور غنیمتیں سلطنت کے طول و عرض اور اطراف و اکناف سے سمٹ کر آپؓ کے پاس آ رہی تھیں اور مسلمان آپؓ کے دور خلافت میں عدل و انصاف اور راحت و آرام سے اپنی زندگی کے ایام گزار رہے تھے"

اور شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا رعایا سے سلوک بہترین حکمرانوں کی طرح تھا اور آپ کی رعایا کو آپ رضی اللہ عنہ سے انتہائی محبت تھی۔ اور صحیحین کی حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بہترین حاکم اور امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لیے دعائیں کرو اور وہ تمہارے لیے دعائیں کریں اور تمہارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، اور تم ان پر لعنتیں بھیجو اور وہ تم پر لعنتیں بھیجیں" (منہاج السنۃ ج۳،ص۱۸۹)

آپ رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف اور حسن سیرت پر حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ریمارکس کافی ہیں:

و فضائل معاويةؓ فی حسن السيرة و العدل و الاحسان

(المنتقیٰ، ص ۳۳۸)

کثیرۃ

"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حسن سیرۃ اور عدل واحسان کے بارہ میں فضائل بہت زیادہ ہیں"

بات صرف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں تعریف فرمائی ہے۔ایک مقام پر فرمایا:

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقویٰ لھم مغفرۃ و اجر عظیم

(سورۃ الحجرات: ۳)

"یعنی وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دبی آواز سے بولتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے جانچ اور پرکھ لیا ہے، ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے"

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور ارشادات سے اعراض برتنا تو بہت بڑی بات ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بھی اپنی آواز اونچی نہیں کرتے تھے کیوں کہ ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے خاص کر لیا تھا کیوں کہ ممتحن کے معنی ہیں صاف کیا گیا، پاکیزہ کیا گیا، کیوں کہ 'محنت الفضۃ' کے معنی ہیں چاندی کو آگ سے پاک اور صاف کیا گیا۔اور مجاہد کے نزدیک 'امتحن اللہ قلوبھم' کے معنی ہیں اللہ نے ان کے دلوں کو خالص کر دیا۔اور ابو عبیدہ نے اس کے معنی کیے ہیں کہ انہیں مصفیٰ، پاکیزہ اور مہذب بنایا۔ پھر ان سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارہ میں ارشاد فرمایا:

اولئک ھم الراشدون

(الحجرات: ۷)

"یعنی وہ سارے کے سارے رشد و ہدایت کے پیکر تھے"

جو ان کے نقش قدم پر چلتا ہے وہی راہ مستقیم پر ہے وگرنہ پھر بدعت کی راہیں چار سو اس کے لیے کھلی ہیں۔چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:

اتبعوا آثار نا و لا تبتدعوا فقد کفیتم

(الاعتصام شاطبی، ج ا، ص ۵۴)

"ہمارے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش پا پر چلتے رہو، دین میں نئی نئی راہیں نہ نکالو ہماری پیروی تمہارے لیے کافی ہے"

انہی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انہی خصوصیات اور صفات کے باعث ایک مرتبہ فرمایا تھا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو منتخب فرما لیا۔پس آپ ﷺ کو اپنے پیغام کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اپنے علم کے ساتھ منتخب فرمایا۔پھر آپ ﷺ کے بعد لوگوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چن لیا اور ان کو دین کے مددگار اور اپنے نبی ﷺ کے وزراء بنایا (فجعلھم انصار دینہ و وزراء نبیہ)اور جس چیز کو مؤمنین اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جس شے کو اہل ایمان برا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بری ہے"

(مسند ابی داؤد الطیالسی، ص ۳۳)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارہ میں اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

انهم ائمة الاعلام و قاة الاسلام یقتدیٰ بهم فی عصرهم و بعدهم (نووی شرح مسلم، ج ۱، ص ۳۸۲)

"بے شک یہ حضرات بہت بڑے پیشوا تھے اور یہی لوگ قافلۂ اسلام کے قائد اور سالار تھے۔ ان کے اپنے وقتوں میں بھی ان کی اقتداء ہوتی تھی اور ان کے بعد بھی ہوگی"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مختلف ارشادات میں ان کو "خیر الناس" فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی مختلف آیات میں ان کی توصیف وثناء فرمائی (اصول السرخسی، ج ۲، ص ۱۳۴) اسی وجہ سے ان میں سے کسی ایک کا بھی برائی سے ذکر کرنا اور ان میں عیوب ونقائص نکالنا اور کسی بارہ میں ان پر طعن کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ خصوصیت صرف خلفاء اربعہ ہی کے لیے نہیں بلکہ ہر صحابیؓ رسول ﷺ کے لیے ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثم اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد هؤلاء الاربعة خیر النا س لا یجوز لاحد ان یذکر شیأ من مساویهم و لا یطعن علی احد منهم بعیب و لا نقص

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ص ۵۷۳)

"پھر خلفاء اربعہ کے بعد تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب لوگوں سے بہتر ہیں، لہٰذا ان میں سے کسی کی برائی اور ان میں عیب اور نقص بیان کرنا جائز نہیں"

اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کسی کو طعن وتشنیع کی اجازت دے دی گئی تو اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ وہ یہ کہ قرآن وحدیث دونوں کی حیثیت مخدوش ہو کر رہ جائے گی

کیوں کہ قرآن وحدیث کے اولین راوی یہی لوگ ہیں۔ اور جب کسی روایت کے اولین راوی ہی مجروح ہو جائیں تو وہ روایت قابل قبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:

"جب تم کسی شخص کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کی تنقیص کرتا دیکھو تو یہ سمجھ لو کہ وہ شخص زندیق ہے، اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک برحق ہیں، قرآن حق ہے اور یہ قرآن وسنت ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہی پہنچایا ہے (جو لوگ صحابہ کرامؓ پر معترض ہوتے ہیں) وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے دین کے گواہوں کو مجروح کر دیں تاکہ اس طرح سے وہ کتاب وسنت کو مجروح کر سکیں، ایسے لوگ خود قابل جرح ہیں" (الاصابۃ، ج ۱، ص ۲۲)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں لوگوں کو ان کے مثل ایمان کی دعوت دیتے ہوئے ان کے ایمانوں کو لوگوں کے لیے معیار بنایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

فان امنوا بمثل ماامنتم به فقد اهتدوا و ان تولوا فانما هم فی شقاق (البقرة ۱۳۷)

"اگر وہ ایمان اس طرح لائیں جس طرح تم (صحابہؓ) لائے ہو تو بے شک وہ ہدایت یافتہ ہوئے اور اگر وہ منہ موڑیں تو وہ اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں"

معلوم ہوا کہ اصحابؓ رسول ﷺ ہمیشہ کے لیے حق کا نمونہ بھی ہیں اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے معیار حق وایمان بھی یعنی ایمان وہی معتبر ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم جیسا ہو، اور دین وایمان کی کوئی قسم ایسی نہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان سے مختلف ہو کر اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کوئی فوق البشر مخلوق نہ تھے۔ وہ انسان تھے اور ایک ایسے معاشرہ میں پیدا ہوئے جہاں ہر طرف کفر وشرک کے گھٹاٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ بداخلاقی کا عفریت ہر طرف ننگا ناچ رہا تھا اور دوسری اخلاقی بیماریوں کے جراثیم پوری سوسائٹی کو اس طرح کھا رہے تھے جس طرح تپ دق کے جراثیم پھیپھڑوں کو کھا جاتے ہیں۔ ان حالات میں انہوں نے داعیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا۔ بس لبیک کہنا تھا کہ حق کے ان علم برداروں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹنے شروع ہوئے، لیکن وہ صبر اور اولوالعزمی کے ساتھ ان کو برداشت کرتے رہے۔ حوادث کے اس طوفان میں بھی توحید کی شمع کو انہوں نے ہر قیمت پر روشن رکھا ان کے اخلاص عمل کا یہ حال تھا کہ بقول مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ:

''ہر شخص جوان کی زندگی کا مطالعہ کرے گا، بے اختیار تصدیق کرے گا کہ انہوں نے راہ حق کی مصیبتیں صرف جھیلی ہی نہیں بلکہ دل کی پوری خوش حالی اور روح کے کامل سرور کے ساتھ اپنی زندگیاں ان میں بسر کر ڈالیں۔ ان میں جو لوگ اول دعوت میں ایمان لائے تھے ان پر شب وروز کی جان کاہیوں اور قربانیوں کے پورے تیس سال گزر گئے لیکن اس تمام مدت میں کہیں بھی یہ بات دکھائی نہیں دیتی کہ مصیبتوں کی کڑواہٹ ان کے چہروں پر کبھی کھلی ہو۔ انہوں نے مال وعلائق کی ہر قربانی اس جوش اور مسرت کے ساتھ دی گویا دنیا جہاں کی خوشیاں اور راحتیں ان کے لیے فراہم ہوگئی

ہیں ۔۔۔۔۔ اور جان کی قربانیوں کا وقت آیا تو اس طرح خوشی خوشی گردنیں کٹوا دیں گویا زندگی کی سب سے بڑی خوشی زندگی میں نہیں موت میں ہے''

(ترجمان القرآن، ج ۲، ص ۱۴۲)

اپنی اسی تفسیر میں مولانا آزاد مرحوم ایک اور مقام پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''محبت ایمان کی اس آزمائش میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کس طرح پورے اترے؟ اس کی شہادت تاریخ نے محفوظ کر لی ہے۔ اور وہ محتاج بیان نہیں۔ بلا شائبہ ومبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں انسانوں کے کسی گروہ نے کسی انسان کے ساتھ اپنے سارے دل اور اپنی ساری روح سے ایسا عشق نہیں کیا ہوگا جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ حق میں کیا۔ انہوں نے اس محبت کی راہ میں وہ سب کچھ قربان کر دیا جو انسان کر سکتا ہے اور پھر ان کی راہ سے سب کچھ پایا جو انسانوں کی کوئی جماعت پا سکتی ہے''

(ترجمان القرآن، ج ۲، ص ۱۲۶)

حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تاریخی واقعہ بننے سے پہلے اس کی عظمت اور نبوت کو مانا اور ہم آج ان کی نبوت کے تاریخی واقعہ بننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عظمت کو مان رہے ہیں۔ دونوں کے ماننے میں اتنا زیادہ فرق ہے جتنا زمین وآسمان میں۔ آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ماننا اتنا مشکل نہیں جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ونبوت کو پہچاننا مشکل تھا۔ انہیں صرف وہی لوگ پہچان سکتے تھے جنہیں خدا کی

طرف سے خصوصی توفیق ملی ہو اور جن کے دلوں کے دروازے اللہ نے نبوت کی دعوت کو خوش آمدید کہنے کے لیے کھول دیے تھے۔ ایسی حالت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ماننا مستقبل میں ظاہر ہونے والے واقعہ کو حال میں دیکھنا تھا۔ ایک چھپی ہوئی حقیقت کو اس کے ثابت شدہ بننے سے پہلے پالینا تھا اور نبوت کے لیے اپنی عظمت کو کھو کر دوسرے کی عظمت میں گم ہونا پڑتا تھا۔ یہ اپنے مقابلہ میں دوسری شخصیت کا اعتراف کرنا تھا اور وہ بھی ایسی شخصیت کا جس کی حقیقت ابھی مسلم نہ ہوئی ہو۔ اگر آج کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو قبول کرتا ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کیوں کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت تاریخ کی ایک مسلم حقیقت بن چکی ہے۔ اس شخص کے ایمان کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ کیوں کہ آج کا مومن تاریخ کے اختتام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم کر رہا ہے جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تاریخ کے آغاز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کو مانا تھا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو قرآن حکیم نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے:

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک
اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا (الحدید ۱۰)

''تم میں سے جو لوگ فتح (مکہ) کے بعد (اللہ کے راستہ میں) مال خرچ کریں اور جہاد کریں وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (اپنے مال اللہ کے راستہ میں) خرچ کیے اور (اس کے راستہ میں) جہاد کیا، ان کا درجہ بعد میں خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں سے بہت زیادہ ہے''

وجہ ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے غیر ثابت شدہ صداقت و

حقیقت کے لیے مال خرچ کیا لیکن آج اگر کوئی شخص دین کے نام پر مال خرچ کرے تو یہ عین ممکن ہے کہ لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے درمیان مقبولیت کی صورت میں اس کو بہت جلد اپنے انفاق سے زیادہ بڑی شے مل جائے لیکن اصحابؓ رسول ﷺ کے زمانہ میں صورت حال مختلف تھی۔ اس وقت مال خرچ کرنا دیوانگی کا خطاب پانا تھا۔ اس وقت ایسا اقدام ایسی تحریک کے خانہ میں لکھا جانے والا تھا جس کی صداقت ابھی لوگوں کے نزدیک مشتبہ تھی۔ جس کی پشت پر تاریخ کی تصدیقات ابھی اکٹھی نہیں ہوئی تھیں۔ گویا یہ ایک غیر مسلمہ مد میں اپنا مال پیش کرنا تھا جب کہ آج کا مسلمان ایک مسلمہ مد میں اپنا اثاثہ پیش کرتا ہے۔

حافظ ابونعیم نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کیا ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے زمانہ کے لوگوں سے فرمایا تھا:

''تم لوگ اصحابؓ رسول ﷺ سے زیادہ نماز روزہ رکھنے والے ہو اور ان سے زیادہ مجاہدہ کرتے ہو لیکن وہ تم سے بہت بہتر تھے'' لوگوں نے پوچھا ''کس وجہ سے؟'' فرمایا ''هم کانو ازهد فی الدنیا و ارغب فی الاخرة'' یعنی وہ دنیا سے بہت زیادہ بے رغبت تھے اور آخرت کے بہت زیادہ مشتاق تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ۶، ص ۱۳۶)

اصحابؓ رسول ﷺ کے بارہ میں بات کچھ طویل ہو گئی کیوں کہ لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم! صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر اتنا لذیذ ہے کہ خود بخود دراز کرنے کو جی چاہتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معصوم نہیں تھے۔ کبھی کبھار بے خیالی میں غلطی ان سے بھی ہو جاتی تھی بلکہ بعض مرتبہ بہت بڑی غلطی بھی ہو جاتی تھی لیکن رحمت خداوندی دین اسلام کے لیے ان کی خدمات کے عوض ان کو اپنے دامن عفو میں ڈھانپ لیتی تھی بلکہ بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ ان کا وکیل بن کر خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ان کی معافی کے لیے کہتا۔

چنانچہ جنگ احد میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کی صف بندی فرمائی۔ جنگی نقطہ نگاہ سے لشکر کو کئی صفوں میں تقسیم فرمایا۔ ماہر تیر اندازوں کا ایک دستہ بھی منتخب فرمایا جو پچاس تیر اندازوں پر مشتمل تھا۔ اس دستہ کی کمان سیدنا عبداللہ بن جبیر بن نعمان رضی اللہ عنہ انصاری، کے سپرد فرمائی اور انہیں پہاڑ کے ایک درہ پر تعینات فرمایا۔ اس دستہ کو یہ ہدایت بلکہ تاکید فرمائی کہ تم نے یہاں بیٹھ کر ہمارے عقب سے قریش کے حملہ کو روکنا ہے اور اگر ہمیں مشرکین پر غالب ہوتے دیکھو تب بھی یہاں سے نہ ہٹنا۔ اور اگر مشرکین کو ہم پر غالب ہوتے دیکھو تب بھی اس جگہ سے سرک کر ہماری مدد کے لیے نہ آنا (بخاری، ج ۱، ص ۴۲۶)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر پرندوں کو ہمیں اچکتے ہوئے بھی دیکھو تب بھی اس جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں بلا بھیجوں۔ اور مسند امام احمد وغیرہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس جگہ کھڑے رہو اور پشت کی جانب سے ہماری حفاظت کرو۔ اگر ہمیں قتل ہوتے بھی دیکھو تو ہماری مدد کے لیے نہ آنا۔ اور اگر غنیمت حاصل کرتے ہوئے دیکھو تو اس میں شریک نہ ہونا (فتح الباری، ج ۷، ص ۳۷۰)

ان تیر اندازوں نے سیدنا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے زیر کمان اپنی بہادری اور تیر اندازی کی مہارت کے پورے پورے جوہر دکھائے۔ انہوں نے بھی مشرکین مکہ کی شکست میں ایک اہم پارٹ ادا کیا، لیکن عین اس وقت جب کہ اسلامی لشکر فتح و نصرت سے ہم کنار ہو کر دنیا کی تاریخ کے اوراق پر اپنی تاب ناک فتح کے نقش ثبت کر رہا تھا، درہ پر متعین تیر انداز دستہ کی اکثریت نے ایک ایسی خوف ناک غلطی کی جس نے مسلمانوں کی فتح کو شکست میں تبدیل کر کے رکھ دیا اور اسلامی لشکر کو اس قدر نقصان اور قائد اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر تکلیف پہنچائی جو ناقابل بیان ہے اور مسلمانوں کی وہ ہیبت اور دبدبہ جو جنگ

بدر کی فتح کے نتیجہ میں حاصل ہوا تھا، کافی حد تک جاتا رہا۔ درہ پر متعین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس غلطی سے نہ صرف مسلمانوں کی شاندار فتح، شکست میں تبدیل ہو گئی بلکہ ستر 70 کے قریب جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شدید زخمی ہو گئے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا یمان رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ہاتھوں غلطی سے شہید ہو گئے۔ مسلمانوں کو جب پتہ چلا کہ سیدنا یمان رضی اللہ عنہ ہمارے ہاتھوں شہید ہو گئے ہیں تو وہ بہت نادم ہوئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت دینے کا ارادہ فرمایا لیکن سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیت بھی معاف کر دی (فتح الباری، ج ۷، ص ۲۹۱ -زرقانی، ج ۲، ص ۳۲ -ابن ھشام، ج ۲، ص ۸۷)

اس واقعہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر صدمہ پہنچا ہو گا کہ باوجود میری اس قدر تاکید کے میرے ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا کیا؟ کیوں اس مورچہ کو چھوڑا؟ لیکن قرآن حکیم میں ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس خوف ناک غلطی کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کا وکیل بن گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی اس خوف ناک غلطی کو معاف کرنے کی سفارش کرنے لگا حالاں کہ یہ قومی سطح پر ایک بہت بڑا جرم تھا جس کی سزا انہیں ضرور ملنی چاہیے تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وکالت کرتے ہوئے فرمایا **واعف عنهم** اے پیغمبر! تو ان کو معاف کر دے اور ان کے لیے بخشش طلب کر اور **و شاورهم فى الامر** اور آئندہ بھی سیاسی اور غیر سیاسی کاموں میں ان سے مشورہ کر لیا کر۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اگر کوئی غلطی بھی ہو جائے تو ہم ان پر تنقید کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے کیوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور ان کے بارہ میں قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے:

ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون

(الانبیاء: ۱۰۱)

''بے شک جن لوگوں کے لیے پہلے سے ہماری طرف سے حسنیٰ
(نیکی) ٹھہر چکی ہے وہ جہنم سے دور رہیں گے''

بلکہ لا یسمعون حسیسھا وہ جہنم کی آواز بھی نہیں سنیں گے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے اعمال پر بحث نہیں ہوسکتی کیوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحابیت کا مقام ملا ہے۔ اسی وجہ سے حدیث میں ہے:

فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم

(ترمذی، ج ۲، ص ۲۲۵ ۔مشکوۃ، ص ۵۵۴)

''پس جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی بناء پر ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی بناء پر ان سے بغض رکھا''۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں اور نہ ہی ان کے کردار کے باعث ہے اور نہ ہی ان کی جانی اور مالی قربانیوں کی وجہ سے ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس تعلق اور محبت کی وجہ سے ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے تھی۔ اس لیے جو ان سے بغض اور کینہ رکھتا ہے وہ پیغمبر علیہ السلام کے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے۔ خلاصہ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال اور کردار کے بارہ میں بحث نہیں ہوسکتی بلکہ ان کے اس تعلق کی وجہ سے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، ان سے محبت ہوگی۔ اسی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زبان طعن دراز کرنے اور ان پر تنقید کرنے سے روکا۔ ارشاد فرمایا:

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذو ھم غرضا بعدی

(ترمذی، ج ۲، ص ۲۲۵)

''میرے صحابہ کے بارہ میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو ہدف
تنقید مت بنانا''

وجہ اس کی یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اگر تنقید کی جائے تو اس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں من اذا ھم فقد اذانی جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے میں حبط اعمال کا خطرہ ہے، لہٰذا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تنقید میں سلب ایمان کا اندیشہ ہے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے بھی ہوں امت کے دوسرے لوگوں سے تو اچھے ہی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد بڑے سے بڑا آدمی، عالم، محدث، فقیہ اور مفسر ہوسکتا ہے جیسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم لیکن صحابی رسول نہیں ہوسکتا۔ تم جو کچھ چاہو اپنی محنت اور جدو جہد سے سب کچھ ہو سکتے ہو لیکن صحابی نہیں ہو سکتے۔ آخر تم وہ آنکھیں کہاں سے لاؤ گے جنہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آراء کو دیکھا ہو؟ وہ کان کہاں سے لاؤ گے جنہوں نے نبوت کے کلمات طیبات کو سنا ہو؟ اس بارہ میں ہمارے دوست حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے خوب تحریر کیا ہے:

''ہاں! تم وہ دل کہاں سے لاؤ گے جو انفاس مسیحائی محمدی سے زندہ ہوئے؟ وہ دماغ کہاں سے لاؤ گے جو انوار قدس سے منور ہوئے؟ تم وہ ہاتھ کہاں سے لاؤ گے جو ایک بار بشرۂ محمدی سے مَس ہوئے؟ اور ساری زندگی ان کی بوءِ عنبریں نہیں گئی؟ تم وہ پاؤں کہاں سے لاؤ گے جو معیت محمدی میں آبلہ پا ہوئے؟ تم وہ زبان کہاں سے لاؤ گے

جب آسمان زمین پر اتر آیا تھا؟ تم وہ مکان کہاں سے لاؤ گے جہاں کونین کی سعادت اور سیادت جلوہ آراء تھی؟ تم وہ محفل کہاں سے لاؤ گے جہاں سعادت دارین کی شراب طہور کے جام بھر بھر کے دیے جاتے اور تشنہ کامانِ محبت هل من مزید کا نعرۂ مستانہ لگا رہے تھے؟ تم وہ منظر کہاں سے لاؤ گے جہاں کانما علی رؤسنا الطیر کا سماں بندھ جاتا تھا؟ تم وہ صدر نشین تخت رسالت کہاں سے لاؤ گے جس کی طرف ہذا الابیض المتکی سے اشارے کیے جاتے تھے؟ تم وہ شمیم کہاں سے لاؤ گے جس کے ایک جھونکے سے مدینہ کے گلی کوچے معطر ہو جاتے تھے؟ تم وہ محبت کہاں سے لاؤ گے جو دیدار محبوب میں خواب نیم شبی کو حرام کر دیتی تھی؟ تم وہ ایمان کہاں سے لاؤ گے جو ساری دنیا کو تج کر حاصل کیا جاتا تھا؟ تم وہ اعمال کہاں سے لاؤ گے جو پیمانۂ نبوت سے ناپ ناپ کر ادا کیے جاتے تھے؟ تم وہ اخلاق کہاں سے لاؤ گے جو آئینۂ محمدی سامنے رکھ کر سنوارے جاتے تھے؟ تم وہ رنگ کہاں سے لاؤ گے جو صبغة الله کی بھٹی میں دیا جاتا تھا؟ تم وہ ادائیں کہاں سے لاؤ گے جو دیکھنے والوں کو نیم بسمل بنا دیتی تھیں؟ تم وہ نماز کہاں سے لاؤ گے جس کے امام نبیوںؑ کے امام اور جس کے مقتدی تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر لوگ تھے؟ تم قدوسیوں کی وہ جماعت کیسے بن سکو گے جس کے سردار رسولوںؑ کے سردار تھے؟ تم میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو لاکھ برا کہو لیکن اپنے ضمیر کا دامن جھنجوڑ کر بتاؤ کہ اگر ان تمام سعادتوں کے بعد بھی

نعوذ باللہ من ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم برے ہیں، قابل تنقید ہیں تو کیا تم ان سے بدتر نہیں ہو؟ اگر وہ تنقید وملامت اور طعن وتشنیع کے مستحق ہیں تو کیا تم لعنت وغضب کے مستحق نہیں ہو؟ اگر تم میں انصاف وحیا کی کوئی رمق باقی ہے تو اپنے گریبان میں جھانکو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں زبان بند کر دو"۔

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث (اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة اللہ علی شرکم، ترمذی، ج۲، ص۲۲۷) کی شرح میں سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک شعر نقل کیا ہے:

أتهجوه ولست له بكفوه

فشركما لخيركما فداء

یعنی کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا ہے جب کہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کا نہیں۔ پس تم دونوں میں کا بدتر تمہارے بہتر پر قربان ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تنقید صحابہؓ کا منشاء اور مقصد ناقد کا نفسیاتی شر اور خبث وتکبر ہے۔ آپ جب کسی شخص کے طرز عمل پر تنقید کرتے ہیں تو اس کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ کسی صفت میں وہ آپ کے نزدیک خود آپ کی اپنی ذات سے فروتر اور گھٹیا ہے۔ اب جب کوئی شخص کسی صحابیؓ کے بارہ میں مثلاً یہ کہے گا کہ اس نے عدل و انصاف کے تقاضوں کو کما حقہ ادا نہیں کیا تھا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اگر اس صحابیؓ کی جگہ یہ صاحب ہوتے تو عدل وانصاف کے

تقاضوں کو زیادہ بہتر ادا کرتے۔ گویا ان میں صحابیؓ سے بڑھ کر صفت
عدل موجود ہے۔ یہ ہے تکبر کا وہ شر اور نفس کا وہ خبث جو تنقید صحابہؓ پر
ابھارتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی ''شر'' کی اصلاح اس
حدیث میں فرمانا چاہتے ہیں۔ حدیث میں فقولوا کا خطاب امت
سے ہے گویا ناقدین صحابہ کرامؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
امت نہیں سمجھتے بلکہ انہیں امت کے مقابل فریق کی حیثیت سے کھڑا
کرتے ہیں اور یہ ناقدین کے لیے شدید وعید ہے۔

یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس
طرح ناموس شریعت کا اہتمام تھا اسی طرح ناموس صحابہؓ کی
حفاظت کا بھی اہتمام تھا کیوں کہ ان پر سارے دین کا مدار ہے۔
حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ناقدین صحابہؓ کی جماعت بھی ان
''مارقین'' سے ہے جن سے جہاد باللسان کا حکم امت کو دیا گیا ہے۔
مضمون کئی احادیث میں صراحتاً آیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(ماہ نامہ بینات، کراچی، محرم الحرام ۱۳۹۰ ہجری)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارہ میں نازیبا الفاظ کہنے سے اپنی زبان کو
روکنا اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے۔ چنانچہ علم عقائد کی مشہور کتاب ''عقیدۃ
الطحاویہ'' جو آج کل مدینہ یونیورسٹی میں بھی پڑھائی جاتی ہے، اس میں صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم کے بارہ میں مرقوم ہے:

''اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
سے محبت کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی کی محبت میں افراط و تفریط

سے کام نہیں لیتے اور نہ ان میں سے کسی سے بیزاری کا اظہار کرتے
ہیں۔ اور ہم ہر ایسے شخص سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم سے بغض رکھتا ہے اور ان کو برائی سے یاد کرتا ہے۔ اور ہم صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر بھلائی اور خیر کے سوا نہیں کرتے۔ صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے اور ان سے بغض
کفر، نفاق اور سرکشی کا باعث ہے۔ ولا نذکر ھم الا بخیر و
حبھم دین و ایمان و احسان و بغضھم کفر و نفاق و
طغیان''

(شرح عقیدۃ الطحاویۃ، ص ۱۱-۱۲)

یہ تو طبقہ صحابہؓ کے بارہ میں بحث تھی کہ صحابیؓ کا مرتبہ ارتقائی نہیں بلکہ عطائی ہے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کسی کو حاصل نہیں
ہو سکتا۔ لیکن بعض لوگ باوجود یہ جاننے کے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیؓ رسول ﷺ اور
کاتب وحی تھے، پھر بھی ان کے بارہ میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرنے سے نہیں چوکتے۔ شیخ
الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے لوگوں کے بارہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے
ہیں کہ امام ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مالھم و لمعاویۃ رضی اللہ عنہ نسئل اللہ العافیۃ وقال یا
ابالحسن اذا رأیت احداً یذکر اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بسوء فاتھم علی الاسلام''

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ص ۵۷۳)

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی برائی کرتے ہیں! ہم
اس بارہ میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کے طلب گار ہیں۔ اور پھر مجھ (میمونی)

نے فرمایا اے ابوالحسن! جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر برائی سے کر رہا ہے تو اس کے اسلام کو متہم اور مشکوک سمجھو“

بقول حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ”صحبت اور دیدار نبوی کے برابر اور کوئی شے نہیں،“

(الصواعق المحرقة، ص ٢١٣) لیکن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خاص سازش کے تحت مطعون کیا جاتا ہے۔ تاریخ کی تدوین چونکہ بنوعباس کے دور میں ہوئی تھی جو بنوامیہ کے سخت دشمن تھے کیوں کہ ان سے انہوں نے حکومت چھینی تھی۔ لہٰذا اس دور میں بنوامیہ اور خصوصی طور پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف روایات تاریخ میں گھسیڑ دی گئیں۔

سبائیوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ ہی میں ان کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا تھا۔ پھر عباسی دور میں حکومت کی باگ ڈور برامکہ کے ہاتھوں میں تھی جو ایرانی شیعہ تھے، انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں اچھے کلمات کہنے پر پابندی عائد کر دی۔ چنانچہ مامون الرشید جو خود بھی شیعہ ہو گیا تھا، اس نے اپنے دور حکومت میں یہ اعلان کر دیا کہ:

برأت الذمة ممن ذكر معاوية بخير

(دول الاسلام، ج ١، ص ١٢٩)

”جو شخص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرے گا ہم اس سے بری الذمہ ہیں“

مشہور شیعہ مؤرخ مسعودی نے لکھا ہے کہ:

”٢١٢ ہجری میں مامون نے منادی کرا دی کہ جو شخص معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو اچھے الفاظ سے یاد کرے گا یا اس کو کسی صحابی پر مقدم جانے گا، حکومت اس سے بری الذمہ ہے“

(مروج الذہب، ج ٤، ص ٤١)

یہی وہ دور تھا جس میں تاریخ کی تدوین ہو رہی تھی اور تاریخ کی تدوین کرنے والے عباسی خلفاء کو خوش کرنے کے لیے بنوامیہ کے خلاف روایات گھڑ کر اپنی کتابوں میں جمع کر رہے تھے۔ چنانچہ محدث احمد بن علی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ ابن جریر طبری کے بارہ میں فرماتے ہیں:

كان يضع للروافض (لسان المیزان، ج ٥، ص ١٠٠)

”وہ روافض کے لیے احادیث گھڑا کرتا تھا“

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزرگ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

ابو جعفر الطبری و هو امام من الائمة الامامية

(لسان المیزان، ج ٥، ص ١٠٠)

”ابو جعفر بن جریر طبری شیعہ ائمہ کے اماموں میں سے تھا“

انہی تاریخی روایت کو مستند مانتے ہوئے لوگوں نے بنوامیہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرنا شروع کر دی جب کہ ان روایات کی حیثیت قرآن اور احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ فرماتے ہیں:

”یہ مؤرخین کی روایتیں تو بے سر و پا ہوتی ہیں۔ نہ راویوں کا پتہ ہوتا ہے اور نہ ان کی توثیق و تخریج کی خبر ہوتی ہے، نہ اتصال و انقطاع سے بحث ہوتی ہے۔ اور اگر بعض متقدمین نے سند کا التزام کیا بھی ہے تو عموماً اس میں ہر غث و ثمین اور ارسال و انقطاع سے کام لیا گیا ہے، خواہ ابن اثیر ہوں یا ابن قتیبہ، ابن ابی الحدید ہوں یا ابن سعد“

(مکتوبات شیخ الاسلام، ج ١، ص ٢٦٦)

کچھ اسی قسم کے خیالات کا اظہار حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا ہے، فرماتے ہیں:

”مؤرخین اپنی روایات میں اکثر و بیشتر کذب بیانی سے کام لیتے

ہیں۔ اور یہ بہت کم ہوتا ہے کہ ان کی روایات زیادتی و نقصان اور افراط تفریط سے محفوظ ہوں" (منہاج السنۃ، ج ۳، ص ۱۹۶)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابئ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ فتح مکہ سے قبل عمرۃ القضاء سن ۷ ہجری میں دولت ایمان سے مشرف ہوئے (تقریب التهذيب، ص ۳۵۷ - تاریخ الاسلام ذہبی، ج ۶، ص ۳۱۸ - تهذيب الاسماء واللغات، ج ۲، ص ۱۰۲ - البداية والنهاية، ج ۸، ص ۱۱۷)

دینی علوم کے علاوہ عرب کے مروجہ علوم سے بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نہ صرف آشنا تھے بلکہ ایک امتیازی درجہ رکھتے تھے۔ انہی اوصاف کی بناء پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا خصوصی کاتب وحی بنا لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہ نبوت سے یہ منصب جلیلہ عطا ہونا نبوت کا آپؓ پر ایک بہت بڑا اعتماد تھا۔ (ملاحظہ ہو تقریب التهذيب، ص ۳۵۲ - كنز العمال، ج ۲، ص ۲۴۷ - البداية والنهاية، ج ۸، ص ۱۱۸ - النجوم الزاهرة، ج ۱، ص ۱۵٤ - ابن الحديد، ج ۱، ص ۲۳۸ - مجمع الزوائد، ص ٦ - تاريخ الاسلام ذهبی، ج ۲، ص ۳۰۹ - سيرة الحلبية، ج ۱، ص ٤٤٧)

دولت اسلام سے مشرف ہونے کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ حنین میں شرکت فرمائی اور جن لوگوں نے اس غزوہ میں شرکت فرمائی ان کے بارہ میں ارشاد خداوندی ہے:

ثم انزل الله سكينته على رسوله و على المؤمنين و
انزل جنودا لم تروها و عذب الذين كفروا و ذالك
جزاء الكفرين

(التوبة ۲٦)

"پھر اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ (طمانیت قلب) نازل فرمائی اور ایمان والوں پر بھی اور اس نے ایسے لشکر اتارے، جن کو تم نے نہیں

دیکھا اور کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے"

اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس جنگ میں شریک مؤمنوں پر 'سکینت' نازل فرمائی، اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، ان کے بھائی سیدنا یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما اور ان کے والد سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو چھ چھ کلو چاندی اور سو سو اونٹ بارگاہ نبوت سے عطا فرمائے گئے (الشفاء، قاضی عیاض، ج ۱، ص ۸٦)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے بھی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا تھا (ملاحظہ ہو سورۃ الحدید ۱۰) اور جن لوگوں سے حسنیٰ کا وعدہ ہے، ان کے بارہ میں فرمایا:

ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون (الانبياء ۱۰۱)

"بے شک وہ لوگ جن کے لیے ہماری طرف سے حسنیٰ آ چکی ہے وہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے"

کاتب وحی ہونے کے ناطے آپ امین بھی تھے (تطهير الجنان، ص ۱۰) چنانچہ وحی لانے والے جبرئیل بھی امین، جن پر وحی نازل ہوئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی "الصادق" "الامین" اور کاتب وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی امین۔ روایت میں یہاں تک آتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ منصب حکم خداوندی سے عطا فرمایا گیا تھا۔ ایک مرتبہ جبرئیل امین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا:

يامحمد اقرأ معاوية السلام و استوص به خيرا فانه امين
الله على كتابه و وحيه و نعم الامين

(البداية والنهاية، ج ۸، ص ۱۲۰)

"اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! معاویہؓ کو سلام کہیے اور ان کو نیکی کی تلقین فرمایئے کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی وحی کے امین ہیں اور

بہترین امین ہیں''

مختصر یہ کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کاتب وحی تھے ان کے بارہ میں کافی حضرات نے تحقیقی کام کیا ہے۔ اس وقت ہمارے خیال میں ان کی سیرت کے متعلق سب سے اعلیٰ اور تحقیقی کتاب پروفیسر حافظ اظہر محمود ایم اے (امریکہ) کی ہے جس میں انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر بڑی عالمانہ بحث کی ہے۔ لیکن ایک بات کی کمی اب تک محسوس ہو رہی تھی وہ یہ کہ ان کی مرویات جمع کی جائیں۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات نے کچھ روایات جمع بھی کی ہیں مگر وہ چالیس پچاس سے زیادہ نہیں ہیں۔ محترم محمد عرفان الحق صاحب ایڈووکیٹ نے اس سلسلہ میں جو کام کیا ہے وہ باعث تبریک ہے کہ انہوں نے کمال محنت، مطالعے، تجزیے اور تحقیق سے کام لے کر وہ سب روایات اکٹھی کر دی ہیں جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ پھر انہوں نے ان روایات کے شروع میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے اہم پہلو بھی مستند حوالوں کے ساتھ واضح کر دیے ہیں جن کے مطالعہ سے ان کے لیے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے۔ کتاب کا منہج تحقیقی ہے اور اسلوب نگارش وقت کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی اس کاوش کو ان کی حسنات میں شمار کر کے انہیں ایک صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے تحفظ کے صلہ میں اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

(حکیم) محمود احمد ظفر، سیالکوٹ

۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ

بمطابق 17 اکتوبر، 2011ء

میں اپنی اس کاوش کو

فاتح عرب و عجم، کاتب وحی، ہم زلف رسالت، خال المؤمنین، برادر نسبتی نبوت، امام تدبر و سیاست، امیر المؤمنین، خلیفہ راشد

سیدنا

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کے نام منسوب کرتا ہوں

محمد عرفان الحق

مقام صحابہؓ

اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوق میں سب سے افضل و اشرف مخلوق انسان ہے۔ انسانوں میں سب سے افضل طبقہ انبیاء علیہم السلام کا ہے اور انبیاء علیہم السلام میں سب سے افضل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درجہ ہے۔ لفظ ''صحابی'' صحبت سے ہے جس کے معنی ساتھی اور دوست کے ہیں۔ اصطلاحاً ہر وہ شخص صحابی ہے جس نے حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں کچھ وقت گزارا ہو اور حالتِ ایمان میں ہی وفات پائی ہو۔ سید الصحابہ خلیفۂ بلافصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل و اشرف اور اطیب واعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایمان کا معیار قرار دیا ہے فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا (البقرۃ) نہ صرف قرآن شریف میں بلکہ سابقہ کتب مقدسہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف و توصیف اور عظمت و رفعت بیان فرمائی ہے۔ قرآن شریف کی تقریباً ۷۵۰ آیاتِ مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکرِ خیر بیان کیا گیا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں بھی جا بجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اہمیت اور مقام واضح فرمایا ہے۔ صحابہ کرامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان واسطہ ہیں اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان و ایقان کا انکار کر دیا جائے تو دین باقی نہیں رہتا کیوں کہ دین کی بقاء کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ہیں جیسے مچھلی

کے لیے پانی ضروری ہے۔ جیسا کہ بدر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کی اللهم ان تهلك هذه العصابة فلن تعبد بعداليوم او كما قال عليه وسلم یعنی یا اللہ! اگر یہ گروہ آج ہلاک ہو گیا تو پھر تیری عبادت کوئی نہ کرے گا۔ اس نبوی دعا سے امت کو یہ سبق ملتا ہے کہ دین کی اصل و اساس اور بنیاد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذوات قدسیہ ہیں۔

مقاصدِ نبوت کی تکمیل کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا جیسا کہ وہ افعال و اعمال جن کا حکم اللہ نے دیا ہے، اگر ان کی انجام دہی عصمت نبوت کے تقاضوں کے خلاف ہو تو ان اعمال کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سرانجام دلوایا گیا۔ مثلاً اللہ پاک نے جو حکم دیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف بتایا بلکہ سکھایا اور کر کے دکھایا مگر جب گناہوں سے توبہ کا حکم ہوا تو پہلے تکوینی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گناہ سرزد ہوا پھر تکوینی طور پر ہی توبہ کے حکم کی تعمیل بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوئی اور امت کو درس ملا کہ گناہ سے کیسے توبہ کرنی ہے؟ کیونکہ معصوم ہونے کے باعث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گناہ کا صدور خاصۂ نبوت کے خلاف ہے۔ اور پھر بعد ازاں قرآن میں وضاحت کی گئی کہ اللہ پاک نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تمام گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل فرما دیا ہے۔ اور کئی جگہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ اب کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گناہ نظر آتا ہے تو وہ اس کی اپنی غلطی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اپنی رضا کا واضح اعلان فرما دیا ہے۔ اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے یعنی و کلا وعدالله الحسنی (الحدید)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مرتبہ و درجہ اتنا ذی شان ہے کہ ان کے ایمان کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان ذوات قدسیہ کے ایمان کی شہادت قرآن

نے دی ہے اور ان کے ایمان کا انکار قرآن کا انکار ہے لہٰذا کفر صریح ہے۔ ہر وہ کام جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کام کو اپنایا ہو، سنّت کہلاتا ہے۔ جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دیا ہو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کام کے اپنانے کا حکم نہ دیا گیا ہو تو وہ سنّت کی تعریف سے خارج ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام اتنا ارفع و اعلیٰ ہے کہ قرآن کریم نے ان مقدس حضرات رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے کو کفر قرار دیا ہے۔ **یعجب الزر اع ليغيظ بهم الكفار** (الفتح)

اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضا من احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم۔۔۔۔الخ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، فصل ثانی) حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں ملامت کا نشانہ مت بنانا جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دے عنقریب وہ اللہ کی گرفت میں آجائے گا۔ یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قدر و منزلت اتنی ارفع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی محبت کو اپنی محبت کی وجہ قرار دیتے ہیں۔ اور ان کی نفرت کو اپنی نفرت کی وجہ اور انکی تکلیف کو اپنی تکلیف فرماتے ہیں۔

عظمت صحابہ کا عنوان اتنا کثیر الجہت ہے کہ اس وسیع عنوان کے مکمل احاطہ کے لیے یہ صفحات انتہائی قلیل ہیں۔ سورۂ بقرہ کے آغاز میں ہے کہ جب کافروں سے کہا گیا کہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لاؤ تو کفار نے جواب دیا کہ کیا ہم ان بے وقوفوں کی

طرح ایمان لائیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے انتہائی واضح طور پر فرمادیا کہ خبردار! بے شک جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو بے وقوف کہہ رہے ہیں، وہ خود ہی بے وقوف ہیں۔ اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کے لیے جو الفاظ استعمال کرے بعینہٖ وہی الفاظ اس بد بخت کے لیے استعمال کرنا اللہ رب العزت کا طریقہ ہے۔ اگر کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایمان سے عاری کہے یا تحریر کرے تو قرآنی اسلوب بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایمان سے عاری کہنے اور تحریر کرنے والا بلاشبہ خود کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں کتاب المناقب و الفضائل کے باب مناقب الصحابہ ﷺ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا ظھرت الفتن (او قال البدع) و سب اصحابی فلیظھر العالم علمه فمن لم یفعل ذلك فعلیه لعنة اللّٰه و الملئكة و الناس اجمعین و لا یقبل اللّٰه له صرفا و لا عدلا

”جب فتنے یا بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو علم رکھنے والے کو چاہیے کہ اپنے علم کا اظہار کرے پس جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی بھی لعنت۔ اللہ اس سے فرض قبول کرے گا اور نہ نفل“۔

اس کے ساتھ ہی کی ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰه اختارنی و اختارلی اصحابا و جعل لی فیھم وزراء و انصارا و اصھارا فمن سبھم فعلیه لعنة اللّٰه و الملئكة و الناس اجمعین و لا یقبل اللّٰه منه یوم القیامة صرفا و لا عدلا

"بے شک اللہ نے مجھے چن لیا، اور میرے لیے صحابہ کو چن لیا اور ان میں میرے لیے وزیر، انصار یعنی مددگار اور سسرالی رشتہ دار بنائے تو جو ان کو گالی دے اس پر اللہ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس سے فرض قبول کرے گا اور نہ نفل"۔

خیال رہے کہ احکام شریعت کی بنیاد قرآن کریم ہے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب)

قرآن وسنت میں انتہائی واضح طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و رفعت اور قدر و منزلت بیان کی گئی ہے۔ قرآن وسنت میں بیان کی گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان و فضیلت کے خلاف بیان کی جانے والی ہر روایت مردود و قابل تردید ہے۔ ایسی روایت جس نے بھی کسی بھی کتاب میں بیان کی ہو، اگر یہ روایت قرآن وسنت کی بیان کی گئی عظمت صحابہ کے خلاف ہے تو ہرگز ہرگز قابل اعتبار و لائق تسلیم نہیں۔

☆

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

خاندان

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ انتہائی حسین وجمیل اور دراز قد تھے۔ آپ کا رنگ گورا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قبیلۂ قریش کے مشہور خاندان بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں بنی امیہ کی اہمیت و فضیلت انتہائی اہمیت کی حامل تھی۔ یہی وجہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چار بنات طاہرات وطیبات رضی اللہ عنہن میں سے تین کا نکاح فرزندان بنی امیہ سے کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی دختر نیک اختر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابوالعاص بن ربیع اموی رضی اللہ عنہ سے، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح یکے بعد دیگرے سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ یعنی حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دونوں فرزند حضرت یزید رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے موقع پر سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ خدمت نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اعزاز و اکرام فرماتے ہوئے اعلان کروا دیا کہ جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو جائے، اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے، اپنے ہتھیار پھینک دے، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہو جائے اسے امان ہے۔ (المستقی من منہاج

الاعتدال، فصل ثانی، روی جدنا عن جبرئیل عن الباری و فصل ثانی فی امامة علی رضی اللّٰہ عنہ) ضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا بھی بڑی فضیلت والی صحابیہ ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی خوش ہوئے، اس موقع پر نبی علیہ السلام نے سیدہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا کے لیے ''مرحبا'' کا لفظ بھی ارشاد فرمایا۔

☆

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا؟

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ انتہائی جری اور نڈر صحابی رسول تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا تھے۔ خیال رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط دو چچا سیدنا حمزہ وسیدنا عباس رضی اللہ عنہما مشرف بہ اسلام ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ''اسد اللہ''، ''اسد رسول اللہ'' اور ''سید الشہداء'' کے خطابات عطا فرمائے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دل خراش واقعہ غزوۂ احد میں پیش آیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی ذمہ داری بڑی شد و مد سے تحریراً و تقریراً حضرت سیدہ ہند رضی اللہ عنہا پر عائد کی جاتی ہے۔ اور کئی ''اہل سنت'' کہلانے والے بھی آں موصوفہ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کو ''جگر خوار حمزہ'' کے مکروہ الفاظ سے یاد کر کے توہین صحابہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ جنہوں نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر وار کر کے آپ کو شہید کیا تھا، اسلام قبول کرنے جب خدمت رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مشرف بہ اسلام ہونا قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنا چہرہ میرے سامنے نہ لایا کریں (الاصابة فی تمییز الصحابة) ۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس سے شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی یاد کی وجہ سے غم والم کی کیفیت سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اس کے برعکس جب سیدہ ہند رضی اللہ عنہا اسلام لاتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کا اظہار بھی فرماتے ہیں اور اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ ہند کے مابین ہونے والی فصیحانہ و بلیغانہ گفتگو کا تذکرہ بھی کتب میں موجود ہے۔ کیا

وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ہند رضی اللہ عنہا سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے حوالہ سے کوئی بات نہیں فرمائی؟ جب کہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے آقا ﷺ نے اپنا چہرہ چھپانے کے لیے فرمایا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت میں سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کا کوئی کردار نہ تھا۔ نیز اس ضمن میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے سیدہ ہند رضی عنہا کی کوئی بات یا معاملہ طے نہ ہوا تھا۔ اور نہ ہی حضرت وحشی رضی اللہ عنہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ مگر کئی محقق وجید اور متبحر وممتاز علماء کرام نے شہادت حمزہؓ کی ذمہ داری حضرت ہند رضی اللہ عنہا پر عائد کی ہے۔ شاید کسی پر اعتماد کرتے ہوئے ان محترم حضرات نے اپنی تحریر وتقریر میں یہ خلاف حقیقت بات بیان کر دی۔ اگر یہ حضرات ذرا سی بھی جانچ پڑتال کر لیتے تو ان پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی کہ عم رسول، سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے منصوبہ میں سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کی مرضی شامل نہ تھی۔

حقیقت یہ تھی کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن عدی کو قتل کیا تھا اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ طعیمہ بن عدی کے بھتیجے تھے، جو کہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ اور حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بھی ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ حضرت وحشیؓ، جناب جبیر بن مطعمؓ کے غلام تھے۔ سیدنا جبیر بن مطعمؓ حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان ایمان لائے اور خلافت معاویہؓ میں فوت ہوئے۔ آپؓ نے حضرت وحشیؓ سے کہا کہ حمزہؓ نے میرے چچا طعیمہ بن عدی کو قتل کیا ہے، اگر تم میرے چچا کے بدلہ میں حمزہؓ کو قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ یہی وجہ تھی جس نے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کو مجبور کیا کہ وہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیں۔

اسی بات کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں "کتاب المغازی" کے عنوان "قتل حمزة بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ" کے تحت بیان کیا ہے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت اور نبی کریم ﷺ سے رشتہ داریاں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ عمرۃ القضاء سے قبل مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے، (الاصابہ)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں۔ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن تھیں۔ اس وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امت مسلمہ کے ماموں بھی کہلاتے ہیں۔ اسی لیے آپؓ کو خال المؤمنین کہا جاتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "برادر نسبتی" ہیں بلکہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "ہم زلف" بھی ہیں، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن قریبۃ الصغریٰ رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ یعنی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار ہیں جن کی فضیلت کے متعلق اس سے قبل "مرقاۃ" کی ایک حدیث ذکر کی گئی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر وجلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تمام عمومی فضائل حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل ہیں۔ ان فضائل کے علاوہ کئی فضائل ایسے بھی ہیں جو محض سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہی حاصل ہیں۔

❖☆❖

کتابت وحی

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں اہل مکہ میں قبیلہ قریش کے صرف چند افراد نوشت وخواند جانتے تھے۔ نیز مورخین نے لکھا ہے کہ جب اسلام آیا تو قریش مکہ میں سترہ آدمی ایسے تھے جو تحریر اور نوشت وخواند کا فن جانتے تھے۔ ان افراد میں سیدنا عمر فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذوالنورین، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح، سیدنا طلحہ بن عبیداللہ، سیدنا ابوسفیان، سیدنا یزید بن ابوسفیان اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاں دیگر کاتب حضرات تھے وہاں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی ان کے صدق وامانت کے پیش نظر کتابت کے منصب سے سرفراز کیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں ان کا خاص مقام تھا۔ یہ امر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صلاحیت وصداقت اور امانت کی دلیل ہے۔ نیز یہ امر نگاہ رسالت میں آں موصوف رضی اللہ عنہ کے معتمد ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت میں ایک اہم سبب ''کتابتِ وحی'' ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی جو کہ ''کاتبین وحی'' تھے۔ ان میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا چھٹا نمبر تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 'ازالۃ الخفاء' میں لکھتے ہیں کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو کاتب بناتے تھے جو ذی عدالت اور امانت دار ہوتا تھا''۔

کتاب المناقب، مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی مقرر فرمائیں کیوں کہ وہ قرآن شریف کے امین ہیں اور کیا خوب امین ہیں۔ کتابت وحی کے منصب پر تقرر کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ کتابت وحی کا اہم فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات رضی اللہ عنہما دن رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کے سوا کوئی کام نہ کرتے تھے۔ محدثین کرام اور ان کے ساتھ ساتھ کبار علماء نے یہ تصریح بھی ذکر کی ہے کہ جناب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی کتابت وحی کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی علمی پختگی اور شیفتگی حق ہی کے باعث دربار رسالت میں آپ رضی اللہ عنہ کو خاص مقام حاصل تھا۔ اسلام لانے کے بعد مستقلاً آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے۔ جلد ہی آپ رضی اللہ عنہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایسی مقدس اور خوش نصیب جماعت میں شامل کر لیا گیا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی کے لیے مامور فرمایا تھا۔ کاتبان وحی کو درج ذیل قرآنی صراحت کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی صداقت کے لیے یہی ایک چیز کافی ہے کہ قرآن کریم کی سورۂ عبس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بایدی سفرة کرام بررة

''لکھا ہے عزت کے ورقوں میں اونچے رکھے ہوئے نہایت ستھرے ہاتھوں میں لکھنے والوں کے جو بڑے درجہ کے نیک کار ہیں''۔

(ترجمہ از معارف القرآن، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی قدر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ عہد صدیقی میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار خلافت کے

اولین افراد میں ہوتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس زمانے میں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اپنی بہن ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کیں۔

عہد صدیقی کے دوران ربیع الاول ۱۲ ہجری میں ایک اہم غزوہ میں پیش آیا۔ جسے جنگ یمامہ کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ جنگ عقیدہ ختم نبوت پر واقع ہوئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو چکا تو اس دور میں مسیلمہ بن حبیب نامی ایک کذاب نے یمامہ کے علاقہ میں اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کذاب کو ختم کرنے کیلئے اس کے ساتھ ایک خون ریز جنگ کی۔ جنگ یمامہ میں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک ہوئے اور مسئلہ ختم نبوت کو ان حضرات نے کسی زبانی بحث و مباحثہ یا کتابی مناظرہ کے ذریعے نہیں بلکہ تیر و تلوار اور قوت بازو سے حل کیا۔ اور باطل نبوت کے مدعی کو اس کے متبعین سمیت تہ تیغ کر کے ان کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں حاضر تھے اور مسیلمہ کے قتل میں بھی شامل ہوئے۔

☆

قصر شعر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں کئی اور امور سرانجام دیا کرتے تھے وہاں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک بھی تراشے۔ صحیح بخاری میں کتاب الحج کے باب الحلق و التقصیر عند الاحلال میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے جس میں آپ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مشقص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تراشے تھے۔ مشقص سے مراد تیر کی پیکان یا بھال ہے نیز عربی میں مشقص چوڑے پھل والے تیر کو بھی کہا جاتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ سن ۷ ہجری کا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا اور حالت احرام سے نکلنا چاہ رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر قصر کروایا جب کہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق، حج کے موقع پر کروایا تھا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک عمرہ کے وقت کترے تھے اور یہ عمرۃ القضاء کا موقع تھا۔ (بعض علماء کے نزدیک یہ عمرہ جعرانہ کا موقع تھا، یہ عمرۃ القضاء ہو یا عمرہ جعرانہ، یہ بات یقینی ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کے بال مبارک تراشے) بعد کے کئی لوگوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کاٹنے کے واقعہ کے بارے میں کہا کہ یہ بات صرف سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ جب کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات منسوب نہیں کر سکتے یعنی انہوں نے واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے بال مبارک کاٹے ہیں (مسند احمد، تحت حدیث معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما) اور اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹے ہوئے بال آپؓ نے سنبھال کر رکھے اور اپنے وصال کے وقت وصیت فرمائی کے ان بالوں کو میرے چہرے پر رکھ کر تدفین کی جائے۔ اللہ اکبر! سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عشق رسالت پر قربان جایئے کہ انہوں نے ۷ ہجری سے لے کر اپنی وفات یعنی ۶۰ ہجری یعنی نصف صدی سے زائد عرصہ تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک سنبھال کر رکھے۔

☆

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زیر نگرانی پوری ہونے والی دو عظیم نبوی بشارتیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر اپنے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے مختلف خوش خبریاں اور پیش گوئیاں ذکر فرمائی ہیں۔ بعض اوقات یہ خوش خبریاں کسی خاص صحابیؓ کے ساتھ خاص ہوا کرتی ہیں اور کبھی کبھی ایک سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے بھی ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ بعض مرتبہ صورت حال ایسی بھی ہو جاتی ہے کہ ذکر کی گئی نبوی بشارت یا پیش گوئی میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ غیر صحابی بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص طبقہ، گروہ، جماعت یا لشکر وغیرہ کے لیے کوئی ایسی بشارت یا پیش گوئی فرمائی ہو تو اس بشارت یا پیش گوئی کے مصداق اس جماعت میں شامل افراد تو ہوں گے ہی مگر اس جماعت کا سربراہ یا امیر بطریق اولی اس بشارت نبوی کا مصداق ہوگا۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دی گئی ایک پیش گوئی اور دو بشارتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

پہلا بحری جہاد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے معروف مجموعہ صحیح بخاری کی کتاب الجهاد و السیر میں یہ تین احادیث مبارکہ بیان کی گئی ہیں:

۱۔ عن محمد بن یحیٰ بن حبان، عن انس بن مالك، عن خالته ام حرام بنت ملحان، قالت: نام النبی صلی الله علیه وسلم یوما قریبا منی، ثم استیقظ یتبسم، فقلت: ما

اضحكك؟ قال: اناس من امتى عرضوا على يركبون هذا البحر الاخضر كالملوك على الاسرة، قالت: فادع الله ان يجعلنى منهم، فدعا لها، ثم نام الثانية، ففعل مثلها، فقالت مثل قولها، فاجابها مثلها فقالت: ادع الله ان يجعلنى منهم، فقال: انت من الاولين، فخرجت مع زوجها عبادة بن الصامت غازيا اول ما ركب المسلمون البحر مع معاوية، فلما انصرفوا من غزوهم قافلين، فنزلوا الشام، فقربت اليها دابة لتركبها، فصرعتها، فماتت

(باب فضل من يصرع فى سبيل الله فمات فهو منهم)

''محمد بن یحیٰی بن حبان سے روایت ہے اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اوران سے ان کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سو گئے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو جہاد کرنے کے لیے اس طرح سمندر پر سوار جارہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔انہوں نے عرض کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے بھی دعا کر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنادے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے۔اور پہلے کی طرح اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا یعنی بیدار ہوتے ہوئے مسکرائے، ام حرام رضی اللہ عنہانے پھر پہلے کی

طرح پوچھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہلے کی طرح جواب دیا اور ام حرام رضی اللہ عنہانے کہا کہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ کے مجھے بھی ان میں سے کردے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پہلے لشکر کے ساتھ ہوگی۔ چنانچہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے پہلے بحری بیڑے میں شریک ہوئیں۔اس جہاد سے لوٹتے وقت جب (یہ لشکر) شام (کے ساحل پر) اترا تو ام حرام رضی اللہ عنہا کے سوار ہونے کے لیے ان کے قریب سواری لائی گئی لیکن (سواری کے) جانور نے انہیں گرا دیا اور ان کی وفات ہوگئی۔''

۲۔ عن عبداللّٰہ بن عبدالرحمن الانصارى، قال: سمعت انسا رضى اللّٰه عنه، يقول: دخل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم على ابنة ملحان فاتكأ عندها، ثم ضحك فقالت: لم تضحك يا رسول اللّٰه؟ فقال: ناس من امتى يركبون البحر الاخضر فى سبيل اللّٰه، مثلهم مثل الملوك على الاسرة فقالت: يا رسول اللّٰه! ادع اللّٰه ان يجعلنى منهم، قال: اللهم اجعلها منهم، ثم عاد فضحك، فقالت: له مثل او مم ذلك، فقال لها مثل ذلك، فقالت: ادع اللّٰه ان يجعلنى منهم، قال: انت من الاولين، و لست من الآخرين، قال: قال انس: فتزوجت عبادة بن صامت فركبت البحر مع بنت قرظة، فلما قفلت: ركبت دابتها، فوقصت بها، فسقطت عنها، فماتت

(باب غزو المرأة فى البحر)

''عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ دار خاتون) کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کے ہاں لیٹ گئے پھر آپ اٹھے تو ہنس رہے تھے، ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) بحر اخضر پر سوار ہوں گے۔ ان کی مثال تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیجیے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! انہیں بھی ان لوگوں میں کر دے۔ پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے اور (اٹھے تو) ہنس رہے تھے، ام حرام رضی اللہ عنہا نے اس دفعہ بھی وہی سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما دیں کے اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (بحری جہاد کے) سب سے پہلے لشکر میں ہوگی اور اس کے بعد والے لشکروں میں تم نہیں ہوگی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں بنت قرظہ

(زوجہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ انہوں نے بحری سفر کیا پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے انہیں زمین پر گرا دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا سواری سے گر گئیں اور آپ کی وفات ہوگئی''

۳۔ حدثنا اسحاق بن یزید الدمشقی، حدثنا یحییٰ بن حمزة، قال: حدثنی ثور بن یزید، عن خالد بن معدان، ان عمیر بن الاسود العنسی، حدثه انه اتی عبادة بن الصامت و هو نازل فی ساحل حمص و هو فی بناء له، و معه ام حرام قال: عمیر، فحدثتنا ام حرام: انها سمعت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، یقول: اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا، قالت ام حرام، قلت: یا رسول اللّٰہ! انا فیهم؟ قال: انت فیهم، ثم قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: اول جیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفور لهم، فقلت: ان فیهم، یا رسول اللّٰہ؟ قال لا

(باب ما فی قتال الروم)

''ہم (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اسحٰق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے عمیر بن اسود عنسی نے حدیث بیان کی کہ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کا قیام حمص کے ساحل پر اپنے ایک مکان میں تھا اور (آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) ام حرام رضی اللہ عنہا بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھیں۔ عمیر نے بیان

کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو بحری سفر کر کے جہاد کے لیے جائے گا اس نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بھی ان میں ہوں گی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، تم بھی ان میں ہو گی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو قیصر (روم کے بادشاہ) کے شہر پر جہاد کرے گا اس کی مغفرت ہو گی، میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں"

ان احادیث میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہ کے لیے جہاں پیش گوئی ہے کہ وہ بحری جہاد کرنے والے پہلے لشکر کے ساتھ ہوں گی وہاں بنیادی طور پر دو بشارتوں کا تذکرہ بھی ہے۔ اول، میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا، اس پر جنت واجب ہے۔ دوم، میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر یعنی قسطنطنیہ پر جہاد کرے گا، اس کی مغفرت ہے۔ ان امور سے متعلقہ ان احادیث کے علاوہ، بخاری شریف سمیت، ان کتابوں میں بھی یہی امور ذکر کیے گئے ہیں:

صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ، مسند اسحق بن راھویہ، مسند احمد، سنن الدارمی، السنن الکبریٰ للنسائی، صحیح ابن حبان، المعجم الاوسط، المعجم الکبیر للطبرانی، مسند الشامیین للطبرانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، السنن الکبریٰ

للبیھقی، دلائل النبوۃ للبیھقی، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم

ان تمام کتب میں بیان کردہ پیش گوئی اور دو بشارتوں میں سے کہیں تو فقط حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے لیے پیش گوئی کی گئی ہے اور کہیں ایک ساتھ دونوں بشارتوں کا تذکرہ بھی ہے۔

بخاری شریف کی ان تین احادیث پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا مشہور صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ دار تھیں۔ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے ہاں آرام فرما رہے تھے کہ ہنستے ہوئے اٹھے تو سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے ہنسنے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ مجھے میری امت کے وہ لوگ دکھائے گئے ہیں جو اللہ کے رستے میں جہاد کریں گے اور اس کے لیے وہ سمندروں پر سے گزریں گے۔ وہ سمندر میں ایسے تختوں پر بیٹھے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ام حرام رضی اللہ عنہا کی خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے اس جہاد میں شامل ہونے کی دعا فرمائی۔ اور دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام کرتے کرتے ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھے اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے ہر دفعہ ہنسنے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا تو حضرت ام حرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بھی ان میں شامل ہوں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صرف پہلے بحری جہاد میں شامل ہو گی۔

اسی طرح انہی ام حرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا اس پر جنت واجب ہو گی، تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا میں بھی ان میں شامل ہوں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اثبات میں جواب دیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو رومی بادشاہ یعنی قیصر کے شہر یعنی قسطنطنیہ کا جہاد کرے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ تو ام حرام رضی اللہ عنہا نے اس لشکر میں اپنی موجودگی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب نفی میں تھا۔

ان تینوں احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق پہلے بحری جہاد کے لشکر میں ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا شامل تھیں اور ان کے ساتھ فاختہ بنت قرظہ بھی موجود تھیں۔ حضرت فاختہ بنت قرظہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ مزید یہ کہ پہلا بحری جہاد سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا اور اس جہاد کے روح رواں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ جن کی سرکردگی میں پہلا اسلامی بحری بیڑا پانی میں اترا اور کچھ ہی عرصہ میں افریقہ و یورپ کے علاقوں میں علم اسلام لہراتا نظر آیا۔ پہلے اسلامی بحری بیڑے کی مدد سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کہ اس وقت امیر شام تھے، خلافت عثمانی میں ۲۷ یا ۲۸ ہجری میں جزیرۂ قبرص پر حملہ کیا اور رومیوں کو عبرت ناک شکست و ہزیمت سے دوچار کیا۔ اس بحری جہاد میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بنفس نفیس شریک ہوئے اور کئی جلیل القدر صحابہ کرام مثلاً سیدنا ابو درداء، سیدنا شداد بن اوس، سیدنا عبادہ بن صامت، سیدنا ابو ایوب انصاری، سیدنا ابوذر غفاری، سیدنا مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس جہاد میں شریک تھے۔ اس جہاد سے واپسی پر جب بحری بیڑا شام کے ساحل حمص پر لنگر انداز ہوا تو اس وقت سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئیں مگر سواری کے جانور کے اچانک بدکنے سے نیچے گریں اور وفات پا گئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی پیش گوئی کہ میری امت کے کچھ لوگ بحری جہاد کریں گے اور ام حرام رضی اللہ عنہ پہلے لشکر میں ہوں گی، خلیفۂ راشد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور امارت میں ہونے والے، بحری جہاد کے متعلق تھی۔

جزیرۂ قبرص کی فتح کے کچھ عرصہ بعد رومیوں نے مسلمانوں سے کیے ہوئے معاہدے توڑ دیے لہٰذا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۳۳ ہجری میں دوبارہ جزیرۂ قبرص پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں جو بحری بیڑا استعمال کیا گیا اس میں ۱۷۰۰ بحری جنگی جہاز تھے۔ الغرض جزیرۂ قبرص ایک بار پھر فتح کر لیا گیا۔ خیال رہے کہ حدیث شریف کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ ہنسنے کی وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ مجھے میری امت کے وہ لوگ دکھائے گئے ہیں جو بحری جہاد کریں گے۔ اور ام حرام رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا کہ آپ صرف پہلے لشکر میں شامل ہوں گی، اور حقیقتاً بھی ایسا ہی ہوا کہ ۲۷ یا ۲۸ ہجری میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلا بحری جہاد کیا تو ام حرام رضی اللہ عنہ بھی اس میں حضرت فاختہ بنت قرظہ زوجۂ امیر معاویہؓ کے ساتھ شریک ہوئیں۔ جب کہ ۳۳ ہجری میں قبرص پر دوبارہ حملہ کے وقت آپ رضی اللہ عنہا فوت ہو چکی تھیں۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی دو یا تین بحری جہادی لڑائیوں کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت خوش تھے اور اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اطلاع کے معلوم ہونے پر مسرور ہوئے۔ یعنی جن بحری لڑائیوں کی اطلاع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسرت حاصل ہوئی ان لڑائیوں کی کمان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ کے حصہ میں آئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ پہلے امیر البحر ہونے کا اعزاز سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔

مدینۂ قیصر کا جہاد

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی مندرجہ بالا تیسری حدیث شریف کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے سوالوں کے جواب میں یہی فرمایا کہ آپ پہلے بحری جہاد میں ہوں گی مگر مدینۂ قیصر یعنی قسطنطنیہ کے جہاد میں شامل نہ ہوں گی۔ یہ جہاد ۵۲ ہجری میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ اور اس جہاد میں جو فوج روانہ کی گئی اس کے امیر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فرزند، یزید بن معاویہؒ تھے۔ البدایہ لابن کثیر کے مطابق جہاد قسطنطنیہ کے لشکر اول کے حق میں وارد شدہ بشارت نبوی کا مصداق ہونے کے پیش نظر کئی اکابر وممتاز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اجلۂ تابعین رحمہم اللہ اس جہاد میں شامل ہوئے، جن میں سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا حسین بن علی المرتضیٰ، سیدنا ابوایوب انصاری رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کی شمولیت مسلمہ ہے۔ اس دوران حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے اور وصیت فرمائی کہ اگر میں یہاں فوت ہو جاؤں تو مجھے باب قسطنطنیہ کے قریب جہاں مجاہدین لڑ رہے ہیں، ان کے قدموں میں دفن کیا جائے (المصنف لابن ابی شیبہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال اسی دوران ہوا اور امیر لشکر یزید بن معاویہؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

ان واقعات سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوش نصیبی اور عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحری جہاد اور غزوہ قسطنطنیہ کے بارے میں جو بشارتیں بیان فرمائیں وہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نگرانی اور دور خلافت میں پوری

ہوئیں۔ اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں ان خوش خبریوں کے پورا ہونے سے یہ بات بھی روز روشن اور چڑھتے سورج کی مانند ثابت ہوتی ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کوئی دنیا پسند بادشاہ و حاکم نہ تھے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ برحق امیر و حاکم اور خلیفہ تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کا دور حاکمیت و خلافت اسلام کی سربلندی و عظمت اور اشاعت و ترویج میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆

ارشاداتِ نبویہ در مدح سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حدیث کی مشہور کتاب جامع ترمذی کے ابواب المناقب میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تحت یہ حدیث ذکر کی گئی ہے:

۱۔ عن ابی ادریس الخولانی قال لما عزل عمر بن الخطاب عمیر بن سعد عن حمص ولی معاویة فقال الناس عزل عمیرا و ولی معاویة فقال عمیر لا تذکروا معاویة الا بخیر فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم اهد به

''حضرت ابوادریس خولانی کہتے ہیں کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کی حکمرانی سے معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے کہ عمیرؓ کو معزول کر کے معاویہؓ کو مقرر کر دیا تو عمیرؓ نے فرمایا کہ معاویہؓ کا ذکر بھلائی سے کرو کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے''

اسی مضمون سے ملتی جلتی ایک روایت مسند احمد میں حدیث حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ازدی رضی اللہ عنہ'' کے تحت ذکر کی گئی ہے:

۲۔ عن عبدالرحمن بن ابی عمیرة الازدی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر معاویة و قال اللهم اجعله هادیا مهدیا و اهد به

''حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ لوگوں تک ہدایت پہنچا''

کتاب المناقب، مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان الفاظ میں ہے:

۳۔ عن العرباض بن ساریة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اللّٰهم علم معاویة الکتاب و الحساب و قه العذاب

''حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! معاویہؓ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا دے اور اسے عذاب سے بچا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ایک اور دعا حافظ شمس الدین ذہبی نے ''تاریخ الاسلام'' کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۱۹ پر ذکر کی ہے:

۴۔ عن وحشی بن حرب بن وحشی عن ابیه عن جده قال: اردف النبی صلی الله علیه وسلم معاویة بن ابی سفیان خلفه، فقال: ما یلینی منك؟ قال: بطنی، قال: اللهم املأه علما، زاد ابو مسهر، و حلما

''حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے (سواری پر

بٹھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم سے مَس کر رہا ہے؟ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا میرا (سینہ اور) پیٹ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! اس (معاویہ رضی اللہ عنہ کے سینہ و پیٹ) کو علم و حلم سے بھر دے"۔

"الاصابة فی تمییز الصحابه" میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو امارت کے متعلق خبر دی تھی (اسی مضمون کی احادیث مسند احمد میں "حدیث معاویة بن ابی سفیان" اور مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں "کتاب الخلافة" کے تحت بھی موجود ہیں):

۵۔ عن معاوية قال: اتبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فلما توضأ نظر الى فقال: يا معاوية! ان وليت امرا فاتق الله و اعدل، فما زلت اظن انى مبتلى بعمل

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لے کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمانے کے بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا اے معاویہ! اگر امارت تمہارے سپرد کی جائے (اور تمہیں امیر بنا دیا جائے) تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔ پھر معاویہؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد مجھے گمان رہنے لگا کہ مجھے ضرور اس کام میں آزمایا جائے گا"

"الرياض النضرة فی مناقب العشرة" کے حوالہ سے علامہ ابن حجر مکی کی تصنیف "تطہیر الجنان" میں ایک حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے:

۶۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ارحم امتى بامتى ابوبكر، و اقواهم فى دين الله عمر، و اشدهم حياء عثمان، و اقضاهم على بن ابى طالب، و لكل نبى حوارى و حواريى طلحة و الزبير، و حيث ما كان سعد بن ابى وقاص كان الحق معه، و سعيد بن زيد من احباء الرحمن، و عبدالرحمن بن عوف من تجار الرحمن، و ابو عبيدة بن الجراح امين الله و امين رسوله، ولكل نبى صاحب سر و صاحب سرى معاوية بن ابى سفيان، فمن احبهم فقد نجا و من ابغضهم فقد هلك

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکرؓ ہیں، اور امور دین میں سب سے قوی عمرؓ ہیں، اور سب سے زیادہ حیا دار عثمانؓ ہیں، اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ بن ابی طالب ہیں، اور ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے دو حواری طلحہؓ و زبیرؓ ہیں، اور سعد بن ابی وقاصؓ جہاں بھی ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا، اور سعیدؓ بن زید رحمٰن کے پیاروں میں سے ہیں، اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف رحمٰن کے تاجروں میں سے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کے امین ابوعبیدہؓ بن الجراح ہیں، اور ہر نبی کا ایک راز دار ہوتا ہے میرے راز دار معاویہؓ بن ابوسفیانؓ ہیں، پس جس نے ان لوگوں سے محبت کی وہ نجات پائے گا اور جس نے ان سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوگا"

کنز العمال میں فضائل صحابہؓ کے تفصیلی تذکرہ میں عنوان "معاویہ رضی اللہ عنہ" کے تحت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں:

۷۔ جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال قم یا معاویة فصارعه، فصارعه فصرعه معاویة، فقال النبی صلی الله علیه وسلم: ان معاویة لا یصارع احدا الا صرعه معاویة

"ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ! کھڑے ہو جاؤ اور اس سے کشتی لڑو پس معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کشتی کی اور اس کو پچھاڑ دیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہؓ کسی سے کشتی نہ لڑے گا مگر جس سے لڑے گا تو معاویہؓ اُسے ہرا دے گا"

ابن حجر عسقلانی اپنی تصنیف "لسان المیزان" کے باب "من اسمہ عبدالعزیز" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث ذکر کرتے ہیں:

۸۔ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: الآن یطلع علیکم رجل من اهل الجنة فطلع معاویة، فقال: انت منی یا معاویة وانا منك لتزاحمنی علی باب الجنة کهاتین، واشار باصبعیه

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تمہارے سامنے اہل جنت کا ایک شخص آنے والا ہے پس معاویہ رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ! تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں کہ جنت کے دروازہ پر ہم ایسے ایک ساتھ ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا"

مقام معاویہ رضی اللہ عنہ درنگاہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرامین وادعیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قلب نبوی میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے انتہائی محبت واحترام اور نیک خواہشات تھیں۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ رب العزت سے خیر وبرکت کی دعائیں فرمائیں۔ اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دعا اللہ رب العزت کے ہاں مقبول ومنظور ہوتی ہے۔ اگر کسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کی دعا نہ قبول کرنی ہوتی تو اللہ تعالیٰ عین دعا کے وقت اپنے پیارے نبی کو اس دعا سے منع کر دیتا۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان میں ڈوبنے والے اپنے بیٹے کے لیے دعا فرمائی تو اللہ رب العزت نے روک دیا۔ اس لیے یقینی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگی ہوئی ہر دعا کو اللہ رب العزت نے شرف قبولیت عطا فرمایا۔ یہی وجہ تھی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم امور سرانجام دلوائے جو کسی اور کے حصہ میں نہ آئے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ۴۰ سالہ دور ولایت وخلافت کی کامیابی وکامرانی اور دنیائے کفر پر آں موصوف رضی اللہ عنہ کے رعب ودبدبہ اور ہیبت کی اصل وجہ یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ان اہم امور کی انجام دہی کے لیے منتخب کر لیا تھا اور اس انتخاب کی اصل وجہ سرکار دو عالم، شفیع المذنبین، سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس پیارے صحابی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، کے لیے کیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں فرمائی ہیں بلکہ بعض اوقات نطق رسالت سے اسلام کی اس عظیم شخصیت کے حق میں

ایسے کلمات بھی جاری ہوئے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں آپ رضی اللہ عنہ کے عز وشرف اور الفت ومحبت پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کسی عقل کے کورے اور خرد کے اندھے کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بے داغ شخصیت یا امارت وخلافت پر کوئی دھبہ نظر آتا ہے تو درحقیقت یہ دھبہ اس کے دل ودماغ پر لگی مہر ہے۔ جس سے اس کی سوچ سلب ہوگئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں مقام معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہمیت کا علم ہونے کے بعد بھی کاتب وحی، امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرنے والا مؤمن نہیں کوئی منافق ہی ہوسکتا ہے۔ ایک حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا راز دار قرار دے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر کسی کو اپنے راز دار کے ساتھ ایک خاص تعلق ہوتا ہے جو کسی اور سے نہیں ہوتا کیوں کہ راز دار اسی کو بنایا جاتا ہے، جس پر مکمل اعتماد واعتبار ہو۔ شاید یہی وجہ ہے کہ سن ۷ ہجری میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے بعد عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو اس سفر پر ان کے ساتھ جہاں دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے وہیں سیدنا امیر معاویہ رضی للہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے۔ یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قابل اعتماد اور قریبی صحابی ہیں، ان کی توہین یا گستاخی ایسے ہی ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، اور امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ توہین رسالت کفر ہے۔

☆

اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم درفضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایسے پیار ومحبت اور عزت و احترام سے اپنے ساتھ رکھا جیسے کوئی اپنے بہت ہی پیارے اور عزیز شخص کو اپنے ساتھ رکھتا ہے اور اس کے اکرام میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات نبوت کی محنت کا ثمر تھے۔ نہ صرف ثمر تھے بلکہ اللہ رب العزت کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت ونصرت کے لیے منتخب کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان واضح کرتے ہوئے متعدد مرتبہ ان نفوس قدسیہ کی مدح سرائی فرمائی اور کئی مواقع پر ان حضرات کے لیے دعائیں بھی فرمائیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پہلو کا عکس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی تھا اسی لیے وہ آپس میں انتہائی محبت وشفقت اور احترام وعزت سے رہا کرتے تھے۔ عنوان کے حوالہ سے عرض ہے کہ کئی جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نگاہ نبوت میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقام سے بخوبی واقف تھے اور ان کے قلوب واذہان میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص شفقت ومحبت نقش تھی۔ لہٰذا کئی مواقع پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ایسے کلمات ارشاد فرمائے جو کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت وفضیلت پر مہر تصدیق ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے شاگرد خاص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدح سرائی فرمائی ہی ہے مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے صحابہؓ بھائیوں نے بھی اپنے صحابیؓ بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی ہے۔ طوالت سے بچنے کے لیے صرف چند

اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کلمات طیبات پیش کیے جا رہے ہیں۔

خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ابن عبدالبر کی تصنیف ''الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب'' میں تذکرہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تحت، تحریر ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی برائی کی گئی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دعونا من ذم فتى قريش من يضحك فى الغضب ولا
ينال ما عنده الا على الرضا و لا يؤخذ ما فوق رأسه الا
من تحت قدميه

''ہمیں اس قریشی جوان کی برائی سے معاف رکھو جو غصہ کے وقت ہنستا ہے (بہت بردبار ہے) اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کی مرضی کے بغیر نہیں حاصل کیا جا سکتا، اور اگر اس کے سر کی چیز کو حاصل کرنا ہو تو اس کے قدموں میں جھکنا ہوگا (چونکہ بڑا غیور اور بہادر ہے لہٰذا اس کی مرضی کے بغیر اس کی کوئی شے نہیں لی جا سکتی)''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ عظیم صحابیؓ ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی شوکت وسطوت اور عزت کے لیے اللہ سے اپنی دعاؤں میں مانگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سمیت کئی اور صحابہؓ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے عمرؓ کے زبان و دل پر حق جاری فرما دیا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایسی یگانۂ روزگار ہستی کے مالک ہیں کہ قرآن شریف کی کئی آیات آپ رضی اللہ عنہ کی سوچ و فکر اور مشوروں کی تائید میں نازل ہوئیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہ

رضی اللہ عنہ کے تعریف ان زبردست الفاظ میں کر رہے ہیں کہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس فاروقی معیار و کسوٹی پر پورے اترتے ہیں جو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قائم کی۔ اسی کے مطابق وہ اپنے دور خلافت میں کسی کو حاکم و امیر بنایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی وفات کے بعد ان کی جگہ ان کے چھوٹے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امارت شام کا منصب مرحمت فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تک جناب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اسی منصب پر فائز رہے۔ حتیٰ کہ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ۱۲ سالہ طویل دور خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس تقرری کو بحال رکھا بلکہ اردن، حمص، اور فلسطین کے علاقے بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت کر دیے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت سیدنا عمر فاروق و سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما جیسے دو عبقری صفت خلفاء کی خلافتوں میں تقریباً ۲۰ سال تک ایک ہی منصب پر فائز رہنا، اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دو انتہائی معزز و مؤقر خلفاء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر پورا پورا اعتماد تھا۔ اور سیدنا عمر و سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما دونوں ہی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں فضیلت و شرف سے باخبر تھے۔

خلیفہ چہارم حضرت سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ

''البدایۃ و النہایۃ'' میں سیدنا امیر معاویہؓ کے تذکرہ کے تحت، تحریر ہے کہ صفین سے واپسی پر سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ايها الناس! لا تكرهوا امارة معاوية فانكم لو فقدتموه
رأيتم الرؤس تندر عن كواهلها كانما الحنظل

''اے لوگو! تم معاویہ کی گورنری و امارت سے نفرت نہ کرو کیوں کہ اگر

تم نے انہیں گم کر دیا تو دیکھو گے کہ کندھوں سے سر کٹ کٹ کر ایسے
گریں گے جیسے حنظل کا پھل اپنے درخت سے ٹوٹ کر گرتا ہے۔"

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ اور علو شان کے قائل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قرآنی صفت رحماء بینھم کی بدولت سیدنا علی و سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں میں الفت وانس اور محبت و مودت موجود تھی۔ اسی طرح دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کے ایک دوسرے کے بارے میں تعریف و تحسین کے کلمات کئی کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ یہاں فقط یہ عرض ہے کہ قرآن شریف نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کئی صفات و خصوصیات بیان کی ہیں اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ایک ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی تعظیم و احترام کا درس دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقام و مرتبہ محض اسی لیے ہے کہ انہوں نے حالات سے بے پرواہ ہو کر اپنی جان و مال، عزیز و اقارب اور تجارت وغیرہ کا خیال کیے بغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہا۔ اسی وجہ سے امت مسلمہ ان مقدس شخصیات کا اتنا احترام کرتی ہے کہ ان کی عزت و حرمت پر ہمہ وقت اپنی جان و مال اور عزت و آبرو قربان کرنے کے لیے تیار رہتی ہے۔ غور فرمائیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اور ابوجہل اور اس کے ہم نواؤں کا زمانہ ایک ہی ہے۔ مگر اہل اسلام کے قلوب و اذہان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و مرتبہ تو ہے مگر دشمنان اسلام یعنی ابوجہل اور اس کے ہم نواؤں کا رتی برابر بھی ادب و احترام نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات ؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کی، اپنا سب کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دینے کے لیے ہر لحظہ مستعد رہے اور جب ضرورت پڑتی تھی تو کسی قسم کی قربانی اور جاں نثاری سے دریغ نہ کیا کرتے تھے۔ کتاب ہٰذا کے شروع میں مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث پیش کی گئی ہے۔ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے صحابہ ؓ سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے

محبت کی اور جس نے صحابہ ؓ سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔

اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ اور عبداللہ بن سبا کی روحانی اولاد اہل تشیع نے تو جو کرنا تھا، کیا اور کر رہے ہیں۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے لوگوں نے بھی ان کفار سے متاثر ہو کر غیر محسوس انداز میں دانستہ یا غیر دانستہ طور پر شجر اسلام کی جڑوں پر آرے چلانے اور آسمان رشد و ہدایت کے ستاروں پر زہر اگلنے کے مکروہ فعل کا ارتکاب کیا۔ کبھی "خلافت و ملوکیت" کے عنوان کی آڑ لے کر توہین صحابہ کا ارتکاب کرتے ہوئے بالواسطہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تنقید کی گئی۔ اس کتاب میں "سید مودودی" نے حضرت سیدنا عثمان بن عفان، حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم سمیت چند اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بالکل ایسے ہی اعتراضات والزامات کی بوچھاڑ کی ہے جیسے اہل تشیع کا شیوہ و عبادت ہے۔ اس کے علاوہ بھی اپنے کو مسلمان کہنے والے کئی حضرات نے سیدنا علی و سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین اختلاف کو انتہائی خطرناک حد تک بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور اہل اسلام کو گمراہ اور دشمنان صحابہ کو خوش کرنے کی مذموم جسارت کی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں اکابر و جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہما کے درمیان کسی قسم کا کوئی ذاتی اختلاف نہ تھا۔ بلکہ اختلاف رائے تھا کہ "قصاص عثمان" کس وقت لیا جائے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ پہلے بیعت مستحکم ہو جائے پھر قاتلین عثمان کی سرکوبی کی جائے گی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ پہلے قاتلین عثمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے پھر بیعت کی جائے تاکہ آئندہ خلیفۂ اسلام کے خلاف کسی کو ایسی جرأت نہ ہو۔ مگر کبھی کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح کے بیان کی آڑ میں اور کبھی کسی نے واقعۂ کربلا کے پس منظر کے پردوں میں چھپتے چھپاتے ہوئے سیدنا امیر معاویہ ؓ بن ابوسفیان ؓ پر اپنی زبان طعن دراز کی اور تحریراً و تقریراً یہ باور کرایا کہ سیدنا علی ؓ و سیدنا معاویہ ؓ کے مابین جو اختلاف تھا وہ خلافت کی وجہ سے تھا یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیدوار خلافت تھے۔ استغفر اللہ! حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ افراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعلیمات محمدیہ کے خلاف قطعاً کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتے لہٰذا

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں اپنی اپنی جگہ نیک نیت اور دینی جذبہ سے سرشار تھے۔ نزاع صرف اور صرف قصاص عثمان کے مسئلہ پر تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نہایت جلیل القدر اور عشرہ مبشرہ صحابی رسول ہیں۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سیدنا علی وسیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین اختلاف کے وقت بھی حیات تھے مگر آپؓ نے کسی کا ساتھ دیا نہ کسی کی مخالفت کی۔ آج ہمیں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے کہ سیدنا علی وسیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو مرتکب خطا نہ سمجھیں۔ ''البداية و النهاية'' میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے تحت، ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ما رأيت احدا بعد عثمان اقضىٰ بحق من صاحب هذا الباب يعني معاوية

''میں نے عثمانؓ کے بعد کوئی بھی اس دروازے والے یعنی معاویہؓ سے زیادہ حق پر مبنی فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا''

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

آسمان نبوت کے ایک اور روشن اور دمکتے ہوئے ستارے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ سے دین کا ایک بہت بڑا حصہ امت تک پہنچا ہے۔ ''تاریخ دمشق لابن عساکر'' میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے تحت، آں جناب رضی اللہ عنہ کا ایک قول ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے لائق بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عبقری صفت

شخصیت کے قائل ومعترف ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مارأيت احدا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اسود من معاوية

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر حکمران نہیں دیکھا''

اس پر کسی نے پوچھا کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیش رو خلفاء رضی اللہ عنہم بھی ان سے بہتر نہیں تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جوابا فرمایا سابقہ خلفاء رضی اللہ عنہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے مگر حکمرانی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہترین فرماں روا تھے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی پیارے صحابی اور چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بھی ہیں۔ (صحیح بخاری کے باب ذکر معاوية رضي الله عنه کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک فقہی مسئلہ میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی گئی تو انہوں نے فرمایا:

دعه فانه قد صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم

''انہیں چھوڑ و (انہیں کچھ نہ کہو) تحقیق وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں (ان پر اعتراض مت کرو)''

اسی باب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اصاب، انه فقيه یعنی انہوں نے صحیح کیا (انہوں نے جو کیا اپنے

علم وفقہ کی وجہ سے کیا) بے شک وہ فقیہ ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام ان روایت سے واضح ہے کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو انتہائی جید اور متبحر عالم دین اور فقیہ سمجھتے تھے۔ مزید یہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما امور امارت وخلافت میں بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذہانت وانتظام کے معترف تھے۔ ''الاصابة فی تمييز الصحابه'' میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ''صاحب کتاب'' نے آں جناب رضی اللہ عنہ کی شان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول ذکر کیا ہے:

مارأيت اخلق للملك من معاوية

''میں نے معاویہؓ سے بڑھ کر امارت وخلافت کے لائق کسی کو نہ پایا''

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما

''البداية و النهاية'' میں ذکر معاویہؓ کے تحت، ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے لوٹے تو کسی بد بخت مفسد نے آں موصوفؓ کے اس تاریخ ساز عمل پر اعتراض کیا تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لا تقل ذلك فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول: لا تذهب الايام و الليالى حتى يملك معاوية

''ایسا نہ کہو کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ دن رات کی گردش اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ ہو جائیں''

حالات وواقعات اور مستند حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت سے پوری امت مسلمہ خوش تھی کیوں کہ امت

مسلمہ ایک طویل مدت کے بعد ایک پرچم تلے اکٹھی ہوئی تھی۔ نیز ایک عرصہ سے رکا ہوا فتوحات اسلامیہ کا سلسلہ بھی پھر سے شروع ہوگیا۔ الغرض امت مسلمہ میں سے کوئی بھی حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے اس مدبرانہ فیصلہ پر معترض نہیں۔ ہاں! تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے مفسد اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور ان قاتلوں کے ہم نوا یعنی شیعوں کا ابتدائی طبقہ، جو کہ اپنے بچاؤ کے پیش نظر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں شامل رہے بعد ازاں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے، وہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے اس اقدام پر نالاں تھے اور انہوں نے ہی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے گستاخانہ زبان استعمال کی۔ جب کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اپنے اس فیصلہ پر پوری طرح مطمئن تھے کیوں کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر صمیم قلب سے یقین تھا۔ صرف اہل تشیع کو ہی امت مسلمہ کے اتحاد واتفاق اور اخوت و یگانگت پر تکلیف تھی۔ اسی لیے انہوں نے اس وقت بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر تبرا کیا۔ اس موقع پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اہل تشیع سے جو فرمایا وہ آج بھی ان کی مستند مذہبی کتب میں موجود ہے۔ اور یہ محض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کرامت ہے کہ ان کو نہ ماننے والوں کا مذہبی مواد بھی کسی حد تک حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدح وستائش کی گواہی دیتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بعد جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا گیا تو آں جنابؓ نے کیا فرمایا؟ ملاحظہ فرمائیے اہل تشیع کی معتبر کتاب ''احتجاج طبرسی'' کے اردو ترجمہ از اشفاق حسین، مطبوعہ ۲۰۰۹ء، ناشر ''ادارہ تحفظ حسینیت، لاہور، پاکستان'' جلد سوم، صفحہ ۴۴ کی ایک عبارت:

''امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: معاویہ میرے لیے ان لوگوں سے بہتر ہے وہ لوگ اپنے کو میرا شیعہ و پیروکار مانتے ہیں حالانکہ میرے قتل پر کمر بستہ ہیں اور میرے اموال وسامان کو تاراج کر رہے ہیں''

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے دینی و دنیاوی معاملات میں سنت کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ اور اگر کوئی بات خلاف سنت نظر آتی تو اس پر لوگوں کو ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے سمجھا دیا کرتے تھے۔ ارباب تحقیق کوسعی کرنے پر اس سلسلہ میں انتہائی مواد میسر آسکتا ہے۔ ان صفحات میں صرف اس طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہوگا۔ اسی تناظر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا ایک قول کتاب المناقب، مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں ہے:

عن ابی الدرداء قال: مارأيت احدا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم من امير كم هذا يعنى معاوية

"حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے تمہارے امیر یعنی معاویہؓ کے علاوہ کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز ادا کرتے نہیں دیکھا"

مقام غور و فکر ہے کہ جس شخص پر اپنے بیگانے بغیر سوچے سمجھے انگلی اٹھاتے ہیں اس کے پابند سنت اور صراط مستقیم پر کاربند ہونے کی گواہی تو اسی طبقہ کے حضرات یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دے رہے ہیں۔ اگر ایک شخص دینی معاملات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منحرف نہیں ہوتا تو وہ دنیاوی امور میں تربیت وارشادات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے صرف نظر کر سکتا ہے؟

☆

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک خطرناک تصور

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس و جنتی جماعت کے ان چند افراد رضی اللہ عنہم کی آراء سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات پر اعتراضات کی جو بوچھاڑ اپنے پرائے تحریری یا تقریری صورت میں کر گئے یا کر رہے ہیں، وہ سب بے بنیاد اور شیعیت زدہ ناقابل اعتماد تاریخ سے تمسک کا نتیجہ ہے۔ کاش! کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق قرآن اور مستند احادیث سے تمسک کرتے ہوئے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت مطہرہ پر کچھ کہا یا تحریر کیا جاتا تو آج کم از کم مسلمان کہلانے والے تو اس عظیم صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہ کرتے اور اس عظیم شخصیت کا نام نامی اسم گرامی لیتے ہوئے انہیں تأمل بھی نہ ہوتا۔

اس سے قبل عرض کیا گیا تھا کہ سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین اختلاف پر مزید گفتگو آئندہ کی جائے گی تو اس سلسلہ میں چند معروضات پیش خدمت ہیں۔ سب سے پہلے تو اس پر غور فرمایا جائے کہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے لائق اور بڑے فرزند امام وحدت اسلامی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے جس سال امام تدبر و سیاست سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی، اس سال کو عام الجماعۃ کا نام دیا گیا یعنی وہ سال جس میں مسلمانوں کے مابین اختلاف کا خاتمہ ہوا، امت مسلمہ پھر سے ایک علم تلے متحد ہوئی اور کفر کے خلاف جہاد کا جو سلسلہ جہاں منقطع ہوا تھا امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زیر خلافت و سیادت، وہیں سے دوبارہ اس عظیم فریضہ کا آغاز کیا گیا۔

صحیح بخاری میں کتاب المناقب کے باب علامات النبوۃ فی الاسلام میں

یہ حدیث مبارکہ درج ہے:

عن ابیؓ بکرۃ رضی اللہ عنہ، اخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم الحسن فصعد بہ علی المنبر فقال ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین

"حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بدولت مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا"

یہ حدیث مبارکہ کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ بخاری کے چار مختلف مقامات کے علاوہ سنن ابو داؤد، سنن الترمذی، سنن النسائی، مسند احمد، مسند البزار، صحیح ابن حبان، المعجم الکبیر للطبرانی میں بھی موجود ہے۔ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری (شرح بخاری) میں سیدنا حسن وسیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کی صلح کو اس حدیث کا مصداق قرار دیا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں دیگر مقامات کے علاوہ اس حدیث کو نبی علیہ السلام کی نبوت کی نشانیوں کے ذیل میں بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث مبارکہ سمیت ان تمام احادیث، جن میں کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہی قول نبوت موجود ہے، کے الفاظ پر غور کیا جائے تو انتہائی واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو جماعتوں کے مابین صلح کا ذکر فرمایا ہے وہ:

- ☆ دونوں جماعتیں مسلمانوں کی ہیں
- ☆ دونوں جماعتیں بڑی ہیں
- ☆ کسی جماعت کو کسی بھی طرح دوسری جماعت پر فوقیت نہیں دی گئی

- ☆ کسی بھی جماعت کو حق پر یا اقرب الی الحق یعنی حق کے زیادہ قریب نہیں کہا گیا
- ☆ کسی بھی جماعت کو اجتہادی خطاء کی حامل نہیں کہا گیا
- ☆ ہر لحاظ سے دونوں جماعتوں کو مساوی رکھا گیا

مگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین وقوع پذیر ہونے والے اختلاف کے متعلق کئی حضرات کا یہ خیال واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ خلیفۂ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اس وقت کے امیر شام یعنی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین پیش آنے والے اختلاف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطاء پر تھے نعوذ باللہ من ذالک! نیز یہ کہ ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کے درمیان یہ اختلاف اجتہادی نوعیت کا تھا جس میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطاء اجتہادی کا صدور ہوا۔ کئی اہل سنت حضرات نے بھی تقریری وتحریری طور پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سر یہی اجتہادی خطاء ڈالی ہے۔ اور اس کے خلاف یہ حضرات کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ نہ معلوم کیسے اس بات کو عقائد کا مسئلہ بنا کر عام افراد کے ذہن کو پراگندہ کرتے ہوئے انہیں اہل تشیع کی مشابہت کی جانب دھکیلا جا رہا ہے۔ اگر کوئی اس مزعومہ نظریہ کے خلاف کوئی بات تحریراً یا تقریراً کہہ دے تو اسے اہل سنت سے ہی خارج کر دینے کی بساط بچھالی جاتی ہے۔ اور محض لکیر کی فقیری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطاء اجتہادی کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "تهذيب التهذيب" کی جلد اول صفحہ ۹۴ میں رقم کرتے ہیں:

فالتشیع فی عرف المتقدمین ھو اعتقاد تفضیل علیؓ علی عثمانؓ و ان علیاً کان مصیبا فی حروبہ و ان مخالفہ مخطئ مع تقدیم الشیخین و تفضیلھما

''یعنی علماء متقدمین کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اعتقاد رکھنا شیعیت ہے اور یہ کہ شیخین یعنی حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کی فضیلت کے ساتھ اس امر کا اعتقاد رکھنا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی لڑائیوں میں حق پر تھے اور انؓ کے مخالفین خطاء پر تھے''

مقام حیرت و افسوس ہے کہ اپنے آپ کو اہل سنت کہلانے والے کئی حضرات اہل تشیع کی مثل عقیدہ بھی رکھتے ہیں اور پھر اس کا پرچار بھی کرتے ہیں۔ اگر کوئی اس پر معترض ہو تو اس کو ''خارجی'' کے لفظ سے مطعون بھی کیا جاتا ہے اور عوام کے قلوب میں اس کے خلاف نفرت پیدا کی جاتی ہے۔ ذہن میں رہے کہ خوارج سیدنا عثمان و سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کے مخالف تھے جو بعد ازاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھی خلاف ہو گئے۔ سرکار دوعالم، رحمت اللعالمین، امام الانبیاء، یعنی اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی جماعت کو مصیب یا مخطی نہیں فرماتے مگر اہل سنت کہلانے والے چند حضرات کیوں اس پر مُصر ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حق پر اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو مجتہد مخطی سمجھا اور کہا جائے؟ یا یہ نظریہ پیش کیا جائے کہ دونوں حضرات رضی اللہ عنہما حق پر تھے مگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ زیادہ حق پر تھے نسبتاً سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے۔ جب قرآن وسنت نے اس معاملہ میں کوئی فیصلہ نہیں دیا تو کسی اور کی کیا مجال کے وہ اس پر تبصرہ کرے؟ سیدنا علی و سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلاف کے وقت کئی صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تھے جنہوں نے کسی کا ساتھ نہ دیا اور اس معاملہ پر سکوت اختیار فرمایا۔ احد من عشرۃ مبشرۃ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فاتح ایران، بھی انہیں صحابہؓ کے طبقہ میں سے ہیں جو اس موقع پر غیر جانبدار رہے۔ صحابہؓ کے باہمی اختلافات میں اللہ و نبی علیہ السلام فیصلہ دے سکتے ہیں یا پھر

کوئی صحابیؓ ہی اس ضمن میں کوئی ارشاد فرمانے کے اہل ہیں۔ مگر ان کے بعد کوئی بھی صحابہؓ کے باہمی مسئلہ پر فیصلہ کرنے کا ہرگز اہل نہیں۔

مشاجرات صحابہؓ پر سکوت کرنا ہی ایمان و عمل اور دنیا و آخرت کی سلامتی اور خیریت و عافیت کا راستہ ہے۔ اس لیے سیدنا علی و سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلاف سمیت مشاجرات صحابہؓ کے کسی بھی پہلو پر رائے زنی سے اعراض ہی عین ایمان اور اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ واقعۂ صفین ہو یا واقعۂ جمل یہی مسلک صراط مستقیم کی طرف لے جانے والا ہے جبکہ اس کے برعکس کوئی نظریہ اپنا کر صحابہؓ پر اعتراض کرنا، ایمان کے لیے زہر قاتل ہے۔ صفین کے موقع پر جیسے سیدنا علی و سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں مخلص تھے کسی کا کوئی ذاتی مفاد نہ تھا دونوں بزرگ اللہ کی رضا کے لیے اپنا اپنا ایک نظریہ رکھتے تھے، دونوں میں سے کوئی بھی غلط یا مخطی نہیں تھا، بعینہٖ اہل بیت رسول، عفیفۂ کائنات، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مابین واقعۂ جمل کا پس منظر بھی یہی تھا کہ دونوں ہستیوں کا اختلاف محض قصاص عثمانؓ پر تھا اور کسی کا کوئی ذاتی عناد یا مفاد نہ تھا، اور یہ دونوں ماں بیٹا (سیدہ عائشہؓ و سیدنا علیؓ) بھی مبنی بر حق مؤقف رکھتے تھے، لہٰذا جیسے سیدنا علیؓ و سیدنا معاویہؓ کے باہمی اختلاف پر کوئی غیر صحابیؓ رائے زنی یا فیصلہ مسلط کرنے کا اہل نہیں بالکل اسی طرح سیدہ عائشہؓ اور سیدنا علیؓ کے درمیان بھی کسی کو ثالث بننے کا حق نہیں۔

نبی آخر الزماں سید الکونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور قرآنی صفات کے حامل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کا ایک ایک فرد جنتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابیؓ کی سیرت پر کسی بھی انداز میں انگلی اٹھانے والا کوئی عالم محقق یا ادیب و خطیب ان حضرات رضی اللہ عنہم کے ساتھ اللہ رب العزت کے وعدۂ جنت

کے ایفاء میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ مندرجہ بالا حوالہ کے مطابق عیاں ہے کہ متقدمین اہل سنت میں سے کسی کا اعتقاد ونظریہ ہرگز یہ نہ تھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خطاء اجتہادی کے مرتکب۔

جب راہ اعتدال سے ہٹ کر مشاجرات صحابہؓ پر رائے زنی کی جاتی ہے تو دشمنانِ صحابہؓ کو بھی توہین صحابہؓ کے مواقع ملتے ہیں اور دشمنانِ صحابہؓ یعنی شیعہ/رافضی، ناصبی (سیدنا علی وحسنین رضی اللہ عنہما وغیرہ کی توہین کا مرتکب طبقہ) اور خارجی ان سے فائدہ اٹھا کر صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبراء کرتے ہیں اور بطور دلیل انہی نام نہاد سنیوں کے حوالے پیش کرتے ہیں جنہوں نے صفین وجمل کے پس منظر میں حضرت عائشہ یا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما پر اعتراض کیے ہوں۔ روافض، خوارج اور نواصب کے بر عکس صرف اہل سنت والجماعت زاد اللہ شرفہ، ہی تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت ومودت کو ایمان مانتے ہیں اور کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ پر معترض نہیں ہوتے، یہ مسلک اہل سنت بھی ہے اور راہ اعتدال بھی۔

☆

محبت صحابہؓ

سیدنا علیؓ وسیدنا معاویہؓ دونوں نبی علیہ السلام کے انتہائی جلیل القدر اور ممتاز صحابہؓ میں سے ہیں۔ دونوں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بھی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بنات اربعہ صلوات اللہ علیہن میں سے سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کیا تو خود سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ سیدنا علی ومعاویہ رضی اللہ عنہما دونوں ہی آسمان نبوت کے روشن ستاروں یعنی صحابہ کرامؓ میں اہم مقام ومرتبہ کے حامل ہیں۔ دیگر تمام صحابہؓ کی طرح ان دو حضراتؓ کا احترام ومحبت بھی شعار اہل سنت میں سے ہے۔ حضرت سیدنا ابوبکرؓ، سیدنا عمرؓ، سیدنا عثمانؓ، سیدنا علیؓ، سیدنا حسنؓ، سیدنا معاویہؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین سمیت سیدنا ابوسفیانؓ، سیدنا یزیدؓ بن ابوسفیانؓ، سیدنا عمروؓ بن عاص، سیدنا مغیرہؓ بن شعبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین یقینی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ہیں اور نص قطعی کے لحاظ سے جنتی اور اللہ کی رضا کے حامل ہیں۔ ان سمیت کسی بھی صحابیؓ کے حق میں بدگمانی کرنا یا بغض رکھنا زیغ و ضلال اور سلب ایمان کی علامت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہراتؓ، امہات المؤمنین یعنی امت کی مائیں ہیں۔ مذکورہ بالا تمام صحابہؓ وصحابیاتؓ سمیت ہر ہر صحابیؓ کے جنتی ہونے کا عقیدہ ہی اسلام کے مطابق ہے اور یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں بیٹیوں سیدہ زینبؓ، سیدہ رقیہؓ، سیدہ ام کلثومؓ، سیدہ فاطمہؓ، تمام بیٹوں سیدنا ابراہیمؓ، سیدنا عبداللہؓ (طیب طاہر)، سیدنا قاسمؓ، تمام نواسوں یعنی سیدنا علیؓ بن ابوالعاصؓ، سیدنا عبداللہؓ

بن عثمانؓ، سیدنا حسنؓ بن علیؓ، سیدنا حسینؓ بن علیؓ، تمام نواسیوں سیدہ امامہؓ بنت زینبؓ، سیدہ ام کلثومؓ بنت فاطمہؓ، سیدہ زینبؓ بنت فاطمہؓ، سیدہ رقیہؓ بنت فاطمہؓ (بچپن میں وفات پائی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سمیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک صحابی سے محبت ومودّت رکھنا ایمان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ، تمام مسلمانوں کو صحیح معنیٰ میں تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت رکھنے اور ان مبارک ہستیوں کے نقش قدم پر چلنے والا بنا دے، امین۔

راقم کا یہ دعویٰ نہیں کہ اس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسلام اور اہل اسلام پر کیے گئے احسانات عظیمہ اور سیرت معاویہؓ کا حق ادا کر دیا ہے، مگر اتنا ضرور ہے کہ انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوانے کے مصداق، اپنے آپ کو اس صف میں ضرور شامل کر لیا ہے جس صف میں وہ مسلمان شامل ہیں جنہوں نے امام تدبر و سیاست، خطیب عرب، کاتب وحی، خلیفۂ راشد، خال المؤمنین، برادر نسبتیٔ رسالت، ہم زلف نبی، امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع میں تقریراً، تحریراً یا عملاً کوئی خدمت سرانجام دی ہے۔

☆

مَرْوِیاتِ مُعَاوِیَہ رض

حدیث ۱: یوم عاشور کا روزہ

عن حميد بن عبدالرحمن بن عوف، انه سمع معاوية بن ابى سفيان، يوم عاشوراء عام حج، و هو على المنبر يقول: يا اهل المدينة اين علماء كم؟ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: لهذا اليوم، هذا يوم عاشوراء ولم يكتب عليكم صيامه، و انا صائم، فمن شاء فليصم و من شاء فليفطر

(كتاب الصيام)

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے حج کے سال یوم عاشور پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو بر سر منبر ارشاد فرماتے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے اے اہل مدینہ! کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ یہ عاشور کا دن ہے اور اللہ نے تم پر اس (دن) کا روزہ فرض نہیں کیا جب کہ میں روزہ سے ہوں پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

حدیث ۲: عورتوں کا مصنوعی بال استعمال کرنا

عن حميد بن عبدالرحمن بن عوف، انه سمع معاوية بن ابى سفيان، عام حج، وهو على المنبر و تناول قصة من شعر كانت فى يد حرسى، يقول يا اهل المدينة! اين علماء كم؟ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذه، و يقول انما هلكت بنو اسرائيل حين اتخذ هذه نساؤهم

(الشعر)

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو حج کے سال برسر منبر یہ فرماتے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کی ایک چوٹی لے کر فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں گئے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے سنا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح کرنا شروع کیا (جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے اپنے بالوں میں مصنوعی بالوں کا استعمال کرنا شروع کیا تو اس وجہ سے وہ تباہ ہو گئے)۔

صحیح بخاری

حدیث ۳: منبر پر بیٹھے ہوئے اذان کا جواب

عن ابی امامة بن سهل بن حنيف، قال: سمعت معاوية بن ابی سفيان، و هو جالس على المنبر، اذن المؤذن، قال: الله اكبر الله اكبر، قال معاوية: الله اكبر الله اكبر، قال: اشهدان لا اله الاالله، فقال معاوية: وانا، فقال: اشهدان محمدا رسول الله، فقال معاوية: وانا، فلما ان قضى التأذين، قال: يا ايها الناس، انی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا المجلس، حين اذن المؤذن، يقول ما سمعتم منی من مقالتی

(باب يجيب الامام على المنبر اذا سمع النداء)

ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے کہ مؤذن نے اذان دی کہا اللـه اکبـر اللـه اکبر، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر، اس نے کہا اشهدان لا

الـه الااللـه، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور میں بھی (گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) پھر مؤذن نے کہا اشهدان محمدا رسول اللـه، تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور میں بھی (گواہی دیتا ہوں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) یہاں تک اس نے اذان پوری کی۔ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیٹھے ہوئے سنا جب مؤذن نے اذان دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کلمات ارشاد فرما رہے تھے، جو تم نے مجھ سے سنے۔

حدیث ۴: اللہ کی طرف سے بھلائی

عن حميد بن عبدالرحمن، انه سمع معاوية يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين، والله المعطی وانا القاسم، ولا تزال هذه الامة ظاهرين على من خالفهم حتى يأتی امر الله، وهم ظاهرون

(باب قول الله تعالى: فان لله خمسه و للرسول، انفال: 41)

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں اور اللہ ہی دینے والے ہیں جب کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور یہ امت اپنے مخالفین پر ہمیشہ غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے اور جب کہ وہ غالب ہی ہوں گے۔

حدیث ۵: ہر وقت اللہ کے حکم کو قائم کرنے والی جماعت

عن عمير بن هانی، انه سمع معاوية، يقول: سمعت النبی صلى الله عليه وسلم، يقول: لا يزال من امتی امة

قائمة بامر الله، لا يضرهم من خذلهم، ولا من خالفهم،
حتی یأتیهم امر الله و هم علی ذلك

(باب قبل باب فضائل اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم)

عمیر بن ہانی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا، فرما رہے تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت مسلسل اللہ کے حکم کو قائم کرنے والی ہو گی اس جماعت کو نہ کوئی رسوا کرنے والا نقصان پہنچائے گا نہ ان کا کوئی مخالف، یہاں تک کہ اللہ کا امر (قیامت) آ جائے اور وہ اسی حال میں رہیں گے۔

حدیث ۶: اہل کتاب سے پوچھنے کی ممانعت

"قول النبی صلی الله علیه وسلم لا تسألوا اهل الكتاب عن شئ" عن حمید بن عبدالرحمن، سمع معاویة، یحدث رهطا من قریش بالمدینة، و ذکر کعب الاحبار فقال: ان کان من اصدق هؤلاء المحدثین الذین یحدثون عن اهل الکتاب، وان کنا مع ذلك لنبلو علیه الکذب

(باب قول النبی صلی الله علیه وسلم لا تسألوا اهل الکتاب عن شئ)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھو" حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں قریش کی ایک جماعت سے یہ حدیث بیان کرتے سنا، انہوں نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگرچہ وہ ہم میں سے اہل کتاب کے حوالہ سے بیان کرنے والوں میں سے، سب سے سچے ہیں پھر

بھی ہم ان کی باتوں میں غلط باتیں پاتے ہیں۔

حدیث ۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹنا

عن ابن عباس عن معاویة رضی الله عنهم، قال: قصرت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمشقص

(کتاب الحج، باب الحلق و التقصیر عند الاحلال)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تیر کی پیکان/ بھال کے مدد سے کاٹے۔

حدیث ۸: عصر کے بعد نفل نماز نہیں

عن معاویة رضی الله عنه قال انکم لتصلون صلوة، لقد صحبنا النبی صلی الله علیه وسلم فما رأیناه یصلیها و لقد نهی عنهما یعنی الرکعتین بعد العصر

(کتاب المناقب، باب ذکر معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ تم لوگ وہ نماز ادا کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے مگر ہم نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے۔

حدیث ۹: شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی عورتیں

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر نساء رکبن الابل نساء قریش و قال الاخر صالح نساء قریش احناه علی ولد فی صغره

و ارعاه علی زوج فی ذات یده و یذکر 'عن معاویة
رضی الله عنه' و ابن عباس رضی الله عنهما، عن النبی
صلی الله علیه وسلم

(کتاب النفقات، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات یده و النفقة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں، جبکہ اس حدیث کے دوسرے راوی ابن طاؤس نے کہا کہ وہ قریش کی "نیک عورتیں" ہیں، جو کہ بچپن میں اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفیق اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔ یہ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائی ہے۔

صحیح مسلم

حدیث۱۰: جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا

عن عبدالله بن عامر الیحصبی، قال: سمعت معاویة، یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول: من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین و سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم، یقول: انما انا خازن، فمن اعطیته عن طیب نفس، فیبارك له فیه، و من اعطیته عن مسألة و شره، کان کالذی یأکل و لا یشبع

(باب نهی عن المسألة)

عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میں تو صرف خزانچی ہوں پس جس کو میں خوشی سے دوں تو اس کے لیے اس میں برکت ڈالی جاتی ہے اور جسے میں اس کے سوال اور حرص کی وجہ سے دوں تو وہ اس آدمی کی مانند ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

حدیث۱۱: لپٹ کر سوال کرنے کا نقصان

عن معاویة، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا تلحفوا فی المسألة، فوالله، لا یسألنی احد منکم شیئا، فتخرج له مسألته منی شیئا، و انا له کاره، فیبارك له فیما اعطیته

(باب نهی عن المسألة)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لپٹ کر سوال نہ کیا کرو اس لیے کہ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے اور اس کے سوال کی بناء پر وہ چیز میرے پاس سے نکلتی ہے اور میں اسے برا سمجھتا ہوں تو اس میں برکت کیوں کر ہو سکتی ہے؟

حدیث۱۲: مؤذن کی فضیلت

عن طلحة بن یحیی عن عمه قال کنت عند معاویة بن ابی سفیان فجاء ہ المؤذن یدعوه الی الصلوة فقال معاویة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامة

(کتاب الصلوة، باب فضل الاذان و هرب الشیطان)

طلحہ بن یحیٰی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں انہیں مؤذن نماز کے لیے بلانے آیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی یعنی کہ مؤذن سب سے سربلند ہوں گے۔

حدیث۱۳: لیلۃ القدر ۲۷ ویں رات ہے

عن معاویۃ بن ابی سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی لیلۃ القدر قال: لیلۃ القدر لیلۃ سبع و عشرین

(باب من قال سبع و عشرون)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر ۲۷ ویں رات ہے۔

حدیث۱۴: جانور پر ریشم اور چیتے کی کھال بچھا کر سواری کرنا

عن معاویۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:
لا ترکبوا الخز، ولا النمار (باب فی جلود النمور والسباع)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور پر ریشم اور چیتے کی کھال بچھا کر سواری سے منع فرمایا ہے۔

حدیث۱۵: کسی کی ٹوہ میں رہنے کی ممانعت

عن معاویۃ، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول: انک ان اتبعت عورات الناس، افسدتھم، او
کدت ان تفسدھم قال: یقول ابو الدرداء کلمۃ سمعھا
معاویۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفعہ اللہ بھا

(باب فی النھی عن التجسس)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے

سنا کہ بے شک اگر تو لوگوں کے رازوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں خراب کردے گا یا خراب کرنے کے قریب کردے گا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے انہیں نفع عطا فرمایا۔

حدیث۱۶: سفارش کا اجر

عن معاویۃ: اشفعوا تؤجروا فانی لارید الامر، فأؤخرہ
کیما تشفعوا فتوجروا، فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال: اشفعوا تؤجروا (باب فی الشفاعۃ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا بسا اوقات میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں پھر اسے مؤخر کر دیتا ہوں تاکہ تم سفارش کرو اور تمہیں اسے کا اجر ملے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔

حدیث۱۷: توبہ کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے

عن معاویۃ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول: لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ، ولا
تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا

(باب فی الھجرۃ ھل انقطعت؟)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہجرت ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ ختم ہو جائے اور توبہ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (قیامت آجائے)۔

سنن الترمذی

حدیث ۱۸: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی عمر

عن جریر بن عبداللہ عن معاویة بن ابی سفیان، انه قال: سمعته یخطب یقول: مات رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و هو ابن ثلاث و ستین، و ابو بکر، و عمر، و انا ثلاث و ستین

(باب فی سن النبی صلی اللہ علیه وسلم و ابن کم کان حین مات)

جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ کے دوران یہ فرماتے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ تریسٹھ سال کے تھے اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔

حدیث ۱۹: اللہ کے ذکر کی فضیلت

عن ابی سعید الخدری، قال: خرج معاویة الی المسجد فقال: ما یجلسکم؟ قالوا: جلسنا نذکر اللہ قال: آللہ ما اجلسکم الا ذاک؟ قالوا: واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال: اما انی لم استحلفکم تهمة لکم و ما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اقل حدیثا عنه منی، ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خرج علی حلقه من اصحابه فقال ما یجلسکم؟ قالوا: جلسنا نذکر اللہ و نحمده لما هدانا للاسلام و من علینا به، فقال: آللہ ما اجلسکم الا ذاک؟ قالوا: آللہ ما اجلسنا الا ذاک قال: اما انی لم استحلفکم لتهمة لکم، انه اتانی جبریل و اخبرنی ان اللہ یباهی بکم الملائکة

(ما جاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ عز و جل ما لهم من الفضل)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر کے لیے ہی بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور تم لوگ تو جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حلقہ کی طرف تشریف لائے اور ان سے بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں اس دولت سے نوازا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اسی لیے بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں جھوٹ کے گمان کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ جان لو کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے۔

حدیث ۲۰: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

عن ابی الطفیل قال: کنت مع ابن عباس، و معاویة لا یمر برکن الا استلمه فقال له ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لم یکن یستلم الا الحجر الاسود و الرکن الیمانی، فقال معاویة: لیس شئ من البیت مهجورا

(باب ما جاء فی الستلام الحجر و الرکن الیمانی دون ما سواهما)

ابو طفیل سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تمام ارکان بیت اللہ شریف کا استلام فرمایا۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرمایا ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا کہ بیت اللہ شریف میں سے کوئی شے متروک نہیں ہے۔

سنن النسائی

حدیث۲۱: عورتوں کا اپنے بالوں میں دوسرے بالوں کا استعمال

عن سعید المقبری قال رأیت معاویة ابن ابی سفیان علی المنبر و معه فی یده کبة من کبب النساء من شعر فقال ما بال المسلمات یصنعن مثل هذا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایما امرأة زادت فی رأسها شعرا لیس منه فانه زور تزید فیه

(وصل الشعر بالخرق)

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے منبر پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان کے ہاتھ میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کیا حالت ہے مسلمان عورتوں کی کہ وہ اس قسم کا کام کرتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو عورت اپنے سر میں ان بالوں سے اضافہ کرتی ہے، جو اس کے اپنے نہیں تو یہ جھوٹ (غلط) ہے۔

حدیث۲۲: لباس میں سونے کا استعمال اور درندوں کی کھالیں

عن معاویة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس الذهب الا مقطعا و عن رکوب المیاثر

(تحریم الذهب علی الرجال)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لباس میں سونے کے استعمال سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ کٹا (باریک) ہوا ہو اور درندوں کی کھالیں (اور ان سے بنی گدی/زین) جانور پر بچھا کر سوار ہونے سے بھی روکا ہے۔

حدیث۲۳: مصنوعی بالوں کے استعمال کی ممانعت

عن سعید بن المسیب ان معاویة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الزور (وصل الشعر بالخرق)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے کی ممانعت فرمائی ہے (دوسرے بال لے کر اس کی چوٹی بنا کر اس کو اپنے بالوں میں ملانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے)

سنن ابن ماجه

حدیث۲۴: باجماعت نماز میں امام کی اقتداء

عن معاویة بن ابی سفیان، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا تبادرونی بالرکوع، ولا بالسجود، فمهما اسبقکم به اذا رکعت تدرکونی به اذا رفعت، و مهما اسبقکم به اذا سجدت تدرکونی به اذا رفعت، انی قد بدنت

(باب النهی ان یسبق الامام بالرکوع و السجود)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے پہلے رکوع و سجود میں نہ جاؤ اس لیے کہ اگر میں رکوع میں تم سے پہلے چلا گیا تو جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا تو تم مجھے رکوع میں پا چکے ہو گے اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو جب میں سجدہ سے اٹھوں گا تو تم مجھے سجدہ میں پا چکے ہو گے۔ میرا بدن ذرا بھاری ہو گیا ہے۔

حدیث۲۵: نیک اعمال کی مثال

حدثنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر حدثنی ابو عبد قال سمعت معاویة بن ابی سفیان یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما الاعمال کالوعاء اذا طاب اسفله طاب اعلاه و اذا فسد اسفله فسد اعلاه

(کتاب الزھد، باب التوقی علی العمل)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ نیک اعمال کی مثال برتن جیسی ہے، جب برتن نیچے سے اچھا ہوتو اوپر سے بھی اچھا ہوگا اور اگر نیچے سے خراب ہوتو اوپر سے بھی خراب ہوگا۔

مسند احمد

حدیث۲۶: یہودیوں کا طریقہ

عن سعید بن المسیب، قال :قدم معاویة المدینة، فخطبنا، و اخرج کبة من شعر، فقال :ما کنت اری ان احدا یفعله الا الیهود، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بلغه فسماه الزور او زیر

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، جس میں بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ میں نے تو یہودیوں کے علاوہ کسی کو بھی ایسے کرتے نہیں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بات معلوم ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ''جھوٹ'' کا نام دیا تھا۔ (یہودی عورتیں اس طرح کے بالوں کے گچھوں سے اپنے بالوں میں اضافہ ظاہر کرتی تھیں)

حدیث۲۷: دین میں سمجھ، اللہ کی طرف سے بھلائی ہے

عن معاویة بن ابی سفیان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله عز و جل بعبد خیرا یفقهه فی الدین

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ عزوجل بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں۔

حدیث۲۸: سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے سوالات

عن ابی شیخ الهنائی، قال: کنت فی ملا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عند معاویة، فقال معاویة :انشدکم الله، اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس الحریر؟ قالوا :اللهم نعم، قال: وانا اشهد، قال :انشدکم الله، اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس الذهب الا مقطعا؟ قالوا :اللهم نعم، قال: وانا اشهد، قال :انشدکم الله، اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن رکوب النمور؟ قالوا :اللهم نعم، قال :وانا اشهد، قال :انشدکم الله، اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الشرب فی انیة الفضة؟ قالوا :اللهم نعم، قال :وانا اشهد، قال :انشدکم الله، اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن جمع بین حج و عمرة؟ قالوا :اما هذا، فلا، قال :اما انها معهن

ابوشیخ ہنائی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم

دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواباً فرمایا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لباس میں سونا استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ کٹا ہوا (معمولی سا) ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ایک سفر میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ بات ہم نہیں جانتے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات بھی ان باتوں کے ساتھ ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے)۔

حدیث ۲۹: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھانا

حدثنا علی بن بحر، قال حدثنا الولید یعنی ابن مسلم، قال: حدثنا عبدالله بن العلاء، انه سمع یزید یعنی ابن ابی مالك و ابا الازهر، یحدثان عن وضوء معاویة، قال یریهم وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم فتوضأ ثلاثا ثلاثا و غسل رجلیه بغیر عدد

عبداللہ بن علاء نے یزید بن ابو مالک اور ابوالازہر سے سنا کہ وہ دونوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے وضو کے بارے میں بیان کر رہے تھے۔ کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھایا پس ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور پاؤں بغیر کسی شمار کے دھوئے۔

حدیث ۳۰: اپنے احترام میں کسی کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا

عن ابی مجلز، ان معاویة دخل بیتا فیه ابن عامر و ابن الزبیر، فقام ابن عامر و جلس ابن الزبیر، فقال معاویة: اجلس فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من سره ان یمثل له العباد قیاما، فلیتبوا بیتا فی النار

ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عامر کے ہاں گئے، ابن عامر تو ان کے ساتھ احترام میں کھڑے ہو گئے لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ بندے اس کے سامنے کھڑے رہیں، اسے آگ میں اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہیے۔

حدیث ۳۱: شرابی کو چوتھی دفعہ شراب پینے پر قتل کرنے کا حکم

عن معاویة، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من شرب الخمر فاجلدوه، فان عاد فاجلدوه، فان عاد الرابعة فاقتلوه

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شراب پیے تو اسے کوڑے مارو، اگر پھر پیے تو پھر کوڑے مارو، یہاں تک کہ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو اسے قتل کر دو۔

حدیث۳۲: ایک فقہی مسئلہ

عن ابن اسحاق حدثنا يحيى بن عباد بن عبدالله بن الزبير عن ابيه عباد قال: لما قدم علينا معاوية حاجا قدمنا معه مكة، قال: فصلى بنا الظهر ركعتين ثم انصرف الى دار الندوة قال: و كان عثمان حين اتم الصلوة، اذا قدم مكة صلى بها الظهر و العصر و العشاء الاخرة اربعا اربعا فاذا خرج الى منى و عرفات قصر الصلوة فاذا فرغ من الحج و اقام بمنى اتم الصلوة حتى يخرج من مكة فلما صلى بنا معاوية الظهر ركعتين نهض اليه مروان بن الحكم و عمرو بن عثمان فقالا له ماعاب احد ابن عمك باقبح ما عبته به فقال لهما و ما ذاك قال فقالا له الم تعلم انه اتم الصلوة بمكة، قال فقال لهما: ويحكما، و هل كان غير ما صنعت؟ قد صليتهما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم و مع ابى بكر و عمر رضى الله عنهما قالا: فان ابن عمك قد كان اتمها و ان خلافك اياه له عيب، قال: فخرج معاوية الى العصر فصلاها بنا اربعا

عباد کہتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں حج کے لیے آئے تو ہم بھی ان کے ساتھ مکہ مکرمہ آ گئے، انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور دار الندوہ میں چلے گئے، جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس وقت سے نماز میں اتمام شروع کیا تھا، وہ جب بھی مکہ آتے تو ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعات ہی پڑھتے تھے، منیٰ اور عرفات میں قصر پڑھتے اور جب حج سے فارغ ہو کر منیٰ میں ٹھہر جاتے تو مکہ سے جانے تک پوری نماز پڑھتے۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں تو مروان بن حکم اور

عمرو بن عثمان کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ آپ نے اپنے چچازاد بھائی (حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ آپس میں چچازاد بھائی تھے) کے لیے جو کیا ہے ویسا تو کسی نے نہ کیا؟ انہوں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو دونوں نے کہا کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مکمل نماز پڑھتے تھے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس! میں سمجھا کہ پتہ نہیں میں نے ایسا کون سا کام کر دیا ہے؟ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں، ان دونوں نے کہا کہ آپ کے چچازاد نے تو مکمل چار رکعات ہی پڑھی ہیں، آپ کا ان کے برعکس کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب عصر پڑھانے آئے تو چار رکعات ہی پڑھائیں۔

حدیث۳۳: نبی علیہ السلام کا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے پیار

عن معاوية، قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمص لسانه او قال: شفته، يعنى الحسن بن على صلوات الله عليه و انه لن يعذب لسان او شفتان مصهما رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹ چوستے ہوئے دیکھا ہے، اور اس زبان یا اُن ہونٹوں کو ہرگز عذاب نہیں ہوگا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوسا ہو۔

حدیث۳۴: مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا

حدثنا يزيد بن الاصم، قال: سمعت معاوية بن ابى سفيان، ذكر حديثا رواه عن النبى صلى الله عليه وسلم لم اسمعه روى عن النبى صلى الله عليه وسلم حديثا غيره، ان النبى

صلی اللہ علیہ وسلم قال: من یرد اللہ بہ خیرا یفقهه فی
الدین، ولا تزال عصابة من المسلمین، یقاتلون علی الحق
ظاهرین علی من ناوأهم الی یوم القیامة

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بہت کم کوئی حدیث بتایا کرتے تھے، البتہ یہ حدیث میں نے ان سے سنی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور مسلمانوں کا ایک طبقہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا، یہ لوگ قیامت تک اپنی مخالفت کرنے والوں پر غالب رہیں گے۔

حدیث ۳۵: دنیا امتحان کی جگہ

حدثنا علی بن اسحاق اخبرنا عبداللہ بن المبارك قال
اخبرنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر قال حدثنی ابو عبد
ربه قال سمعت معاویة یقول علی هذا المنبر سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ما بقی من الدنیا
بلاء و فتنةٌ و انما مثل عمل احدکم کمثل الوعاء اذا
طاب اعلاه طاب اسفله و اذا خبث اعلاه خبث اسفله

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک روز منبر پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ دنیا میں صرف امتحانات اور آزمائشیں ہی رہ گئی ہیں، اور تمہارے اعمال کی مثال برتن کی سی ہے کہ اگر اس کے اوپر کے حصہ میں اچھی شے ہو تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ اس کے نچلے حصہ میں بھی اچھی شے ہے اور اگر اوپر کے حصہ میں گندی شے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ نچلے حصہ میں بھی گندی شے ہے۔

حدیث ۳۶: دوران اذان

حدثنا یعلی و یزید بن هارون قالا حدثنا مجمع بن یحیی
الانصاری قال کنت الی جنب ابی امامة بن سهل و هو
مستقبل المؤذن و کبر المؤذن اثنتین، فکبر ابو امامة
اثنتین، و شهد ان لا اله الا اللہ اثنتین، فشهد ابو امامة
اثنتین، و شهد المؤذن ان محمدا رسول اللہ اثنتین، و
شهد ابو امامة اثنتین، ثم التفت الی فقال هکذا حدثنی
معاویه بن ابو سفیان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجمع بن یحییٰ انصاری کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ابوامامہ بن سہل کے پہلو میں تھا اور وہ مؤذن کے سامنے تھے مؤذن نے دوبار اللہ اکبر کہا تو ابوامامہ نے بھی دوبار اللہ اکبر کہا، مؤذن نے دوبار اشهد ان لا اله الا اللہ کہا تو ابوامامہ نے بھی دومرتبہ اشهد ان لا اله الا اللہ کہا اور جب مؤذن نے دوبار اشهد ان محمدا رسول اللہ کہا تو ابوامامہ نے بھی دوبار اشهد ان محمدا رسول اللہ کہا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے مجھ سے ایسے حدیث بیان کی ہے۔

حدیث ۳۷: جسے اللہ دے اس سے کوئی روک نہیں سکتا

عن محمد بن کعب القرظی، قال: قال معاویة علی
المنبر: اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت،
ولا ینفع ذا الجد منك الجد، من یرد اللہ به خیرا
یفقهه فی الدین، سمعت هؤلاء الکلمات من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی هذا المنبر

محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ منبر پر یہ فرمایا اے اللہ! جسے آپ دیں، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے آپ روک

لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطاء فرمادیتا ہے، میں نے یہ کلمات اسی منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہیں۔

حدیث ۳۸: حکومت قریش میں رہے گی

عن محمد بن جبیر بن مطعم قال معاویة: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ان هذا الامر فی قریش، لا ینازعهم احد الا اکبه الله علی وجهه، ما اقاموا الدین

محمد بن جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تک قریش کے لوگ دین پر قائم رہیں گے یہ حکومت قریش میں ہی رہے گی، اس معاملے میں ان سے جو بھی جھگڑا کرے گا اللہ اسے اوندھے منہ گرا دے گا۔

حدیث ۳۹: امارت وخلافت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نبوی بشارت

حدثنا روح قال: حدثنا ابو امیة عمرو بن یحیی بن سعید قال: سمعت جدی یحدث ان معاویة اخذ الاداوة بعد ابی هریرة یتبع رسول الله صلی الله علیه وسلم بها، و اشتکیٰ ابو هریرة فبینا هو یوضئ رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع رأسه الیه مرة اور مرتین و هو یتوضأ فقال: یا معاویة! ان ولیت امراً فاتق الله عز و جل و اعدل، قال فما زلت اظن انی مبتلی بعمل لقول النبی صلی الله علیه وسلم حتی ابتلیت

ابوامیہ عمرو بن یحیی بن سعید اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا کرتے تھے، ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو ان کی جگہ حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے وضو کے پانی کا مشکیزہ اٹھالیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل دیے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرانے لگے۔ وضو کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ! اگر آپ کو امارت وخلافت ملے تو اللہ عز وجل سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پس مجھے خیال رہنے لگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مجھے ضرور اس کام میں مبتلا ہونا پڑے گا یہاں تک کہ میں اس آزمائش میں داخل ہوا۔

حدیث ۴۰: اذان کا جواب

عن معاویة، ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یتشهد مع المؤذنین

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موذن کے ساتھ گواہی (اذان کا جواب) دیا کرتے تھے۔

حدیث ۴۱: سات چیزیں

عن عبدالله بن دینار و غیره عن ابی حریز مولی معاویة قال: خطب الناس معاویة بحمص فذکر فی خطبته: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم سبعة اشیاء و انی ابلغکم ذلك و انهاکم عنه منهن: النوح، والشعر، والتصاویر، و التبرج، و جلود السباع، و الذهب، و الحریر

عبداللہ بن دینار وغیرہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابوحریز سے روایت کرتے ہیں کہ علاقہ حمص میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں ذکر

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزیں حرام قرار دی ہیں اور وہ میں آپ لوگوں تک پہنچا رہا ہوں اور آپ کو ان سے منع کرتا ہوں نوحہ، شعر، تصاویر، بے پردگی (عورتوں کا غیر لوگوں کے سامنے آنا)، درندوں کی کھالیں، سونا (مردوں کے لیے) اور ریشم (مردوں کے لیے)۔

حدیث ۴۲: مصنوعی بالوں کے استعمال پر عذاب

عن حمید بن عبدالرحمن انه رأى معاوية، يخطب على المنبر و في يده قصة من شعر، قال: فسمعته يقول: اين علماؤكم يا اهل المدينة؟ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذه، و قال: انما عذب بنو اسرائيل حين اتخذت هذه نساؤهم

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہاتھوں میں بالوں کا گچھا لیے منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اسی وقت عذاب دیا گیا جب ان کی عورتوں نے اس کو مشغلہ بنالیا۔

حدیث ۴۳: سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن عطية بن قيس الكلابى، ان معاوية بن ابى سفيان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان العينين وكاء السه فاذا نامت العينان استطلق الوكاء

عطیہ بن قیس الکلابی روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے شک آنکھیں مقعد کے لیے پہرا ہیں (یعنی

بیداری کی حالت میں اگر ریح خارج ہو تو علم ہو جاتا ہے) پس جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو پہرا ختم ہو جاتا ہے (پتہ نہیں چلتا کہ ریح خارج ہوئی یا نہیں)۔

حدیث ۴۴: یوم عاشور کا روزہ فرض نہیں

حميد بن عبدالرحمٰن بن عوف انه سمع معاوية، يخطب بالمدينة، يقول: يا اهل المدينة، اين علماؤ كم؟ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: هذا يوم عاشور، و لم يفرض علينا صيامه، فمن شاء منكم ان يصوم فليصم، فانى صائم فصام الناس

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں خطبہ کے دوران یہ فرماتے سنا کہ اے اہل مدینہ! کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے یہ عاشور کا دن ہے، اس کا روزہ رکھنا ہم پر فرض نہیں ہے، لہٰذا تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے، اور میں تو روزہ سے ہوں۔ اس پر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

حدیث ۴۵: عمریٰ

عن محمد بن على ابن الحنفية عن معاوية بن ابى سفيان، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: العمرى جائزة لاهلها

محمد بن علی ابن الحنفیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عمریٰ (جو شے کسی کو ہمیشہ کے لیے دے دی جائے) اپنے گھر والوں کے لیے جائز ہے۔

حدیث ۴۶: نماز جمعہ کے بعد کوئی بات کیے یا جگہ تبدیل کیے بغیر نماز نہ پڑھو

حدثنا عبدالرزاق، و ابن بکر، قالا :اخبرنا ابن حریج،
قال :اخبرنی عمر بن عطاء بن ابی الخوار، ان نافع بن
جبیر ارسله الی السائب بن یزید، ابن اخت نمر یسأله
عن شئ راه منه معاویة فی الصلوة، فقال :نعم، صلیت
معه الجمعة فی المقصورة، فلما سلم قمت فی
مقامی ،فصلیت، فلما دخل ارسل الی، فقال لا تعد لما
فعلت اذاصلیت الحمعة، فلا تصلها بصلوة حتی تتکلم
او تخرج، فان نبی الله صلی الله علیه و سلمامر
بذلك، لا توصل صلوة بصلوة حتی تخرج او تتکلم

عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نافع بن جبیر نے انہیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید کے پاس بھیجا کہ ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نماز کے بارے پوچھو تو انہوں نے کہا ہاں! میں نے ایک دفعہ ان کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ پڑھا تھا، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب اندر تشریف لے گئے تو مجھے بلوا کر فرمایا کہ جیسے ابھی کیا ہے دوبارہ ایسے مت کرنا، جب تم نماز جمعہ پڑھو تو اس کے بعد فوراً ہی دوسری نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ کوئی بات کرلو یا وہاں سے ہٹ جاؤ کیوں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ کسی نماز کے بعد فوراً ہی دوسری نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ کوئی بات نہ کرلو یا اس جگہ سے ہٹ نہ جاؤ۔

حدیث ۴۷: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تراشے

عن ابن عباس عن معاویة قال: قصرت عن رأس رسول
الله صلی الله علیه وسلم عند المروة

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مروہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے بال تراشے۔

حدیث ۴۸: مردوں کے لیے سونا پہننے اور ریشمی لباس کی ممانعت

حدثنا عمر بن سعید قال :احبرنی علی بن عبدالله بن
علی اخبرنی ابی انه سمع معاویة یخطب فی ظل الکعبة
و هو یقول :نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
حلی الذهب و لبس الحریر

عمر بن سعید نے بتایا کہ مجھے علی بن عبداللہ بن علی نے خبر دی کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کعبہ شریف کے سائے میں خطبہ دیتے سنا اور وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) سونا پہننے اور ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث ۴۹: اللہ کے سامنے کسی کی عزت اسے نفع نہیں دے سکتی

حدثنا محمد بن فضیل قال حدثنا عثمان بن حکیم قال
سمعت محمد بن کعب القرظی قال سمعت معاویة
یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا
انصرف من الصلوة اللهم لا مانع لما اعطیت و لا معطی
لما منعت و لا ینفع ذا الجد منك الجد

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ فرماتے سنا اے اللہ! جسے تو دے، اس سے کوئی روکنے والا نہیں۔ جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور تیرے سامنے صاحب عزت کو اس کی عزت نفع نہیں دے سکتی۔

حدیث۵۰: قریش کی فضیلت

حدثنا عبدالله بن مبشر مولی ام حبیبة عن زید بن ابی عتاب عن معاویة، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس تبع لقریش فی هذا الامر خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا، والله لو لا ان تبطر قریش لاخبرتها ما لخیارها عند الله عز و جل

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ بن مبشر، زید بن ابوعتاب سے اور زید بن ابوعتاب، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگ اس بات (امارت) میں قریش کے تابع ہیں ان میں سے جو لوگ قبل از اسلام بہترین تھے وہ جب شرعی احکام سیکھ لیں، تو قبول اسلام کے بعد بھی بہترین ہیں۔ واللہ! اگر قریش فخر میں مبتلا نہ ہو جاتے تو میں انہیں باخبر کر دیتا کہ اللہ عزوجل کے ہاں ان کے بہترین لوگوں کا کیا مقام ہے؟

حدیث۵۱: قریشی خواتین کی فضیلت

حدثنا عبدالله بن مبشر مولی ام حبیبة عن زید بن ابی عتاب عن معاویة، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: اللهم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذا الجد منك الجدُ من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین و خیر نسوة رکبن الابل صالح نساء قریش، ارعاه علی زوج فی ذات یده، و احناه علی ولد فی صغره

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ بن مبشر، زید بن ابوعتاب سے اور زید بن ابوعتاب، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے اے اللہ! جو تو عطا کرے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روک لے وہ عطاء کرنے والا کوئی نہیں اور کسی صاحب عزت و دولت کو اس کی عزت و دولت تیرے سامنے نفع نہیں دے سکتی، جس سے اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کرتا ہے اور اونٹ پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو اپنی ذات میں شوہر کی سب سے زیادہ محافظ ہوتی ہیں اور بچپن میں اپنے بچے پر انتہائی مہربان۔

حدیث۵۲: شرابی کی سزا

عن معاویه بن ابی سفیان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی شارب الخمر: اذا شرب الخمر فاجلدوه، ثم اذا شرب فاجلدوه، ثم اذا شرب الثلثة فاجلدوه، ثم اذا شرب الرابعة فاضربوا عنقه

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کے متعلق فرمایا کہ جب کوئی شراب پیے تو اسے کوڑے مارو، پھر پیے تو پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیے تو پھر کوڑے مارو اور جب چوتھی مرتبہ پیے تو اس کی گردن ماردو۔

حدیث۵۳: حسن نیت سے جو ملے وہ بابرکت ہے

عن معاویة بن ابی سفیان، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: انما انا مبلغ و الله یهدی، و قاسم و الله یعطی، فمن بلغه منی شئ بحسن رغبة و حسن هدی، فان ذلك الذی یبارك له فیه، و من بلغه منی شئ بسوء رغبة و سوء هدی، فذلك الذی یأکل ولا یشبع

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو پہنچانے والا ہوں اور ہدایت دینے والا تو اللہ ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ عطا کرنے والا تو اللہ ہے۔ پس اچھی رغبت اور اچھی ہدایت کے ساتھ جسے مجھ سے

کوئی شے پہنچے تو بے شک اس کے لیے اس شے میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جسے بری رغبت اور بری ہدایت سے مجھ سے کوئی چیز پہنچے تو وہ ایسا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

حدیث۵۴: افتراق امت

عن ابی عامر عبداللہ بن لحی قال: حججنا مع معاویة بن ابی سفیان، فلما قدمنا مکة قام حین صلی صلوة الظهر، فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان اهل الکتابین افترقوا فی دینهم علی ثنتین و سبعین ملة، و ان هذه الامة ستفترق علی ثلاث و سبعین ملة یعنی الاهواء کلها فی النار الا واحدة و هی الجماعة و انه سیخرج فی امتی قوام تجاری بهم تلك الاهواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله والله یا معشر العرب لئن لم تقوموا بما جاء به نبیکم صلی الله علیه وسلم لغیرکم من الناس احری ان لا یقوم به

ابو عامر عبداللہ بن لحی سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو وہ ظہر کی نماز کے بعد کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنا دین بہتر گروہوں میں تقسیم کیا جبکہ یہ امت تہتر گروہوں میں تقسیم ہوجائے گی یعنی راہ حق سے ہٹ جائے گی، یہ سب گروہ جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ اور وہ ایک گروہ سب سے بڑی جماعت ہے، اور میری امت میں کچھ ایسے طبقات بھی آئیں گے جن پر گمراہی اس طرح غالب آجائے گی جیسے باؤلا کتا کسی پر چڑھ دوڑتا ہے اور اس شخص کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہیں رہتا جس میں زہر سرایت نہ کر جائے، اللہ کی قسم اے گروہ عرب اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر قائم نہ رہے تو دوسرے لوگ تو بطریق اولیٰ اس پر نہ رہیں گے۔

حدیث۵۵: جاہلیت کی موت

عن معاویة، قال: رسول الله صلی الله علیه وسلم: من مات بغیر امام مات میتة جاهلیة

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام (اسلامی حکمران کی بیعت) کے بغیر فوت ہوجاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

حدیث۵۶: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حاجت مند کو جو دیا، وہ بابرکت ہے

عن معاویة، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لا تلحفوا فی المسئلة فوالله لا یسئلنی احد شیئا فتخرج له مسئلته فیبارك له فیه

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ چمٹ کر سوال نہ کیا کرو واللہ! مجھ سے جو بھی سوال کرے گا اور اسے حاجت نے سوال پر مجبور کیا ہوگا تو میں اسے جو دوں گا اس میں اسے برکت دی جائے گی۔

حدیث۵۷: اذان کے جواب کا نبوی طریقہ

حدثنا یحیی، عن محمد بن عمرو، قال: حدثنی ابی، عن جدی، قال: کنا عند معاویة، فقال المؤذن: الله اکبر، الله اکبر، فقال معاویة: الله اکبر الله اکبر فقال: اشهد ان لا اله الا الله، فقال: اشهد ان لا اله الاالله، فقال: اشهد ان محمدا رسول الله، فقال: اشهد ان محمدا رسول الله، فقال حی علی الصلوة، فقال: لا حول ولا قوة الا بالله، فقال: حی علی الفلاح، فقال: لا حول ولا قوة الا بالله،

فقال: الله اکبر الله اکبر، فقال: الله اکبر الله اکبر، فقال
لا اله الا الله، قال: لا اله الا الله، قال: هکذا کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول او نبیکم اذا أذن المؤذن

یحییٰ نے محمد بن عمرو سے روایت کیا، ان سے ان کے والد نے اپنے والد سے کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ مؤذن نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر، اللہ اکبر فرمایا پس مؤذن نے اشهدان لا اله الاالله کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشهدان لا اله الاالله فرمایا، اس نے کہا اشهد ان محمدا رسول الله تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشهد ان محمدا رسول الله فرمایا، اس نے حی علی الصلوة کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوة الا بالله فرمایا، مؤذن نے کہا حی علی الفلاح تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوة الا بالله فرمایا، جب اس نے الله اکبر، الله کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی الله اکبر، الله فرمایا، جب اس نے لا اله الاالله کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی لا اله الاالله فرمایا، اور فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی فرمایا کرتے تھے۔

حدیث۵۸: حالت کفر میں موت کا وبال

عن ابی ادریس قال سمعت معاویة و کان قلیل الحدیث
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم و هو یقول کل ذنب عسی الله عن
یغفره الا الرجل یموت کافرا اور الرجل یقتل مؤمنا متعمدا

ابوادریس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کرتے تھے، فرماتے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرما دے گا، سوائے اس شخص کے کہ جو حالت کفر میں مرجائے یا وہ شخص دیدہ دانستہ کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے۔

حدیث۵۹: مؤمن کی مصیبت اس کے گناہ مٹاتی ہے

عن معاویة، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول: ما من شیء یصیب المؤمن فی جسده یؤ
ذیه، الا کفر الله عنه به من سیئاته

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی اذیت دینے والی شے مؤمن کے بدن میں نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ اس (تکلیف) کے ذریعہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حدیث۶۰: کسی کے منہ پر اس کی تعریف کی ممانعت

عن معبد الجهنی، قال، سمعت معایة و کان قلیل الحدیث
عن النبی صلی الله علیه وسلم و کان قلما خطب الا ذکر
هذا الحدیث فی خطبته سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول: ان هذا المال حلو خضر، فمن اخذه بحقه،
بارك الله عز و جل له فیه، و من یرد الله به خیرا یفقهه فی
الدین و ایا کم و المدح فانه الذبح

معبد جہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم کوئی حدیث بیان کرتے سنا مگر یہ حدیث وہ اپنے خطبہ میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ مال بہت شیریں اور سرسبز ہوتا ہے پس جو اسے حق سے لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیوں کہ یہ اس کو ذبح کرنا ہے۔

حدیث ۶۱: دیدہ دانستہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ منسوب کرنے والا جہنمی ہے

عن معاوية بن ابی سفيان، عن النبی صلى الله عليه وسلم
قال: من كذب علی متعمداً فليتبوا مقعده من النار

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔

حدیث ۶۲: دینے والا اللہ ہے

عن عبدالله بن عامر اليحصبی، قال بسمعت معاوية بن ابی
سفيان، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول: انما انا خازن، و انما يعطی الله عز و جل، فمن اعطيته
عطاء بطيب نفس، فانه يبارك له فيه، و من اعطيته عطاء
بشره نفس و شره مسئلة، فهو كالذی يأكل ولا يشبع

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میں تو فقط خازن ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے اس لیے میں جسے خوش دلی سے کچھ دوں تو اس میں اس کے لیے برکت دی جاتی ہے اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لیے یا اس کے سوال میں اصرار کے باعث کچھ دوں تو وہ ایسا ہے کہ جو کھاتا رہے اور سیر نہ ہو۔

حدیث ۶۳: عورتوں کا بالوں میں اضافہ کرنا

عن معاوية، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:
ايما امراة ادخلت فی شعرها من شعر غيرها، فانما تدخله زورا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے بالوں میں کسی غیر کے بال داخل کرتی ہے وہ اسے جھوٹ کے طور پر داخل کرتی ہے۔

حدیث ۶۴: سونے اور ریشم کی ممانعت

حدثنا عبدالله بن الحارث، قال: حدثنی عمر بن سعيد
بن ابی حسين، ان علی بن عبدالله بن علی العدوی،
اخبره، ان اباه اخبره، قال، سمعت معاوية، علی المنبر
بمكة يقول: نهی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
لبس الذهب و الحرير

عبداللہ بن علی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے منبر مکہ پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لباس میں سونا اور ریشم استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث ۶۵: اہل شام

حدثنا اسحاق بن عيسى، قال: حدثنا يحيى بن حمزة،
عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر، ان عمير بن هانئ،
حدثه، قال: سمعت معاوية بن ابی سفيان، علی
هذاالمنبر يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول: لا تزال طائفة من امتی قائمة بامر الله لا
يضرهم من خذلهم او خالفهم ظاهرون على الناس فقام
مالك بن يخامر السكسكی، فقال: يا امير حتى ياتی
امر الله عز و جل و هم المؤمنين سمعت معاذ بن جبل،
يقول: وهم اهل الشام فقال معاوية: و رفع صوته هذا
مالك، يزعم انه سمع معاذا، يقول: و هم اهل الشام

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ارشاد فرما رہے تھے کہ میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنا ساتھ چھوڑنے والوں یا اپنے مخالفین کی پرواہ نہ کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوگا۔
اس پر مالک بن یخامر سکسکی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میں نے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اس سے مراد اہل شام ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے فرمایا کہ مالک کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس سے مراد اہل شام ہیں۔

حدیث ۶۶: اشعار کے انداز میں بات کرنے والے پر لعنت

عن معاوية قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين يشققون الكلام تشقيق الشعر

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کی طرح چبا چبا کر بات کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

صحیح ابن خزیمہ

حدیث ۶۷: رات کے آخری حصہ میں شب قدر تلاش کرنا

عن معاوية بن ابى سفيان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: التمسوا ليلة القدر فى اخر ليلة

(باب الامر بطلب ليلة القدر اخر ليلة من رمضان اذ جائز ان يكون فى بعض السنين تلك الليلة)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رات کے آخری حصہ میں تلاش کیا کرو۔

مسند الشافعی

حدیث ۶۸: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اذان کا جواب نبوی طریقہ پر دیتے تھے

عن عبدالله بن علقمة بن وقاص قال: انى لعند معاوية اذ اذن مؤذنه، فقال معاوية كما قال مؤذنه، حتى اذا قال: حى على الصلوة قال: لا حول ولا قوة الا بالله، و لما قال: حى على الفلاح قال: لا حول و لا قوة الا بالله، ثم قال بعد ذلك ما

قال المؤذن، ثم قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك (باب و من كتاب استقبال القبلة فى الصلوٰة)

عبداللہ بن علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب ان کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی فرمایا جو کہ مؤذن نے کہا تھا یہاں تک کہ جب اس نے حی علی الصلوۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول و لا قوۃ الا باللہ فرمایا، اور جب اس نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول و لا قوۃ الا باللہ فرمایا، پھر اس کے بعد وہی کچھ فرمایا جو کچھ مؤذن نے کہا، پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

حدیث ۶۹: حق کے ساتھ مال لینے میں برکت

عن معاوية، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان هذا المال حلو حضر فمن اخذه بحقه يبارك له فيه

(ماذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم فى الزهد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ دنیا کا مال شیریں و سرسبز ہے پس جو اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اس کو اس میں برکت دی جاتی ہے۔

صحیح ابن حبان

حدیث ۷۰: دنیا میں مصائب اور آزمائش

عن معاوية قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما بقى من الدنيا الا بلاء و فتنة

(ذكر الاخبار عما يجب على المرء من توطين النفس على تحمل المحن و البلايا)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں تو مصائب و آزمائش ہی رہ گئی ہے۔

حدیث۷۱: وضو میں سر کا مسح

عن معاویة، انه اراهم وضوء رسول الله صلی الله علیه
وسلم فلما بلغ مسح رأسه وضع كفيه على مقدم راسه
ثم مر بهما حتى بلغ المكان الذى منه بدأ

ما انتهى الينا من مسند عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان

(سعید عن یونس بن میسرة بن حلبس)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھایا پس جب سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں اور ان کو سر پر پھیرا یہاں تک کہ جہاں سے شروع کیا تھا وہاں تک پہنچے (گدی تک پھیرا اور اسی طرح پھیرتے ہوئے سر کے اگلے حصہ تک پہنچے)

حدیث۷۲: حق کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے والے مقدس نہیں

عن معاوية بن ابى سفيان، و عبدالله بن عمرو انهما سمعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا قدست امة لا
يقضى فيها بالحق، فيأخذ ضعيفها حقه من قويها غير متعتع

ما انتهى الينا من مسند عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان

(سعید بن عبدالعزیز عن ربیعہ بن یزید)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ وہ امت کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی جس میں حق کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے اور کمزور شخص اپنا حق، طاقتور سے بلا جھجک نہ لے سکے۔

حدیث۷۳: اللہ کو دین میں سمجھ نہ حاصل کرنے والے کی پرواہ نہیں

عن معاوية بن ابى سفيان، قال: قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان الله لا يغلب ولا يخلب ولا ينبأ بما لا
يعلم و من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين و من لم
يفقهه فى الدين لم يبال به

ما انتهى الينا من مسند ثور بن يزيد

(خالد عن معاویہ رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ مغلوب نہیں ہوتا اور فریب میں نہیں آتا اور علم نہ رکھنے والے کو خبر نہیں دیتا اور اللہ جس سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے اور جو دین میں سمجھ حاصل نہیں کرتا اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

حدیث۷۴: اعمال برتن کی مانند ہیں

عن معاوية، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول: انما مثل احدكم مثل الوعاء اذا طاب
اعلاه طاب اسفله و اذا خبث اعلاه خبث اسفله

ما انتهى الينا من مسند عبدالرحمن بن يزيد بن جابر

(ابن جابر عن ابی عبد ربہ عبیدة بن المهاجر)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ (تمہارے اعمال) کی مثال برتن جیسی ہے، اگر اس کے اوپر کے حصہ میں عمدہ چیز ہے تو یہ علامت ہے کہ اس کے نچلے حصہ میں بھی عمدہ چیز ہے اور اگر اوپر کے حصہ میں خراب شے ہے تو نچلے حصہ میں بھی خراب شے ہوگی۔

حدیث۷۵: علم سیکھنے سے ہے

عن معاوية بن ابى سفيان، انه قال و هو يخطب الناس على المنبر: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يا ايهاالناس انما العلم بالتعلم، والفقه بالتفقه، و من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين، و انما يخشى الله من عباده العلماء، و لن تزال امتى على الحق ظاهرين على الناس لا يبالون من خالفهم حتى ياتى امرالله و هم كارهون

ما انتهى الينا من مسند ارطاة بن المنذر السكونى و يكنى أبا عدى
(عتبةعن مكحول)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ اے لوگو! بے شک علم سیکھنے سے اور احکام شریعت کا علم سمجھ بوجھ سے ہے اور اللہ جس سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ کے بندوں میں سے علماء اس سے ڈرتے ہیں اور میری امت ہرگز حق سے نہیں ہٹے گی لوگوں پر غالب رہے گی اس کی مخالفت کرنے والے اسے کسی مشکل میں نہ ڈال سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے، اور وہ (مخالفین) انہیں برا سمجھیں گے۔

حدیث۷۶: دوران وضو سر کے مسح کا طریقہ

عن معاوية، انه ذكر وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر انه مسح راسه بغرفة حتى قطر الماء من راسه او كاد ان يقطر

ما انتهى الينا من مسند ابى زبر عبدالله بن العلاء بن زبر
(عبدالله بن العلاء عن يزيد بن ابى مالك)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو پانی سے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے یا ٹپکنے کے قریب ہوگئے۔

حدیث۷۷: وضو میں سر کا مسح

عن معاوية بن ابى سفيان، انه ذكرهم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر انه مسح راسه حتى قطر الماء عن راسه او كاد يقطر، و ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بلغ مسح راسه وضع كفيه على مقدم راسه ثم مر بهما حتى بلغ القفاء ثم ردهما حتى بلغ المكان الذى منه بدا

ما انتهى الينا من مسند ابى زبر عبدالله بن العلاء بن زبر
(عبدالله عن ابى الازهر)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو فرمانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی ٹپکنے لگا یا ٹپکنے کے قریب ہوگیا اور یہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے مسح کو پہنچے تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں اور انہیں گدی تک پھیرا پھر انہیں واپس لائے یہاں تک کہ مقام ابتداء تک پہنچے۔

حدیث۷۸: التحیات

عن معاوية بن ابى سفيان، انه كان يعلم الناس التشهد و هو على المنبر، عن النبى صلى الله عليه وسلم: التحيات لله والصلوات و الطيبات، السلام عليك ايها النبى و رحمة الله و بركاته، السلام علينا و على عباد الله الصالحين، اشهد ان لا اله الا الله، و اشهد ان محمدا عبده و رسوله

ما انتهى الينا من مسند حريز بن عثمان الرحبى
(حريز بن عثمان عن راشد بن سعد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کرتے ہوئے، منبر پر لوگوں کو تشہد (التحیات) ایسے سکھاتے تھے: التحیات لله والصلوات و الطیبات، السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته، السلام علینا و علی عباد الله الصالحین، اشهد ان لا اله الا الله، و اشهد ان محمدا عبده و رسوله۔

حدیث۷۹: ہجرت قیامت تک ہے

عن معاویة، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لا تنقطع الهجرة حتی تنقطع التوبة، ولا تنقطع التوبة حتی تطلع الشمس من المغرب

ما انتهی الینا من مسند حریز بن عثمان الرحبی
(حریز بن عثمان عن راشد بن سعد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہجرت ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ ختم ہو جائے اور توبہ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (قیامت آجائے)۔

حدیث۸۰: مغالطہ میں مبتلا ہونے سے بچو

عن معاویة بن ابی سفیان، قال: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الاغلوطات

ما انتهی الینا من مسند رجاء بن حیوة الکندی
(رجاء عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور سے منع فرمایا جن سے مغالطہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔

حدیث۸۱: ہر نشہ آور چیز مسلمان پر حرام ہے

عن معاویة، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مسکر علی کل مؤمن حرام

ما انتهی الینا من مسند یعلی بن شداد بن أوس بن ثابت الانصاری
(یعلی عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ہر مسلمان پر ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

حدیث۸۲: فرماں برداری سے سننے والا

عن معاویة، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ان السامع المطیع لا حجة علیه، و ان السامع العاصی لا حجة له

ما انتهی الینا من مسند عبدالله بن محیریز الجمحی
(عبدالله بن محیریز عن معاویه رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فرماں بردار سننے والے کے خلاف کوئی دلیل نہیں اور نافرمان سننے والے کے حق میں کوئی دلیل نہیں۔

حدیث۸۳: الجھے ہوئے سوال پوچھنے کی ممانعت

عن معاویة، قال: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عضل المسائل

ما انتهی الینا من مسند عبادة بن نسی الکندی الاردنی من اهل الطبریة
(عبادة عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچیدہ و باریک (بہت زیادہ الجھے ہوئے) سوالات کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث۸۴: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرمانا

عن معاوية، قال: دخلت على ام حبيبة بنت ابى سفيان، فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد ملتحفا به

ما انتهى الينا من مسند عطاء بن ميسرة الخراسانى و ميسرة يكنى أبا مسلم

(عطاء عن يحيى بن ابى المطاع و هو ابن اخت بلالؓ مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

حدیث۸۵: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نفل نماز میں یہ تسبیح پڑھا کرتے تھے

عن معاوية، قال: لقد رمقت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى صلوته فسمعته اكثر صلوته يقول سبحنك رب العالمين

ما انتهى الينا من مسند نصر بن علقمة

(ابن عائذ عن عمير بن الحارث)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور انہیں کثرت سے نماز میں سبحنك رب العالمین پڑھتے سنا۔

حدیث۸۶: میں تم سے پہلے وفات پاؤں گا

عن معاويةؓ بن ابى سفيان، قال: كنا جلوسا فى المسجد اذ خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: انكم تتحدثون، انى من اخركم وفاة، و انى من اول كم

وفاة، و تتبعونى افنادا ثم نزع بهذه الاية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم (الانعام:۶۵) حتى بلغ و سوف تعلمون (الانعام:۶۷) ثم قال لا تبرح عصابة من امتى يقاتلون على الحق ظاهرين لا يبالون من خذلهم، و لا من خالفهم به حتى ياتى امر الله و هم على ذلك ثم نزع بهذه الاية يا عيسى انى متوفيك و رافعك الى و مطهرك من الذين كفروا و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة (ال عمران:۵۵)

ما انتهى الينا من مسند يونس بن ميسرة بن حلبس من فضائله و كلامه

(يونس بن ميسرة عن معاوية رضی اللہ عنہ بن ابى سفيان رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ہم مسجد میں بیٹھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے پس فرمایا کہ تم لوگ باتیں کرتے ہو کہ میں تم میں سب سے آخر میں وفات پاؤں گا جب کہ میں تم سب سے پہلے وفات پاؤں گا اور تم میرے متعلق (اس بات میں) خطا پر ہو پھر یہ آیت بیان کی قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم (الانعام:۶۵) یہاں تک کہ سوف تعلمون (الانعام:۶۷) تک پہنچے پھر فرمایا میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق پر لڑے گی اور اسے اپنی مدد نہ کرنے اور مخالفت کرنے والوں کی کوئی پرواہ نہ ہوگی یہاں تک اللہ کا حکم (قیامت) آجائے اور وہ اسی پر قائم رہیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت بیان فرمائی یا عیسی انی متوفيك و رافعك الى و مطهرك من الذين كفروا و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة (ال عمران:۵۵)

المعجم الكبير للطبرانی

حدیث ۸۷: ازدی اور اشعری قبیلے

عن عامر بن ابی عامر الاشعری عن ابیہ قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نعم الحی الازد و الاشعریون فقال معاویة لیس هکذا قال، انما قال هم منی و الی

(باب المیم، وائل بن حجر الحضرمی عن معاویة ابو عامر الاشعری عن معاویة ﷺ)

عامر بن ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قبیلۂ ازدی اور اشعری لوگ کتنے ہی اچھے ہیں! پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہی ہیں۔

حدیث ۸۸: سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت

عن معاویةؓ بن ابی سفیانؓ، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان الله عز و جل جعل الحق علی لسان عمر و قلبه

(باب المیم، النعمان بن بشیر الانصاری، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک عزت وجلال کے مالک اللہ نے حق بات کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر جاری فرمادیا۔

حدیث ۸۹: گناہ گار تاجر

عن عبدالرحمن بن شبل، ان معاویة، قال: اذا اتیت فسطاطی فقم فی الناس فاخبرهم ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ان التجار الفجار، فقال

رجل یا رسول الله الم یحل الله البیع؟ فقال: انهم یقولون فیکذبون و یحلفون فیأثمون

(باب المیم، عبدالرحمن بن شبل عن معاویة رضی اللہ عنہ)

عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میرے خیمے میں آؤ تو لوگوں میں کھڑے ہو کر انہیں بتاؤ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہیں کہ بے شک تاجر فاجر ہیں پس ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ نے کچھ بیچنا حلال نہیں کیا؟ پس فرمایا وہ (تاجر) کہتے ہیں تو جھوٹے ہوتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں تو گناہ گار ہوتے ہیں۔

حدیث ۹۰: انصار سے محبت، اللہ سے محبت ہے

عن یزید بن جاریة الانصاری، قال: کنا جلوسا حول سریر معاویة فخرج الینا، فقال: ما کنتم تتحدثون؟ قالوا: کنا فی حدیث من حدیث الانصار، فقال معاویة: الا ازید کم حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قالوا: بلی یا امیر المؤمنین، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من احب الانصار احبه الله، ومن ابغض الانصار ابغضه الله

(باب المیم، یزید بن جاریة الانصاری، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

یزید بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بستر کے گرد بیٹھے تھے پس وہ ہماری جانب آئے اور سوال فرمایا کہ تم کیا بات چیت کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم انصار کی بابت حدیث پر بات کر رہے تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہارے لیے اضافہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی

حدیث نہ بیان کروں؟ انہوں نے کہا بے شک امیر المؤمنین! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے انصار سے محبت کی تو اس سے اللہ نے محبت کی اور جس نے انصار سے بغض رکھا اللہ اس سے دشمنی کرتا ہے۔

حدیث ۹۱: مؤمن غافل نہیں ہوتا

قال معاوية: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الايمان قيد الفتك، لا يفتك مؤمن

(باب الميم، ابو امامة بن سهل بن حنيف، عن معاوية رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایمان غفلت کو قید کرتا ہے، مؤمن غفلت نہیں کرتا۔

حدیث ۹۲: مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی پر اللہ کی لعنت

عن عروة بن الزبير، انه سمع معاوية، على منبر النبى صلى الله عليه وسلم و معه قصة شعر، فقال: انى وجدت هذه فى اهلى، و انهم زعموا ان النساء يزدنه فى شعورهن، و انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لعن الله الواصلة و الموصولة

(باب الميم، عروة بن زبير، عن معاوية رضی اللہ عنہ)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) منبر پر تھے اور ان کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا، فرمایا مجھے یہ اپنے لوگوں میں سے ملا ہے، اور وہ گمان کرتے ہیں کہ عورتیں اسے اپنے بالوں میں (اضافہ کے لیے) شامل کرتی ہیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے بالوں میں اضافہ کے لیے دوسرے بالوں کو سر کے بالوں میں) جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اللہ لعنت کرتا ہے۔

حدیث ۹۳: عمریٰ وراثت کی طرح ہے

عن عبدالله بن محمد بن عقيل عن عمه عن معاوية عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: العمرى بمنزلة الميراث

(باب الميم، محمد بن حنفيه، عن معاوية رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ (جو چیز کسی کو ہمیشہ کے لیے دے دی جائے) وراثت کی طرح ہے۔

حدیث ۹۴: قبیلۂ جہینہ وقریش

قال عمران بن حصين سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول: جهينة منى و انا منهم غضبوا لغضبى و رضوا لرضاى، اغضب لغضبهم و ارضى لرضاهم، فمن اغضبهم فقد اغضبنى و من اغضبنى فقد اغضب الله، فقال له معاوية: انما قال هذا الحديث فى قريش

(باب الميم، سبرة بن معبد الجهنى عن معاوية رضی اللہ عنہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جہینہ قبیلہ والے مجھ سے اور میں ان سے ہوں ان کا غصہ ہونا میرے لیے بھی باعث غصہ ہے اور ان کی رضا میرے لیے رضا ہے۔ میں ان کے غصہ ہونے پر غصہ اور ان کے راضی ہونے پر راضی ہوں پس جو انہیں غصہ دلائے اس نے مجھے غصہ دلایا اور جس نے مجھے غصہ دلایا اس نے اللہ کو غصہ دلایا۔ پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مبارکہ قریش کی تعریف میں ہے۔

حدیث۹۵: اپنے سامنے اپنی تعریف پر خوش ہونے والا

عن عمر بن عبدالعزیز عن ابیه عن جده عن معاویة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سره اذا رأته الرجال مقبلا ان یتمثلوا له قیام فلیتبوا بیتا فی النار

(باب المیم، ابو امامة بن سهل بن حنیف عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیز اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی تعریف کریں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

حدیث۹۶: زُور کیا ہے؟

عن سعید بن المسیب ان معاویة قال: یا ایها الناس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهاکم عن الزور فجاء بخرقة سوداء فالقاها بین ایدهم ثم قال: هو هذا تجعله المراة فی رأسها ثم تختمر علیه

(باب المیم، سعید بن المسیب عن معاویة رضی اللہ عنہ)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں زُور سے منع کیا ہے، اتنے میں ایک شخص اپنے ہاتھوں پر سیاہ بالوں کا گچھا (یعنی جو مصنوعی بال عورتیں اپنے بال زیادہ یا لمبے کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں) ڈالے آیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہے وہ زُور جسے عورت اپنے سر میں لگا کر دوپٹہ اوڑھ لیتی ہے۔

حدیث۹۷: طاقتور سے کمزور کا حق لینے والے پاکیزہ ہیں

عن یونس بن میسرة بن حلبس عن معاویة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقدس امة لا یقضی فیها بالحق و یأخذ الضعیف حقه من القوی غیر متعتع

(باب المیم، یونس بن میسرة بن حلبس، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

یونس بن میسرہ بن حلبس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ امت کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی جس میں حق کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے طاقتور سے کمزور کا حق نہ لیا جائے۔

حدیث۹۸: عمریٰ جائز ہے

عن محمد بن الحنفیة عن معاویة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول العمری جائزة

(باب المیم، محمد بن حنفیة عن معاویة رضی اللہ عنہ)

محمد بن حنفیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عمریٰ (یعنی اپنی کوئی چیز ہمیشہ کے لیے کسی کو دے دینا) جائز ہے۔

حدیث۹۹: میں سنت سے لاعلم نہیں: فرمان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

عن موسی بن طلحة قال: شهدت عثمان یخطب علی المنبر قائما و شهدت معاویة یخطب قاعدا فقال اما انی لم اجهل السنة و لکنی کبرت سنی ورق عظمی و کثرت حوائجکم فاردت ان اقضی بعض حوائجکم و انا قاعد ثم اقوم فاخذ نصیبی من السنة

(باب المیم، موسی بن طلحة عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد

فرماتے دیکھا جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں تو اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں کہ مجھے سنت کا علم نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ میں عمر رسیدہ اور بوڑھا ہو گیا ہوں اور آپ لوگوں کی ضروریات بھی زیادہ ہوگئی ہیں پس میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ کی بعض ضروریات پوری کروں لہٰذا میں بیٹھ کر خطبہ دیتا ہوں پھر میں کھڑا ہوتا ہوں کہ سنت پر قائم رہوں۔

حدیث۱۰۰: حضرت طلحہ ؓ اپنا وقت پورا کر چکے

عن موسى بن طلحة قال: دخلت على معاوية بن ابى سفيان، فلما خرجت دعانى، فقال: اصغ عندى حديث يا ابن اخى سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: طلحة ممن قضى نحبه

(باب الميم، موسى بن طلحة، عن معاويةؓ)

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا پس جب واپس نکلا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث سنی وہ تم سن لو، میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ ان میں سے ہے جو اپنا وقت گزار چکے۔

حدیث۱۰۱: امام بیٹھا ہو تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں

عن القاسم بن محمد عن معاوية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للناس ان صلى الامام جالسا فصلوا جلوسا قال القاسم فعجب الناس من صدق معاوية

(باب الميم، القاسم بن محمد عن معاويةؓ)

قاسم بن محمد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ (مقتدی) بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ قاسم کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی صاف گوئی سے لوگ مسرور ہوئے۔

حدیث۱۰۲: دین کی سمجھ اللہ کی طرف سے بھلائی ہے

عن محمد بن كعب قال سمعت معاوية يقول سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين و يلهمه رشده

(باب الميم، محمد بن كعب القرظى عن معاويةؓ)

محمد بن کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور اس کے دل میں رشد ڈال دیتا ہے۔

حدیث۱۰۳: انصار کی فضیلت

عن النعمان بن مرة الزرقى انه سمع معاوية بن ابى سفيان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب الانصار فبحبى احبهم و من ابغض الانصار فببغضى ابغضهم

(باب الميم، النعمان بن مرة الزرقى عن معاويةؓ)

نعمان بن مرہ الزرقی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے انصار سے محبت ہے تو وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جسے انصار سے دشمنی ہے تو اسے مجھ سے دشمنی ہے اس لیے وہ انصار سے دشمنی رکھتا ہے۔

حدیث ۱۰۴: نیا چاند نکلنے پر اعمال مسنونہ

عن عطاء عن معاوية قال: امرنی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا اتی اهلی فی غرة الهلال و ان لا اتوضأ فی طهرة النحاس، و ان استن كلما قمت من سنتی

(باب المیم، عطاء بن ابی رباح عن معاویۃ﷜)

عطاء حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ نیا چاند نکلنے پر اس وقت تک اپنے گھر والوں کے پاس نہ آؤں جب تک تانبے کے برتن سے وضو نہ کرلوں اور مسواک نہ کرلوں، یہ میری سنت ہے۔

حدیث ۱۰۵: فقہی مسئلہ

عن ابی سلمة بن عبدالرحمن قال: حج معاوية فصلى ركعتين، فلما دخل عليه قيل له ما عاب احد ابن عمك عيبك، قال: وما ذاك؟ قالوا: صليت ركعتين و عثمان صلى اربعا، قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين، فلم يزالوا به حتى خرج فصلى اربعا

(باب المیم، ابو سلمۃ بن عبدالرحمن، عن معاویۃ﷜)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا اور دو رکعتیں پڑھیں، تو لوگوں نے انؓ سے کہا کہ آپ نے اپنے چچازاد بھائی (یعنی خلیفۂ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) کے لیے جو کیا ویسا کسی نے نہیں کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا؟ تو لوگ کہنے لگے کہ آپؓ نے دو رکعتیں ادا کی ہیں جب کہ عثمانؓ نے چار رکعات ادا کیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تو دو رکعتیں پڑھی تھیں، پس وہ اسی پر رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ باہر آئے اور چار رکعات پڑھیں۔

حدیث ۱۰۶: قریش

عن عبدالله بن ابی الهذيل قال: كتب معاوية الى عمرو: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قريش ولاة الناس فی الخير و الشر الى يوم القيامة

(باب المیم، عبداللہ بن ابی الھذیل عن معاویۃ﷜)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت تک خیر و شر میں قریش لوگوں کے والی ہیں۔

حدیث ۱۰۷: نیک نیتی کا نتیجہ

حد ثنا عبيدة بن المهاجر ابو عبد رب انه سمع معاوية على المنبر يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان رجلا اسرف على نفسه فاتى رجلا فقال: ان الاخر قتل تسعة و تسعين نفسا كلهم يقتلها ظلما فهل لی من توبة؟ فقال: لا، فقتله و اتى اخر فقال: ان الاخر قتل مائة نفس كلها ظلما فهل له من توبة؟ قال: ان حدثتك ان الله لايتوب على من تاب فقد كذبتك، ههنا مكان فيه قوم يتعبدون، فائتهم تعبدالله معهم، فتوجه اليهم فمات على ذلك، فاختصمت ملائكة الرحمة و ملائكة العذاب فبعث الله اليهم ملكا، قال: قيسوا بين المكانين فايهم كان اقرب فهو منهم، فوجدوه اقرب الى دير التوابين بانملة، فغفر له

(باب المیم، عبیدۃ بن المھاجر ابو عبد رب عن معاویۃ﷜)

عبیدہ بن مہاجر ابو عبد رب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ایک شخص

نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس وہ کسی کے پاس گیا اور کہا کہ میں گناہ گار ہوں میں نے ننانوے لوگوں کو ظلماً قتل کیا ہے کیا میرے لیے توبہ ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں، اس گناہ گار نے اس شخص کو بھی قتل کر ڈالا اور دوسرے آدمی کے پاس جا کر کہا کہ میں بڑا گناہ گار ہوں میں نے ایک سو لوگوں کو ظلماً قتل کیا ہے تو کیا میرے لیے بھی توبہ ہے؟ اس دوسرے آدمی نے کہا کہ اگر میں کہوں کہ اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتا تو بے شک یہ جھوٹ ہوگا، یہاں قریب میں ایک جگہ ہے جہاں عبادت گزار لوگ ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان کی معیت میں اللہ کی عبادت کرو۔ پس وہ گناہ گار شخص اس طرف روانہ ہوا۔ رستے میں اسے موت آگئی۔ رحمت وعذاب والے فرشتے اسے لینے آئے تو اس پر جھگڑنے لگے کہ یہ قابل رحمت ہے یا قابل عذاب؟ پس اللہ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان فرشتوں سے کہا کہ اس کا فاصلہ ناپ لو کہ یہ مقام توبہ کے قریب ہے یا مقام گناہ کے؟ جس مقام کے زیادہ قریب ہو تو اس مقام والے فرشتے اسے لے جائیں! جب فرشتوں نے فاصلہ ناپا تو وہ گناہ گار شخص انگلی کے ایک پور کی لمبائی کے بقدر توبہ کرنے والے لوگوں کی جگہ کے زیادہ قریب تھا۔ پس اس کی مغفرت کر دی گئی۔

حدیث ۱۰۸: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل

عن عبدالله بن الحارث بن نوفل، انه سمع عمرو بن العاص و عبدالله بن عمرو و معاوية بن ابی سفیان یقولون: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمار: تقتلك الفئة الباغية

(باب المیم، عبدالله بن الحارث بن نوفل، عن معاویةؓ)

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث ۱۰۹: نو چیزوں سے ممانعت

عن کیسان مولی معاویة قال: خطب معاویة الناس فقال: یاایها الناس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن تسع و انا انهاکم عنهن: النوح، و الشعر، والتبرج، و التصاویر، و جلود السباع، و الغناء و الذهب، و الحر، و الحریر

(باب المیم، کیسان ابو حریز مولی معاویةؓ عن معاویةؓ)

کیسان مولیٰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو چیزوں سے منع فرمایا ہے اور میں بھی آپ کو ان سے منع کرتا ہوں وہ چیزیں یہ ہیں: نوحہ کرنا، شعر کہنا، بے پردگی، تصاویر، درندوں کی کھالیں، گانا بجانا، سونا، خلاف قیاس امور، ریشم۔

حدیث ۱۱۰: رمضان سے قبل روزہ

عن العلاء بن الحارث ثنا القاسم ابو عبدالرحمن انه سمع معاویة یقول: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقوم علی المنبر قبل رمضان بیوم و یقول ان الصیام یوم کذا و کذا و نحن متقدمون فمن احب ان یتقدم فلیتقدم و من ان یترك فلیترك

(باب المیم، القاسم ابو عبدالرحمن عن معاویةؓ)

قاسم ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے ایک روز قبل منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا روزہ فلاں فلاں دن ہے اور ہم رمضان سے قبل روزہ رکھیں گے تو جو پہلے روزہ رکھنا پسند کرے پس اسے روزہ رکھنا چاہیے اور جو رمضان سے پہلے روزہ چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔

حدیث۱۱۱: بشارت نبوی

حدثنا حسان بن كريب انه سمع ابن ذى كلاع يقول:
كنت عند معاوية فقال: سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول: ستفتحون منابت الشيح

(باب المیم، ابن ذی الکلاع عن معاویہؓ)

ابن ذی کلاع سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عنقریب تم سرسبز وشاداب علاقے فتح کروگے۔

حدیث۱۱۲: تُرک

عن كعب بن علقمة قال: سمعت حسان بن كريب
الحميرى يقول: سمعت ابن ذى كلاع يقول جاء معاوية
بريد من صاحب ارمينية فلما قرا معاوية الكتاب خرج مغضبا
ثم دعا كاتبه فقال: اكتب الى صاحب ارمينية جواب كتابه
ثكلتك امك ولا تحركهم بشئ فانى سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول: تاركوا الترك ما تركوكم

(باب المیم، ابن ذی الکلاع عن معاویہؓ)

بروایت ابن ذی کلاع آرمینیا کے حاکم کا قاصد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا خط پڑھا تو غصہ میں باہر تشریف لائے اور اپنے کاتب کو بلا کر فرمایا کہ آرمینیا کے حاکم کو اس کے خط کا جواب لکھو تمہاری ماں تمہیں گم کردے (زبان عرب میں بطور محاورہ بولا جاتا ہے) انہیں (ترکوں کو) مت برانگیختہ کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ترک تم سے تعرض نہ کریں، تم بھی ان سے تعرض مت کرو۔

حدیث۱۱۳: اولاد آدم علیہ السلام

عن ابى عبدالله قال سمعت معاوية على المنبر و كان
قليل الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالىٰ
اخرج ذرية ادم من صلبه حتى ملؤا الارض و كانوا
هكذا۔ فضم جعفر يديه احداهما على الاخرى

(باب المیم، ابو عبداللہ مسلم بن مشکم عن معاویہؓ)

ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کرتے تھے میں نے انہیں منبر پر یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو صلب آدم سے نکالا یہاں تک کہ زمین بھر گئی اور وہ ایسے ہوگئے، یہ الفاظ کہہ کر اس حدیث کے راوی جعفر نے اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے اندر کر لیے یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال لیں۔

حدیث۱۱۴: رمضان سے پہلے روزہ

حدثنا ورد بن احمد بن لبيد ثنا صفوان بن صالح ثنا الوليد
بن مسلم ثنا عبدالله بن العلاء بن زبر قال: سمعت ابا الازهر
يقول قام معاوية بدير مسحل الذى على باب حمص فقال:
الا ان الصيام يوم كذا و كذا وانا متقدمون غدا فقام اليه
مالك بن هبيرة فقال: يا معاوية ارأى رأيته ام شيئا سمعته من
رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول: صوموا الشهر و سره

(باب المیم، ابو الازہر عن معاویہؓ)

ابو ازہر کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ باب حمص کے پاس واقع دیر مسحل کے مقام پر

کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خبردار رہو کہ روزہ فلاں فلاں دن ہے اور ہم کل کا روزہ بھی رکھیں گے۔ مالک بن ہبیرہ نے کہا اے معاویہؓ! یہ آپ کا ذاتی خیال ہے یا آپ نے اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سماعت کیا ہے؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے بھی رکھو اور شعبان کے اول و آخر میں بھی۔

حدیث ۱۱۵: درندوں کی کھالیں اور بلند عمارات

عن معاوية بن ابى سفيان قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ينهى عن الركوب على جلود السباع و عن تشييد البناء

(باب الميم، يزيد بن سفيان عن معاويةؓ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درندوں کی کھالوں کے استعمال اور بلند و بالا عمارات بنانے سے منع فرما رہے تھے۔

حدیث ۱۱۶: آخر میں نازل ہونے والی آیت

حدثنا احمد بن المعلى الدمشقى و ابو عمران موسى بن سهل الجونى و عبدان بن احمد قالوا: ثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل بن عياش ثنا عمرو بن قيس انه سمع معاوية بن ابى سفيان على المنبر نزع بهذه الاية: اليوم اكملت لكم دينكم (المائدة۳) حتى ختم الاية، قال: نزلت فى يوم عرفة فى يوم جمعة ثم تلا هذه الاية: فمن

كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا (الكهف۱۱۰) و قال انها اخر اية نزلت

(باب الميم، عمرو بن قيس السكونى عن معاويةؓ)

عمرو بن قیس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ یہ آیت مبارکہ الیوم اکملت لکم دینکم (المائدة:۳) آیت کے آخر تک، یوم عرفہ کو بروز جمعہ نازل ہوئی اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرك بعبادة ربه احدا (الکهف: ۱۱۰) اور فرمایا کہ یہ آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی۔

حدیث ۱۱۷: نماز سے فراغت کے بعد مسنون دعا

عن مكحول قال: سمعت معاوية على المنبر يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا انفتل من الصلوة قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد و هو على كل شىء قدير، اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد

(باب الميم، مكحول عن معاويةؓ)

مکحول کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرما لیتے تو فرماتے کوئی معبود نہیں اللہ کے علاوہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! جسے تو دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے دینے والا کوئی نہیں، اور تیرے سامنے کسی بزرگی والے کی بزرگی اسے نفع نہیں دے سکتی۔

حدیث۱۱۸: سفر میں روزہ

عن حنین بن ابی حکیم ان ابا عبیدۃ بن عقبۃ حدثہ عن
ابیہ عن معاویۃ قال لیس من السنۃ الصوم فی السفر

(باب المیم، عقبۃ عن معاویۃؓ)

عبیدہ بن عقبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا سنت نہیں ہے۔

حدیث۱۱۹: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا

عن راشد قال سمعت معاویۃ یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم من لعنت فی الجاھلیۃ
ثم دخل فی الاسلام فاجعل ذلک قربۃ لہ الیک

(باب المیم، راشد بن ابی سکینۃ عن معاویۃؓ)

راشد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اے اللہ! میں نے جس کو اس کو زمانۂ جاہلیت میں لعنت کی اور پھر وہ مسلمان ہوگیا تو اس لعنت کو اس کے لیے باعث اجر بنا دے۔

حدیث۱۲۰: لوگوں کی چھان بین مت کرو

عن ابی عبد الرحمن، ان ابا الدرداء، قال کلمۃ نفع اللہ
بھا معاویۃ، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول: لا تفتشوا الناس فتفسدوھم

(باب المیم، ابو الدرداءؓ عن معاویۃؓ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو عبدالرحمن (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کنیت) سے

روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لوگوں کی چھان بین مت کرو اس سے تم ان کو خراب کردو گے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے اس حدیث سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بڑا نفع عطا فرمایا۔

حدیث۱۲۱: ایک ہی کپڑا میں نماز

عن معاویۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلی فی الثوب الواحد

(باب المیم، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ، عن معاویۃؓ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی کپڑے میں (بھی) نماز ادا کی۔

حدیث۱۲۲: نماز میں بھول ہو تو سجدہ سہو کرے

عن معاویۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من نسی
من صلوٰتہ شیئا فلیسجد سجدتین و ھو جالس

(باب المیم، یوسف ابو محمد مولی عثمان، عن معاویۃؓ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز میں کچھ بھول جائے تو اسے چاہیے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرلے۔

حدیث۱۲۳: سجدہ سہو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا یحیی بن ایوب العلاف المصری، ثنا سعید بن
ابی مریم، ثنا یحیی بن ایوب، و ابن لھیعۃ، قالا: ثنا بن
عجلان، ان محمد بن یوسف مولی عثمان بن عفان
حدثہ، عن ابیہ ان معاویۃ بن ابی سفیان صلی بھم فنسی

فقام و علیه جلوس فلم یجلس، فلما کان اخر صلوته
سجد سجدتین قبل التسلیم ثم قال: هکذا رایت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یصنع

(باب المیم، یوسف ابو محمد مولی عثمان، عن معاویہؓ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مولیٰ محمد بن یوسف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی جب انہوں نے بیٹھنا تھا تو بھول گئے اور بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے پس جب نماز کے آخر میں پہنچے تو سلام سے پہلے دو سجدے کر لیے۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا۔

حدیث ۱۲۴: جسے نماز میں شک پڑے وہ سجدہ سہو کرے

عن محمد بن یوسف، مولی عمرو بن عثمان، عن ابیه
یوسف، انه رای معاویة صلی بالناس فقام فی الثنتین
فسبح الناس فاشار الیهم ان قوموا، فلما فرغ من صلوته
سجد سجدتین قبل السلام و سجدهما الناس معه، ثم
قال: یا ایها الناس انی سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم من داخله شك فی صلوته فلیسجد سجدتین و
هو جالس (باب المیم، یوسف ابو محمد مولی عثمان، عن معاویہؓ)

عمرو بن عثمانؓ کے مولیٰ محمد بن یوسف (یہ آل عثمانؓ کے مولیٰ تھے) اپنے والد یوسف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ پس وہ دوسری رکعت میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے تو لوگوں نے سبحان اللہ کہا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارہ کیا کہ کھڑے ہو جائیں۔ پس جب آپؓ نماز سے فارغ ہوئے تو سلام سے پہلے دو سجدے کر لیے اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدے کیے۔ پھر آپؓ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسے نماز میں شک پڑ جائے تو اسے چاہیے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لے۔

حدیث ۱۲۵: حضرت امیر معاویہؓ کا اللہ سے ڈرنا

عن محمد بن عقبة، قال: خطب معاویة فتکلم بشیء مم
ینکره الناس فردوا علیه فسره ذلك، و قال: سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یکون امراء،
یقولون ولا یرد علیهم، یتهافتون فی النار یتبع بعضهم بعضا

(باب المیم، محمد بن عقبة مولی آل الزبیر، عن معاویہؓ)

محمد بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کوئی ایسی بات بیان کی جسے لوگوں نے پسند نہ کیا اور ان کی تردید کر دی اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کچھ حکمران ایسے ہوں گے کہ ان کی باتوں کی کوئی تردید نہ کرے گا، وہ پے در پے آگ میں گریں گے۔

حدیث ۱۲۶: قریشی خواتین کی فضیلت

عن زید بن ابی العتاب قال: قام معاویة علی المنبر،
فقال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول:
خیر نساء رکبن الابل نساء قریش، ارعاه علی زوج فی
ذات یده، و احناه علی ولد فی صغره

(باب المیم، زید بن ابی العتاب، عن معاویہؓ)

زید بن ابوالعتاب کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو اپنی ذات میں شوہر کی سب سے زیادہ محافظ ہوتی ہیں اور بچپن میں اپنے بچے پر انتہائی مہربان۔

حدیث ۱۲۷: اذان کا جواب دینے والے کے لیے مؤذن جیسا اجر

عن ابن یساف انه سمع معاویة یحدث انه سمع رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول: من سمع المؤذن فقال مثل ما
یقول فله مثل اجره (باب المیم، ابن یساف، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

ابن ایساف روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو مؤذن کے الفاظ سن کر اسی طرح کہے تو اس کے لیے اسی (مؤذن) جیسا اجر ہے۔

حدیث ۱۲۸: قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

عن الحسن قال: قال معاویة سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول: لا یزداد الامر الا شدة ولا یزداد
الناس الا شحا ولا تقوم الساعة الا علی شرار الناس

(باب المیم، الحسن بن ابی الحسن، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حسن سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ معاملہ سخت سے سخت ہوتا جائے گا اور لوگ بخیل ہوتے جائیں گے اور قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

حدیث ۱۲۹: اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہو

عن معاویة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر کم
خیر کم لاهله (باب المیم عبدالله بن بریدة الاسلمی، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔

حدیث ۱۳۰: سچ پر رہنا اور جھوٹ سے بچنا

قال معاویة بن ابی سفیان قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم علیکم بالصدق فانه یهدی الی البر و
هما فی الجنة و ایاکم و الکذب فانه یهدی الی
الفجور و همافی النار

(باب المیم، ثابت بن سعد، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر سچ لازم ہے کہ یہ نیک عمل کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دونوں (سچا آدمی اور نیک عمل) جنت جانے والے ہیں اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کہ یہ برے عمل کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دونوں (برا آدمی اور برائی) دوزخ میں لے جانے والے ہیں۔

حدیث ۱۳۱: جسے اللہ سے ملنا پسند ہے، اللہ کو بھی اس سے ملاقات پسند ہے

عن الزبیدی ان معاویة امیر المؤمنین کان یقول:
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من
احب لقاء الله احب الله لقاءه و من کره لقاء الله
کره الله لقاءه

(باب المیم، نمیر بن اوس، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

زبیدی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جسے اللہ سے ملاقات کرنا پسند ہو تو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جسے اللہ سے ملنا اچھا نہ لگے تو اللہ کو بھی اس سے ملنا پسند نہیں۔

حدیث۱۳۲: بندروں کی طرح آگ میں کودنے والے

عن معاویة بن ابی سفیان قال: سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول: سیکون بعدی ائمة یقولون علی منابرهم
فلا یرد علیهم قولهم یتقاحمون فی النار کما یتقاحم القردة

(باب المیم، من اسمه: محمد، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عن قریب میرے بعد ایسے راہ نما ہوں گے کہ وہ جو باتیں منبروں پر کہیں گے، ان باتوں پر رد (تنقید) کرنے والا کوئی نہ ہوگا، اس طرح کے لوگ ایسے آگ میں کودیں گے جیسے بندر کودتے ہیں۔

حدیث۱۳۳: اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جوڑنا منع ہے

عن صفوان بن سلیم عن فضل قال: سمعت معاویة و معه
قصة من شعر للنساء، فقال: ان ابنة قرظة اخبرتنی ان النساء
یلبسن هذا و ان من رحمة الله بکم ان علمت ذلك لما
عندی من العلم به سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من زاد فی شعره شیئاً لیس منه فانه یزید فیه زورا

(باب الف، من اسمه احمد)

فضل نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ آں جنابؓ کے ہاتھ میں عورتوں کے مصنوعی بالوں کا گچھا تھا، فرمایا مجھے بنت قرظہ (زوجۂ سیدنا معاویہؓ) نے خبر دی ہے کہ عورتیں یہ (مصنوعی بال) استعمال کرتی ہیں اور تم پر اللہ کی رحمت ہے کہ میں اپنے علم سے جانتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بال اس چیز سے زیادہ کیے جو اس کے بالوں میں سے نہیں تو اس نے اپنے بالوں میں جھوٹ بڑھایا۔

حدیث۱۳۴: تقدیر

عن معاویة بن ابی سفیان قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا تعجلن الی شیٔ تظن انك ان استعجلت الیه انك مدرکه و لا
تستأخرن عن شیٔ تظن انك ان استأخرت عنه انه مدفوع عنك
ان کان الله قد قدره علیك

(باب الجیم، من اسمه جعفر)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں گمان ہو کہ فلاں معاملہ میں جلدی کرنے سے تم اپنا مقصد پالو گے تو ایسے معاملہ کے لیے عجلت مت کرو۔ اور جب تمہیں خیال ہو کہ اگر تم نے کسی معاملہ میں تاخیر کی تو تم اپنا مقصد نہ پاسکو گے تو اس میں دیر مت کرو شاید اللہ نے وہ تمہاری تقدیر میں طے کر دیا ہو۔

حدیث۱۳۵: صوم عاشور

ایوب بن عبدالله بن یسار قال: سمعت معاویة بمکة یوم
عاشور یقول صامه رسول الله صلی اله علیه وسلم فمن لم
یکن صامه منکم فلیصمه

(باب العین، من اسمه علی)

ایوب بن عبداللہ بن یسار نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مکہ میں عاشور کے دن یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا پس آپ میں سے جس نے روزہ نہیں رکھا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے۔

حدیث۱۳۶: سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے امیر و خلیفہ بننے کی نبوی بشارت

عن عبدالملك بن عمیر قال: قال معاویة ما زلت
اطمع فی الخلافة منذ قال لی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان ملکت فاحسن

(باب المیم، من اسمه محمد)

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر آپ کو اقتدار ملے تو رعایا کے ساتھ بھلائی کرنا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد سے مجھے خلافت کی امید ہو چلی تھی۔

حدیث ۱۳۷: ہر قسم کی نشہ آور شے سے ممانعت

عن الشعبی قال: سمعت النعمان بن بشیر یخطبنا علی منبر الکوفة حین امره علینا معاویة یقول: ایها الناس سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ایها الناس ان من العنب خمراً، وان من الزبیب خمراً، و ان من التمر خمراً، و ان من العسل خمراً، و انا انهی عن کل مسکر

(باب المیم، من اسمه محمد)

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہم پر خلیفہ ہوئے تو ایک دفعہ منبر کوفہ پر فرمایا کہ اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بے شک انگور، کشمش، کھجور اور شہد سب سے شراب تیار ہوتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔

حدیث ۱۳۸: مسلم حاکم کی اطاعت

عن ابی صالح عن معاویة بن ابی سفیان قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مات و لیس علیه امام مات میتة جاهلیة

(باب المیم، من اسمه محمد)

ابوصالح کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسلم حکمران کی اطاعت کے بغیر فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

حدیث ۱۳۹: پانچ کلمات

عن معاویة بن ابی سفیان قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من دعا بهذه الکلمات الخمس لم یسئال الله شیئا الا اعطاه: لا اله الا الله، والله اکبر، لا اله الا الله

وحده لا شریك له، له الملك، و له الحمد، و هو علی کل شیء قدیر، لا اله الا الله، ولا حول ولا قوة الا بالله

(باب المیم، من اسمه: مطلب، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص ان پانچ کلمات کے ساتھ دعا مانگتے ہوئے اللہ سے جو بھی سوال کرے گا تو اللہ اسے عطا کرے گا لا اله الا الله، والله اکبر، لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك، و له الحمد، و هو علی کل شیء قدیر، لا اله الا الله، ولا حول ولا قوة الا بالله

حدیث ۱۴۰: مسلمان کی تکلیف اس کی لغزشوں کا کفارہ

عن ابی بردة بن ابی موسیٰ قال: دخلت علی معاویة بن ابی سفیان و به قرحة بظهره و هو یتأوه منها تاوها شدیداً فقلت: اکل هذا من هذه؟ فقال: ما یسرنی ان هذا التأوه لم یکن، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: مامن مسلم یصیبه اذی فی جسده الا کان کفارة لخطایاه و هذا اشد الاذی

(باب المیم، من اسمه محمد)

ابوموسیٰ نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا ان کی پیٹھ پر ایک پھوڑا نکلا ہوا تھا اور وہ اس میں درد کی وجہ سے بہت زیادہ کراہ رہے تھے تو میں نے کہا کیا یہ ساری تکلیف اسی پھوڑے کی وجہ سے ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات نہیں کہ میں اس کراہنے کی وجہ سے خوش نہیں بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلمان کے جسم میں پہنچنے والی ہر اذیت/تکلیف اس مسلمان کی خطاؤں کو مٹاتی ہے، اور یہ سخت اذیت ہے۔

حدیث۱۴۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی کپڑا میں نماز پڑھنا

عن معاوية بن ابی سفيان قال: دخلت على ام حبيبة زوج النبی صلى الله عليه وسلم فوجدت النبی صلى الله عليه وسلم يصلی فی ثوب واحد عاقده على قفاه فقلت لام حبيبة ايصلی النبی صلى الله عليه وسلم فی ثوب واحد؟ قالت نعم و هو الذی كان فيه ما كان (باب الميم، من اسمه محمد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ یعنی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا (حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں) تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی کپڑا میں نماز ادا کرتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو سینے سے اوپر کر کے گردن کے عقب میں باندھ رکھا تھا۔ پس میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا میں نماز ادا فرماتے ہیں؟ تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں، جس ہیئت میں وہ اس وقت ہیں، اسی میں۔

حدیث۱۴۲: صوم عاشور قبل از فرضیت رمضان

عن سعيد المسيب انه سمع معاوية على المنبر يوم عاشور يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بصيام هذا اليوم (باب الميم، من اسمه محمد)

سعید المسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عاشور کے دن منبر پر یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن کے روزہ کا حکم دیتے سنا۔

حدیث۱۴۳: امت کا ایک طبقہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا

عن معاوية بن ابی سفيان قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين و انما انا القاسم، ويعطی الله، و لن تزال فی هذه

الامة امة قائمة على امر الله، لا يضر هم من خالفهم حتى يأتی امر الله و هم ظاهرون على الناس (باب الميم، من اسمه: مطلب، عن معاوية رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں سمجھ عطا کرتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا کرنے والا تو اللہ ہی ہے اور اس امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ کا حکم قائم کرنے والی ہوگی، اس کے مخالف اسے کوئی نقصان نہ دے سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب رہے گی۔

حدیث۱۴۴: خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نبوی اشارہ

عن ايوب بن بشير قال سمعت معاوية بن ابی سفيان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صبوا على من سبع قرب من آبار شتى حتى اخرج الى الناس فاعهد اليهم قال فخرج عاصبا رأسه صلى الله عليه وسلم حتى صعد المنبر فحمد الله و اثنى عليه ثم قال ان عبدا من عباد الله خير بين الدنيا و بين ما عندالله فاختار ما عندالله فلم يلقنها الا ابو بكر فبكى فقال: نفديك بابائنا و امهاتنا و ابنائنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على رسلك، افضل الناس عندی فی الصحبة و ذات اليد ابن ابی قحافة، انظروا هذه الابواب الشوارع فی المسجد، فسدوها الا ما كان من باب ابی بكر فانی رأيت عليه نورا (باب الميم، من اسمه محمد)

ایوب بن بشیر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر سات مختلف کنوؤں کے پانی کی مشکیں ڈال دو تاکہ میں باہر

نکل سکوں اور لوگوں سے عہد لے سکوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے پس اللہ کی حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا میں رہے یا اللہ کی طرف چلا جائے تو اس نے اللہ کے ہاں جانا اختیار کیا۔ یہ بات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہ سمجھ سکا، پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا ہم اپنے ماں، باپ اور اولاد سمیت آپ پر فدا ہو جائیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے حال پر رہیں (حوصلہ کریں)، میرے نزدیک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور میرا تعاون کرنے میں ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سب سے افضل ہیں۔ مسجد کی طرف راستوں پر جو دروازے ہیں، ان کی طرف دیکھو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے علاوہ باقی سب دروازے بند کردو، مجھے ان کے دروازہ پر نور نظر آرہا ہے۔

حدیث ۱۴۵: تنازعہ ملکیت

عن ابی موسیٰ ان معاویة بن ابی سفیان قال له: اما علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اختصم الیه الخصمان فاتعدا الموعد فجاء احدهما و لم یأت الاخر قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم للذی جاء علی الذی لم یجیٔ فقال ابو موسیٰ انما کان ذاك فی الدابة و الشاة و البعیر، والذی نحن فی امر الناس (باب المیم، من اسمه محمد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ابوموسی سے کہا کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب دو آدمی کوئی تنازعہ لے کر آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایک مقررہ وقت بتا دیا کرتے اور دونوں میں سے جو نہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آنے والے کے خلاف، آنے والے کے حق میں فیصلہ فرما دیا کرتے تھے؟ اس پر ابوموسی نے جواب دیا یہ معاملہ تو سواری، بکری، اونٹ کے لیے ہے جبکہ ہم تو لوگوں کے حکم میں ہیں۔

حدیث ۱۴۶: اپنے سامنے اپنی تعریف پسند کرنا

عن معاویة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من سره ان یسبح له بنو ادم قیاما وجبت له النار

(باب النون، من اسمه: نعیم، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس بات سے خوش ہو کہ بنو آدم (لوگ) کھڑے ہو کر اس کی تعریف کریں، تو اس پر جہنم واجب ہے۔

حدیث ۱۴۷: فرماں برداری سے سننے والے کے خلاف کوئی دلیل نہیں

عن محمد بن کعب القرظی، قال: سمعت معاویة یخطب، فقال: من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین و ان هذا المال خضرة حلوة، فمن یاخذه بحقه یبارك له فیه ثم یقول: سمعت هؤلاء الکلمات من رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر، و ان السامع المطیع لا حجة علیه، و ان السامع العاصی لا حجة له

(باب المیم، محمد بن کعب القرظی، عن معاویة رضی اللہ عنہ)

محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے سنا انہوں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اللہ جس سے خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور یہ دنیاوی مال سرسبز و شیریں ہے پس جو اسے حق کے ساتھ لے تو اسے اس میں برکت دی جاتی ہے پھر فرمایا میں نے یہ باتیں منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں، اور فرماں برداری سے سننے والے کے خلاف کوئی دلیل نہیں اور نافرمانی سے سننے والے کے حق میں کوئی دلیل نہیں۔

حدیث ۱۴۸: حضرت ابوبکر صدیق ؓ افضل الصحابہ ؓ ہیں

عن ایوب بن بشیر بن النعمان الانصاری، حدثنی معاویة، قال: خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم تحی صعد المنبر، و ذکر قتلی احد، فصلی علیهم و اکثر الصلوة، ثم قال: ان عبدا من عبادالله خیره الله بین الدنیا و ما عنده، فاختار ما عندالله، فلم یلقها الا ابوبکر، قال: نحن نفدیك بابائنا و امهاتنا، فقال: علی رسلك یا ابابکر، ان افضل الناس عندی فی الصحبة و ذات یده ابن ابی قحافة

(باب المیم، ایوب بن بشیر الانصاری، عن معاویة ؓ)

ایوب بن بشیر بن نعمان انصاری سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت معاویہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مبارکہ سے نکلے، سلام کیا (یا تحیۃ المسجد پڑھی) منبر پر تشریف فرما ہوئے اور شہداء احد کا ذکر فرمایا پھر ان کے لیے دعا فرمائی اور بہت زیادہ دعا فرمائی۔ پھر فرمایا اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا میں رہ لے یا اس (اللہ) کے پاس آجائے پس اس نے اللہ کے پاس جانا اختیار کیا۔ اس بات کو حضرت ابوبکر ؓ کے علاوہ کوئی نہ سمجھا انہوں (حضرت ابوبکر ؓ) نے فرمایا کہ ہم اور ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر ؓ حوصلہ رکھو، بے شک میری صحبت اور تعاون کے لحاظ سے ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر صدیق ؓ) سب سے افضل ہیں۔

حدیث ۱۴۹: کھیل کود میری شان کے مطابق نہیں

عن معاویة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لست من دد ولا دد منی (باب المیم، المطلب بن عبدالله بن حنطب، عن معاویة ؓ)

حضرت معاویہ ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کھیل کود سے کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی یہ میرے شایان شان ہے۔

حدیث ۱۵۰: مصنوعی بال لگانا ''جھوٹ'' ہے

عن سعید بن ابی سعید المقبری انه سمع معاویة علی المنبر و معه کبة من کبب النساء فقال: ما بال المسلمات یصنعن هذا، انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ایما امرأة زادت فی رأسها شعرا لیس منه فانه زور

(باب المیم، سعید بن ابی سعید المقبری، عن معاویة ؓ)

حضرت سعید بن ابوسعید مقبری ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ ؓ سے منبر پر سے سنا، ان (حضرت معاویہ ؓ) کے ہاتھ میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا، انہوں (حضرت معاویہ ؓ) نے فرمایا کیا حالت ہے مسلمان عورتوں کی کہ وہ اس قسم کا کام کرتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو عورت اپنے سر میں ان بالوں سے اضافہ کرتی ہے، جو اس کے اپنے نہیں تو یہ جھوٹ (غلط) ہے۔

حدیث ۱۵۱: نکاح شغار کی ممانعت

عن معاویة بن ابی سفیان ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الشغار (باب المیم، عبدالرحمن بن هرمز الاعرج، عن معاویة ؓ)

حضرت معاویہ ؓ بن ابوسفیان ؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

حدیث ۱۵۲: حضرت معاویہ ؓ سب سے زیادہ حسین و جمیل

عن ابراهیم بن عبدالله بن قارظ قال: سمعت معاویة و هو علی المنبر بالمدینة یقول: یا اهل المدینة این فقهاؤ کم؟ انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

ينهى عن مثل هذه القصة و وضعها على رأسه فلم اراها
على عروس ولا على غيرها اجمل منها على معاوية

(باب الميم، ابراهيم بن عبدالله بن قارظ، عن معاويةؓ)

ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر مدینہ پر یہ فرماتے سنا کہ اے مدینہ والو! کہاں ہیں تمہارے فقہاء؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انہوں نے اس طرح کے گچھوں (بالوں کے وہ گچھے جو عورتیں اپنے بال لمبے یا زیادہ کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں) سے منع فرمایا ہے اور انہوں نے وہ (بالوں کا گچھا) اپنے سر پر رکھا اور میں نے دولہا یا اس کے علاوہ کسی اور کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔

حدیث ۱۵۳: مقدر

عن عبدالوهاب بن مجاهد، قال: سمعت مجاهدا
يقول: سمعت معاوية بن ابى سفيان، يقول: قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تعجل الى شئ تظن انك
ان استعجلت اليه انت مدركه و ان كان الله لم يقدره
لك، ولا تستأخرن عن شئ تظن انك ان استأخرت
عنه انه قد فرغ عنك و ان كان الله قد قدره عليك

(باب الميم، مجاهد، عن معاويةؓ)

عبدالوہاب بن مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد کو سنا کہ رہے تھے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چیز کے لیے جلدی مت کرو جس چیز کے بارے میں تمہیں گمان ہو کہ اگر تم نے اس کے لیے جلدی کی تو تم اس کو پالو گے اور اللہ نے وہ چیز تمہاری تقدیر میں لکھی ہی نہ ہو۔ اور اس چیز کے لیے دیر مت کرو جس کے بارے میں تمہیں گمان ہو کہ اگر تم نے دیر کی تو وہ چیز تم سے چھوٹ جائے گی ہو سکتا ہے کہ اللہ نے وہ چیز تمہارے مقدر میں رکھی ہو۔

كنز العمال

حدیث ۱۵۴: سخاوت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
السخاء شجرة فى الجنة و عثمان بن عفان غصن من
اغصانها واللؤم شجرة فى النار و ابو جهل غصن من
اغصانها (باب الفا، فضائل ذى النورين عثمان بن عفانؓ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت جنت کا درخت ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان اسکی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور کمینگی جہنم کا درخت ہے اور ابوجہل اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی ہے۔

الاشراف فى منازل الاشراف

حدیث ۱۵۵: قبیلۂ ربیعہ اور بکر بن وائل کے متعلق

عن ابى مجلز قال: كان زياد بن الربيع الحارثى عاملا
لمعاوية على خراسان فكتب الى معاوية يذكر كثرة
المشركين و فروسيتهم و قلة المسلمين و ضعفهم فكتب
اليه معاوية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول
ان المشركين لا تظفر بربيعة او بكر بن وائل، فاذا
جسست شيأ فاجعل لواءك فى بكر بن وائل او ربيعة

ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ربیع بن حارثی خراسان کے حاکم تھے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اس علاقہ میں مشرکین زیادہ ہیں اور گھڑ سواری میں بھی ماہر ہیں جبکہ مسلمان کم تعداد میں ہیں اور کمزور بھی۔ اس کے جواب میں

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں تحریر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بے شک مشرکین ربیعہ یا بکر بن وائل پر کامیابی نہیں پا سکتے پس جب آپ نے مشرکین کے خلاف کوئی کاروائی کرنی ہوتو اپنا جھنڈا بکر بن وائل یا ربیعہ کے سپرد کیا کریں۔

الاصابة فی تمییز الصحابة

حدیث۱۵۶: زبان نبوت سے خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوشخبری

عن معاوية قال: اتبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فلما توضأ نظر الى فقال: يا معاوية! ان وليت امرا فاتق الله و اعدل، فما زلت اظن انى مبتلى بعمل

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لے کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمانے کے بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا اے معاویہ! اگر امارت تمہارے سپرد کی جائے (اور تمہیں امیر بنا دیا جائے) تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔ پھر معاویہؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد مجھے گمان رہنے لگا کہ مجھے ضرور اس کام میں آزمایا جائے گا۔

شعب الایمان

حدیث۱۵۷: مؤمن کی تکلیف اس کے گناہ کا کفارہ

عن معاوية قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من شئ يصيب المؤمن فى جسده الا كفر الله به عنه من سيئاته

(باب فى الصبر على المصائب، و عما تنزع اليه النفس من لذة و شهوة، فصل فى ذكر ما فى الاوجاع والامراض و المصيبات من الكفارات)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

سنا کہ مؤمن کو اپنے بدن میں کوئی شے تکلیف نہیں پہنچاتی مگر یہ کہ اللہ اس (تکلیف) کے ذریعہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

مستدرك على الصحيحين (على تنقيح الذهبى)

حدیث۱۵۸: جماعت سے الگ ہونے والا جہنم میں جائے گا

عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الجماعة شبرا دخل النار

(كتاب العلم، و منهم يحيى بن ابى المطاع القرشى)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو جماعت سے بالشت برابر بھی الگ ہوا وہ آگ میں داخل ہوگا۔

تاریخ المدینة لابن شبة

حدیث۱۵۹: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی اتباع

عن عباد بن ابى صالح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ياتى قبور الشهداء باحد على رأس حول فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار (رعد) قال: وجاء ها ابوبكر، ثم عمر، ثم عثمان رضى الله عنهم، فلما قدم معاوية بن ابى سفيان حاجا جاء هم قال: و كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا واجه الشعب قال: سلام عليكم بما صبرتم فنعم اجر العاملين

(قبر عمرو بن الجموح و عبدالله بن عمرو بن حرام رضى الله عنهما)

عباد بن ابو صالح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء احد کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبى الدار

(رعد:۲۴) یعنی جو صبر تم نے کیا اس کے بدلے تم پر سلامتی ہو کیا خوب آخرت کا گھر ملا، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اپنے دور خلافت میں یہاں تشریف لایا کرتے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں ان قبور پر آتے اور اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے زمانہ میں یہاں آیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو جب وہ حج کرنے آئے تو شہداء احد کی قبروں پر تشریف لائے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس وادی میں تشریف لاتے تو فرماتے تھے تم نے جو صبر کیا اس کے عوض تم پر سلامتی ہو، پس کیا خوب اجر پایا عمل کرنے والوں نے۔

سنن الدارمی

حدیث۱۶۰: تہتر گروہوں میں سے ایک جنتی ہے

عن معاوية بن ابی سفيان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فينا، فقال: الا ان من كان قبلكم من اهل الكتاب افترقوا على اثنتين و سبعين و ان هذه الامة ستفترق على ثلاث و سبعين اثنتان و سبعون فى النار و واحدة فى الجنة (و من كتاب السير، باب فى افتراق هذه الامة)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے تھے فرمایا خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب بہتر گروہوں میں بٹے اور یہ امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی، بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں۔

حدیث۱۶۱: امارت قریش میں ہی رہے گی

عن معاوية انه قال و هو عنده فى وفد من قريش انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان هذا الامر فى قريش لا يعاديهم احد الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين (و من كتاب السير، باب الامارة فى قريش)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس ایک قریشی وفد موجود تھا، فرمایا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب تک قریش کے لوگ دین پر قائم رہیں گے یہ حکومت قریش میں ہی رہے گی، اس معاملے میں جو بھی ان سے دشمنی کرے گا اللہ اسے اوندھے منہ گرا دے گا۔

حلية الاولياء و طبقات الاصفياء

حدیث۱۶۲: غصہ آئے تو غسل کرے

عن معاوية بن ابی سفيان: انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الغضب من الشيطان و الشيطان من النار و الماء يطفئ النار فاذا غضب احدكم فليغتسل

(فمن الطبقة الاولى من التابعين، ابو مسلم الخولانى و منهم المتخلى-----)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے، اور پانی آگ کو بجھا دیتا ہے پس تم میں سے جب کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کر لے۔

حدیث۱۶۳: بھلائی عادتاً اور برائی مجبوراً ہے

عن معاوية بن ابی سفيان عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال: الخير عادة و الشر لجاجة

(فمن الطبقة الاولى من التابعين، يونس بن ميسرة---)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی، عادت ہے اور برائی، مجبوری (دشمنی) ہے۔

تمت

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد خاتم المعصومین و علی الہ و اصحابہ اجمعین و علی ازواجہ المطہرات الامہات المؤمنین و علی بناتہ الطاہرات الاربعۃ و علی من احبھم و لعنۃ اللہ علی اعدائہم الرافضین الکافرین المرتدین الی یوم الدین و علی من والاہم

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مصادر و مراجع

	اسماء کتب	اسماء مؤلفین
۱	القرآن الکریم	منزل من اللہ تعالیٰ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۲	تفسیر معارف القرآن	مفتی محمد شفیع
۳	مؤطا امام مالک	مالک بن انس بن مالک المدنی
۴	صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری
۵	صحیح مسلم	مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری
۶	سنن ابوداؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق
۷	سنن الترمذی	محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ
۸	سنن النسائی	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی
۹	سنن ابن ماجہ	ابن ماجہ ابوعبداللہ محمد بن یزید
۱۰	مسند احمد	ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل
۱۱	صحیح ابن خزیمہ	ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ
۱۲	مسند الشافعی	ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس الشافعی
۱۳	صحیح ابن حبان	محمد بن حبان بن احمد بن حبان
۱۴	مسند الشامیین للطبرانی	سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی
۱۵	المعجم الکبیر للطبرانی	سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی
۱۶	المعجم الاوسط	سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی
۱۷	موضاعات المستدرک للذہبی	شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی
۱۸	شعب الایمان	احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ البیہقی
۱۹	مسند الدارمی (سنن الدارمی)	ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی
۲۰	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق الاصبہانی
۲۱	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علی بن محمد ابوالحسن نورالدین ملا علی قاری
۲۲	المنتقیٰ من منہاج الاعتدال	شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی
۲۳	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	ابوالحسن نورالدین علی بن ابوبکر بن سلیمان الہیثمی

	اسماء کتب	اسماء مؤلفین
۲۴	تہذیب التہذیب	احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی
۲۵	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی
۲۶	شرح السیر الکبیر	محمد بن احمد بن ابی سہل شمس الائمہ السرخسی
۲۷	تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام	شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی
۲۸	تاریخ المدینہ لابن شبہ	عمر بن شبہ (اصل نام زیدؔ ہے) البصری
۲۹	الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ	ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد محب الدین طبری
۳۰	تطہیر الجنان	ابن حجر مکی
۳۱	کنز العمال	علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان
۳۲	لسان المیزان	احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی
۳۳	لاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر
۳۴	البدایۃ والنہایۃ	ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی
۳۵	الاشراف فی منازل الاشراف	ابوبکر عبداللہ بن محمد الاموی المعروف ابن ابی الدنیا
۳۶	سیدنا معاویہؓ بن ابوسفیانؓ	علامہ ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
۳۷	اسم معاویہؓ	مولانا ابومعاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی
۳۸	سیدنا معاویہؓ اور ان کے حالات زندگی	مولانا حکیم محمود احمد ظفر
۳۹	ارشاد الشیعہ	مولانا محمد سرفراز خان صفدر
۴۰	سیرت حضرت ابوسفیانؓ	مولانا محمد نافع
۴۱	سیرت حضرت امیر معاویہؓ	مولانا محمد نافع
۴۲	حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق	مفتی محمد تقی عثمانی
۴۳	جہان دیدہ	مفتی محمد تقی عثمانی
۴۴	سیرت امیر معاویہؓ اور ان کے دلچسپ واقعات	مولانا محمد ظفر اقبال
۴۵	مرویات سیدہ عائشہ صدیقہؓ و سیدنا امیر معاویہؓ	مولانا سعید الرحمٰن علوی
۴۶	احتجاج طبرسی (اردو ترجمہ) الشیعی	ابومنصور احمد طبرسی (مترجم: اشفاق حسین)
۴۷	المستدرک علی الصحیحین للحاکم	ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری

خاتم المعصومین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور بہت پیارے صحابی
☆ امیر بحرین ☆ والی کوفہ ☆ مغیرة الرائے
☆ حاکم بصرہ ☆ مدبر عرب
سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی تمام احادیث پر مشتمل کتاب
مرویات سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
ان شاء اللہ بہت جلد شائع ہو رہی ہے
مؤلف
محمد عرفان الحق
ناشر دفاعِ اسلام پبلیکیشنز لاہور، کراچی، اسلام آباد